

۷۲۷۵

احادیث و معارف نبوی ﷺ کا سدا بہار گلشن

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ ہفتم

کتاب المغازی

ذی القعدة  
۱۴۳۸ھ

دارالاشاعت

۴۲۴۵  
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سخاڑی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دہلوی علم و دین

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء  
طباعت:  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	<b>سولہواں پارہ</b>							
۴۹۸	خزوات	۵۸۳						
۴۹۹	مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی	"						
۴۹۰	غزوہ بدر کا واقعہ	۵۸۵						
۴۹۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے"	۵۸۶						
۴۹۲	چند اصحاب بدر	۵۸۸						
۴۹۳	کنفارتش شبہ علیہ، ولید اور ابو جہل بن ہشام کے لئے آپ کی بددعا اور انکی ہلاکت	۵۸۹						
۴۹۴	ابو جہل کا قتل							
۴۹۵	بدر کی روائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت	۵۹۶						
۴۹۶	باب ۴۹۶	"						
۴۹۷	باب ۴۹۷	۵۹۷						
۴۹۸	جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت	۶۰۲						
۴۹۹	باب ۴۹۹							
۵۰۰	بترتیب اسمائے گرامی جنھوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی	۶۱۵						
۵۰۱	بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ	۶۱۶						
۵۰۲	کعب بن اشرف کا قتل	۶۲۲						
۵۰۳	ابورافع عبد اللہ بن ابی ہشیم کا قتل	۶۲۳						



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴۸۴	غزوہ اُحد	۶۲۸	۵۳	غزوہ مدینہ	۶۸۴	۵۲۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۴۴۵
۴۸۵	مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے	۶۳۳	۵۰۴	قبیل عکل اور عربینہ کا واقعہ	۴۰۱	۵۲۳	غزوہ ادواس	۴۴۹
۴۸۶	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۶۳۸		سترھواں پارہ		۵۲۴	غزوہ طائف	۴۵۰
۴۸۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ وقت یاد کرو جب تم پر طے جارسے تھے"	۶۴۰	۵۰۵	غزوہ ذات القرد	۴۰۳	۵۲۶	آپؐ نے خالد بن ولید کو بنی جذلمہ کی طرف بھیجا	۴۵۲
۴۸۸	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر اس نے غم کے بعد تمہارے اوپر راحت نازل کی تھی"	۶۴۰	۵۰۶	غزوہ خیبر	۴۰۴	۵۲۷	عبداللہ بن مازہ بھی اور علقمہ بن خبیر کی ہم پر روانگی	۴۵۸
۴۸۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپؐ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں"	۶۴۱	۵۰۷	نبی کریمؐ کا اہل خیبر پر مالی مقرر کرنا	۴۲۱	۵۲۸	حجۃ الوداع سے پہلے آپؐ نے ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو مین بھیجا	۴۶۲
۴۹۰	ام سلمہؓ کا تذکرہ	۶۴۲	۵۰۸	اہل خیبر کے ساتھ آپؐ کا معاملہ	۴۲۲	۵۲۹	حجۃ الوداع سے پہلے علیؓ بن ابی طالب اور خالد بن ولید کو مین بھیجا	۴۶۳
۴۹۱	حضرت حمزہؓ کی شہادت	۶۴۳	۵۰۹	بکری کا گوشت جس میں نبی کریمؐ کو خبیثہ زہر دیا گیا	۴۲۳	۵۳۰	غزوہ ذات الخلفہ	۴۶۵
۴۹۲	غزوہ اُحد کے موقع پر نبی کریمؐ کو جو زخم پہنچے تھے	۶۴۳	۵۱۰	غزوہ زید بن حارثہ	۴۲۴	۵۳۱	غزوہ ذات السلاسل	۴۶۶
۴۹۳	وہ لوگ جنہوں نے اللہ و رسولؐ کی دعوت پر لبیک کہا	۶۴۶	۵۱۱	عمرہ قضا	"	۵۳۲	جریر بنی مین کو روانگی	۴۶۷
۴۹۴	جین مسلمانوں نے غزوہ اُحد میں شہادت حاصل کی تھی	۶۴۶	۵۱۲	غزوہ موتہ	۴۲۶	۵۳۳	غزوہ سیف البحر	۴۶۸
۴۹۵	اُحد کے پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے	۶۴۸	۵۱۳	نبی کریمؐ کا اس امر میں زید کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرافات کے خلاف مہم پر بھیجا	۴۲۹	۵۳۴	ابو بکرؓ کا لوگوں کے ساتھ سفر میں حج	۴۶۹
۴۹۶	غزوہ رجب	۶۴۹	۵۱۴	غزوہ فتح مکہ	۴۳۰	۵۳۵	نبی کریمؐ کا دند	۴۷۰
۴۹۷	غزوہ خندق	۶۵۸	۵۱۵	غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا	۴۳۱	۵۳۶	ابن اسحاق نے بیان کیا الخ	"
۴۹۸	غزوہ احزاب سے نبی کریمؐ کی واپسی	۶۶۶	۵۱۶	فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ نے علم کہاں نصب کیا تھا؟	۴۳۳	۵۳۷	دند عبدالقیس	۴۷۱
۴۹۹	غزوہ ذات الرقاع	۶۷۰	۵۱۷	آپؐ کا مکہ کے بلالی علاقہ کی طرف سے داخلہ	۴۳۶	۵۳۸	دند بنو صیفہ اور شامہ بن اشمال کا واقعہ	۴۷۳
۵۰۰	غزوہ بنی المصطلق	۶۷۲	۵۱۸	فتح مکہ کے دن آپؐ کی قیام گاہ	۴۳۷	۵۳۹	اسود عنی کا واقعہ	۴۷۶
۵۰۱	غزوہ انار	۶۷۶	۵۱۹	باب ۱۹		۵۴۰	اہل بخران کا واقعہ	۴۷۷
۵۰۲	واقعہ انک	"	۵۲۰	فتح مکہ کے زمانہ میں نبی کریمؐ کا مکہ میں قیام	۴۳۹	۵۴۱	عمان و بحرین کا واقعہ	۴۷۸
			۵۲۱	نبی کریمؐ نے فتح مکہ کے دن ان کے چہرے پر لٹہ پھیرا تھا	۴۴۰	۵۴۲	قبیلہ اشعر اور اہل یمن کی آمد	"
						۵۴۳	قبیلہ دوس اور طیف بن عمروؓ کا واقعہ	۴۸۱

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۴۴	قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رحمہ کا واقعہ	۷۸۲						
	اٹھارھواں پارہ	۷۸۳						
۵۴۵	حجۃ الوداع	"						
۵۴۶	غزوہ تبوک	۷۹۰						
۵۴۷	کعب بن مالک کا واقعہ	۷۹۲						
۵۴۸	مقام حجر میں جنتوز کا قیام	۷۹۹						
۵۴۹	کسریٰ اور قیس کو آپ کے خطوط	۸۰۰						
۵۵۰	آپ کی علالت اور وفات	۸۰۱						
۵۵۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ	۸۱۲						
۵۵۲	نبی کریم کی وفات	۸۱۳						
۵۵۳	باب ۵۵۳	"						
۵۵۴	آپ کا اسامہ بن زید کو ہم پر روانہ کرنا	"						
۵۵۵	باب ۵۵۵	۸۱۳						
۵۵۶	نبی کریم نے کتنے غزوے کئے	"						

## سولہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### کتاب المغازی

### غزوات

باب غزوة العُشَيْرَةِ أَوِ الصَّبِيَةِ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبَاءَ ثُمَّ

بَوَاطِ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ

إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُثَلِّمٍ لَمَّا

كُنَّا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنَ غَزْوَةٍ قَالَ تَسْمَعُ غُشَّةً قُلْتُ كَعَم

غَزَوَاتٍ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ

فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُصْبَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةِ

قُلْتُ كُنْتُ لَقَدْ قَالَ الْعُشَيْرَةُ

باب ۳۶۹ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ يَنْتَلِ بِبَدْرٍ

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ

بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ

قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِمَيْمُونِ بْنِ خَلْفٍ وَ

كَانَ مَيْمُونٌ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ

۳۶۸۔ غزوة عَشِيرَةٍ يَاعِصِيهِ

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے

پہلا غزوہ مقام ابواء کی طرف ہوا، پھر جبل بواط کی طرف اور

پھر عَشِيرَةٍ کی طرف۔

۱۱۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے

کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پیلوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات کیے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس!

میں نے پوچھا، آپ آلِ حمزہ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو

آپ نے فرمایا کہ سترہ میں میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ

کون سا ہے؟ فرمایا کہ عَصِیرَہ یا عَشِیرَہ۔ پھر میں نے اس کا ذکر تادم سے

کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عَشِیرَہ ہے۔

۳۶۹۔ مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشین گوئی۔

۱۱۲۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح

بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی،

ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ محمد سے عمرو بن

میمون نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

سنا، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے،

انھوں نے فرمایا کہ وہ امیہ بن خلف کے دوست تھے (جہالت کے زمانے

سے، اور جب بھی امیہ مدینہ سے گذرتا تو ان کے یہاں قیام کرتا تھا اسی طرح

وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَدَّ يَمِينَهُ نَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةٍ  
فَلَمَّا قَامَ دَسُؤْلُ اللَّهِ مَعَهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ  
الْمَدِينَةُ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا نَزَلَ  
عَلَى أُمِّيَّةٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أُمِّيَّةَ انْطَلَقَ سَاعَةً  
خَلُوتَ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَخَرَجَ  
مِنْ قَدِيمًا مِنْ تَصْنِيفِ النَّهَارِ فَلَقِيَ عُمَرَ ابْنَ جُهَلٍ  
فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ  
هَذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جُهَلٍ لَا ارْتَدَّ  
تَطُوفُ بِمَكَّةَ أَمِنًا وَخَدَاؤُ مَيْتُهُ  
الضَّبَابَةُ وَنَا عَنْهُمْ أَتَكُمُ تَنْصُرُ ذُنُوبَهُمْ  
وَتَحْيِيئُ ذُنُوبَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ تَوَلَّيْتُكَ  
مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَحِمْتَ إِلَى أَهْلِكَ  
سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ دَسُؤْلُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ شَغَعْتَنِي هَذَا  
لَا مَنَعَتِكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ  
طَبِيقُكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ كَذِبُ أُمِّيَّةٍ  
كَذَرْتُمْ مَوْتَكُمْ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي النَّحِيكَ  
سَعْدٌ أَهْلُ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ  
يَا أُمِّيَّةَ فَخَوَّاهُ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ  
قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَذِى فَنَزَعَ لَذِيكَ أُمِّيَّةٍ  
فَزَعَا شَرِيًّا فَلَمَّا رَجَعَ أُمِّيَّةٌ إِلَى أَهْلِهِ  
قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَكَمْ مَكْرِي مَا قَالَ لِي  
سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ  
مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ فَقُلْتُ لَهُ  
بِمَكَّةَ قَالَ لَكَ أَذِى فَقَالَ أُمِّيَّةٌ وَاللَّهِ لَكَ

سعد رضی اللہ عنہ جب مکہ سے گذرتے تو امیہ کے یہاں قیام کرتے تھے۔  
پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو ایک  
مرتبہ سعد رضی اللہ عنہ مکہ عہد کے ارادے سے گئے اور (وضع کے مطابق)  
امیہ کے یہاں قیام کیا، آپ نے امیہ سے فرمایا کہ میرے لئے کوئی تنہائی کا  
وقت بتاؤ، میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے  
وقت ساتھ لے کر نکلا، کیونکہ اس وقت خصوصاً عرب کی گریلوں میں لوگ  
باہر نہیں آتے، اتفاق سے ابو جہل سے طافات ہو گئی، اس نے پوچھا،  
ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ امیہ نے بتایا کہ آپ سعد  
بن معاذ ہیں۔ اس پر ابو جہل نے کہا۔ میں تمہیں مکہ میں مامون و محفوظ طواف  
کرتا ہوں نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اس  
خیال میں ہو کہ تم لوگ ان کی مدد کر دے، خدا کی قسم اگر اس وقت تم ابو صفوان  
(امیہ کی کنیت) کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر صبح و سلام واپس نہیں جاسکتے  
تھے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت آپ کی آواز بلند ہو گئی تھی، کہ  
خدا کی قسم اگر تم نے آج مجھے طواف سے روک دیا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے  
تمہارا گذرنا بند کر دوں گا اور یہ تمہارے لیے زیادہ مشکلات کا باعث بن  
جائے گا سعد! ابوالحکم (ابو جہل) کے سامنے بلند آواز سے باتیں نہ کرو، یہ  
وادی مکہ کا سردار ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیہ اس طرح کی گفتگو  
نہ کرو، خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ مسلمان  
تمہیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ آپ نے  
فرمایا کہ اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ امیہ اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور جب  
اپنے گھر واپس آیا تو اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان، دیکھا نہیں سعد میرے  
متعلق کیا کہہ رہے تھے! اس نے پوچھا، کیا کہہ رہے تھے؟ امیہ نے کہا کہ  
وہ یہ بتا رہے تھے کہ محمدؐ نے انھیں خبر دی ہے کہ مسلمان مجھے قتل کریں گے  
میں نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا کہ اس کا  
مجھے علم نہیں! امیہ کہنے لگا، خدا کی قسم، اب مکہ سے باہر میں کبھی جاؤں گا ہی  
نہیں۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ابو جہل نے قریش سے لڑائی کی

لے مکہ کے لوگ شام تجارت کے لیے جاتے تھے اور اس کا راستہ مدینہ سے ہو کر گذرنا تھا۔ چونکہ مکہ کی معاش کا دار و دار مسلمان سے تجارت پر تھا، اس  
لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زور کی اسوالات بن جاتی۔

اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہر الفاظ صحیح نکلتے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا۔ (معتبر ہونے)

تبیاری کے لیے کہا۔ اور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو، تو امیر نے لڑائی میں شرکت پسند نہیں کی۔ لیکن ابو جہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے امیر ابو صفوان! تم دادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم ہی لڑائی سے گریز کر رہے ہو تو دوسرے لوگ بھی تمہاری اتباع کریں گے۔ ابو جہل یوں ہی برابر اس کی شرکت پر اصرار کرتا رہا۔ آخر امیر نے کہا، جب تمہارا اصرار ہی ہے تو خدا کی قسم! میں (اس لڑائی کے لیے) مکہ کا سب سے عمدہ اونٹ خریدوں گا (تا کہ زیادہ بہتر طریقہ پر اپنی حفاظت کر سکوں) پھر امیر نے اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان! میرا ساز و سامان تیار کر دو۔ اس نے کہا، ابو صفوان، اپنے بیٹی بھائی کی بات بھول گئے۔ امیر بولا کہ میں بھولا نہیں ہوں ان کے ساتھ صرف تھوڑی دوزنک جاؤں گا۔ جب امیر نکلا تو راستہ میں جس منزل پر بھی قیام ہوتا۔ یہ اپنا اونٹ دلپتے قریب ہی ابا مذھے دکھتا۔ اسی طرح سارے سفر میں اس نے اہتمام کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بدر میں قتل ہو کر ہی رہا۔

۴۷۰ - غزوہ بدر کا واقعہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالاً تم تمہارے ہتھیار سے ڈرتے رہو، عجب کیا کہ شکر گزار بن جاؤ۔ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ مومنین سے کہہ رہے تھے، کیا یہ تمہارے لیے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد میں ہزار انا سے ہوئے فرشتوں سے کرے، کیوں نہیں بشیر ہے تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا۔ اور اگر وہ تم پر خوراً آپ کی گے تو تمہارا پروردگار تمہاری مدد پانچ ہزار نشان کیے ہوئے فرشتوں سے کرے گا اور یہ تو اللہ نے اس لیے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ، اور تمہیں اس سے دلچسپی حاصل ہو جائے، اور نہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور یہ نصرت اس غرض سے تھی تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا انہیں خوار کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس ہو جائیں جہاں وحشی نے فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعین بن عدی بن حیار کو بدر

اَخْرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَسْفَرَا جُؤَ جَهْلُ النَّاسِ قَالَ اَدْرِكُوا غَيْرَكُمْ فَكِرَا اُمِّيَّةُ اَنْ يَخْرُجَ فَاَنَابَ اَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا اَبَا صَفْوَانَ اِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ فَدَنَّا تَخْلُفُنَّ وَ اَنْتَ سَيِّدُ اَهْلِ الْوَادِي تَخْلُفُوْا مَعَدَّةً فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُمْ اَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ اَمَّا اِذْ غَلَبَتْنِي فَوَاللّٰهِ لَا تَشْتَرِيْنَ اَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِكَفَّةٍ ثُمَّ قَالَ اُمِّيَّةُ يَا اَبَا صَفْوَانَ جَهْدِيْنِيْ فَقَالَتْ لَمْ يَا اَبَا صَفْوَانَ وَ قَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ اَخُوْكَ الْيَشْتَرِيْ قَالَ لَا مَا اَرِيْدُ اِلَّا اَنْ اَجُوْزَ مِنْهُمْ اِلَّا قَدِيْرًا فَلَمَّا خَرَجَ اُمِّيَّةُ اَخَذَتْ اَبَا صَفْوَانَ مَسْرُوْرًا اِلَّا عَقْلًا بَعِيْرًا فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْا حَتَّى فَتَكَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَبْدِيْهِ

يَا بَنِي قِصَّةٌ عَزَّ وَ جَلَّ بَدْرٍ

وَ تَوَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ يَبْنَوْا وَ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاَتَقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَنْصُرُنَا بِكُفْرِكَمْ اَنْ يَمْدُكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُزْلِلِيْنَ بَلٰى اِنْ نَّصُرُوْا وَ تَنْتَقُوْا وَاِيَّا تُوَكُّم مِّنْ قَوْمٍ هٰذَا هٰذَا مِعْدُوْكُمْ ذِكْرٌ لَّكُمْ يَحْمِسَةُ الْاَلْفِ قِتْلَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُنْيٰى لَّكُمْ وَ لَتَطْمِئِنَّ قُلُوْبُكُمْ فِيْهِ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لَيَقْطَعَنَّ طَرَفًا مِّنَ السَّيْنِ كُفْرًا وَاَوْ يَكْبِتُهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خٰٓثِيْنَ وَ قَالَ وَ حِشْيٌ قَتَلَ حَنْزَلَةُ طُعِيْمَةَ بَنِ عَدِيٍّ

واقعیہ صفحہ ۱۰ یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے اور آپ کی دعوت سے اعراض مزدوری سمجھتے تھے۔ شعوری طور پر بھی وہ ان حضور کو سچا بنی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آل حضور کی پیشین گوئی سننے ہی امیر گھبرا گیا اور مدینہ سے باہر نکلنے کا عہد کر لیا۔

کی جنگ میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا، دو جہنموں میں سے ایک کے لیے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی۔“ الآية ۴

۱۱۲۹۔ مجھ سے کبھی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے، ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوے کئے، میں غزوہ تبوک کے سوا، اور کسی میں غیر حاضر نہیں رہا۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس غزوہ میں شرکت نہیں کر سکے تھے ان پر کسی قسم کا عتاب خداوندی بھی نہیں ہوا تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے فائدہ کو تلاش کرنے کے لیے نکلتے تھے اور اس طرح اتفاقاً طور پر مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں ٹھہر جوتی تھی۔

۴۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس وقت کو یاد کرو

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔

پھر اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک ہزار کیے بعد دیگرے آنے والے فرشتوں سے مدد دوں گا، اور اللہ نے یہ میں اس لیے کیا کہ تمہیں بشارت ہو اور نہ کہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو جائے اور انہی کی نعت تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے، بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے اپنی طرف سے چمن دینے کو تم پر فرمودگی کو طاری کر دیا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی اتار رہا تھا کہ اس کے ذریعے سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان فی وسوسہ کو دفع کر دے اور نہ کہ مضبوط کر دے تمہارے دلوں کو اور اس کے باعث تمہارے قدم چمکے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب آپ کا پروردگار وحی کر رہا تھا فرشتوں کی جانب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، سو اب ان لانے والوں کو جاتے رکھو میں اپنی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے

بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ مَدْرَةَ قَوْلُ  
تَعَالَى إِذَا يَغِيظُ كُفْرًا اللَّهُ أَحَدَى  
الطَّائِفَتَيْنِ إِنَّمَا لَكُمْ

الْأَمَّةُ ۝

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنِي عَمِّي بْنُ مَكْبُرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبُوكَ غَيْرَ أَتَى تَخَلَّفَ عَنْ غَزْوَةٍ مَدْرَةَ قَوْلُ يَغِيظُ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ مَبْنِيَهُمْ وَبَيَّنَّ عُدُوَّهُمْ عَلَى غَيْرِ مَبْنِيَةٍ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا تَسْتَعْجِلُونَ  
رَشْكُكُمْ ۝

فَأَسْتَعْجِلَ لَكُمْ أَفِي مَبْنِيَّتِكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا  
بَشْرًا لِيُظْهِرَ بِهِ قُلُوبَكُمْ  
وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ  
اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يُغَشِّيكُمُ  
النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَمُكَرَّلٌ  
عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ لِيُطَهِّرَكُمْ  
بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْسَ الشُّرْكَ  
وَلِيُثَبِّطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ  
بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى  
الْمَلَائِكَةِ أَفِي مَعَكُمْ فَثَبَّتُوا الَّذِينَ  
آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا  
الرُّعْبَ فَاضْبُوبُوا فَوْقَ الْأَغْنَابِ

وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا  
شَا قَوْلَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَانَ  
يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ  
شَدِيدُ الْعِقَابِ -

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَسْلَمٍ عَنْ  
مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمَيْقَدَةِ  
بَنِي الْأَسَدِ مَشْهُدًا أَنَّهُمْ أَكُونُ مَنَا حَبِيبًا  
أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَيْدٌ عَوَا عَلَى الْمُشْرِكِينَ  
فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى أَذْهَبَ  
أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ  
يَسِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفِكَ  
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ  
وَجْهُهُ وَسَرَّاهُ لِيَعْنِي قَوْلَهُ -

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشَبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ  
أَشْهَدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ  
إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبِدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ  
بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ  
يَقُولُ سُبْحَنَكَ الْحَمْدُ  
وَيُؤَلِّفُونَ الدُّجُبَ -

۴۴۴

دیتا ہوں، سو تم ہا فزول کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے  
پورے پر ضرب لگاؤ۔ یہ حکم قتال اس لیے ہے کہ انھوں نے  
اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس  
کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

۱۱۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن یسلم نے حدیث  
بیان کی، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا، اور  
انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے مَیْقَدَة  
بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے  
ادا ہو جاتی تو میرے لیے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی،  
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُن حضورؐ اس وقت  
مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے، انھوں نے عرض کی،  
ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمہارا  
رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع  
ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک  
کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ مسرور ہوئے۔

۱۱۳۱۔ محمد بن عبد اللہ بن حو شب نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے  
عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، اے اللہ! آپ کے عہد  
اور آپ کے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اگر آپ چاہیں گے تو رستے زمین  
پر مسلمانوں کے خیمے ہو جانے کے بعد آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ اس پر ابو بکر  
رضی اللہ عنہ نے اُن حضورؐ کا دست مبارک تھام لیا اور عرض کی اے اللہ! مجھے  
یا رسول اللہ! اس کے بعد اُن حضورؐ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو  
آپؐ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی ”عنقریب کفار کی جماعت کو شکست  
ہوگی اور ریشیت پھیر لیں گے۔“

### باب ۴۷۲

۱۱۳۲۔ محمد سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام  
نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد الکیم نے خبر دی  
انھوں نے عبد اللہ بن حارث کے مولا مقسم سے سنا، وہ ابن عباس

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي (ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّكَ سَمِعَ مَقْسَمًا مَوْلَى





برادر رضی اللہ عنہ نے ج۔ اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سقیان نے خبر دی۔ انھیں ابواسحاق نے اور ان سے ہارون عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں بیگفتگو کرتے تھے، کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی تقریباً تین سو دس تھی، جتنی ان اصحاب طائوت کی تعداد تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف مومن تھے۔

۳۷۴۔ کفار قریش، شیبہ، غنہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اور ان کی ہلاکت

۱۱۳۸۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مہیر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر کے کفار قریش کے چند افراد، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن غنہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بددعا کی تھی ہیں اس کے لیے اللہ کو گواہ بنا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں بڑی ہوئی پائی، دھوپ کی وجہ سے ان میں تغیر پیدا ہو گیا تھا، کہو نگوں گرمی کے تھے۔

۳۷۵۔ ابوجہل کا قتل

۱۱۳۹۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں قیس نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ ابوجہل کے قریب سے گزرے، ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اس نے آپ سے کہا، کتنے بڑے اور شریف شخص کو تم لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔

۱۱۴۰۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون معلوم کہ تم نے کاکہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقت حال معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفرات کے صاحبزادوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ

قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَهْلَابَ بَدْرٍ لَيْتُ مِثْلَهُ وَبِضْعَةِ عَشَرَ بَعْدَ أَهْلَابِ طَائُوتِ الَّذِينَ حَبَا ذَرًا وَمَعَهُ التَّمْرُ وَمَا حَبَا وَزَمَعَهُ إِنَّهُ مُؤْمِنٌ

بِالنَّبِيِّ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفَّةَ فَدَعَا عَلَى ذَهَبِ بْنِ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ مَوْتَى قَدْ غَيَّرَ قُلُوبَهُمُ الشَّيْءُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا

بِالنَّبِيِّ قَتَلَ أَبِي جَهْلٍ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّ أَقْبَا أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ مَاتَ تَوْعَرٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ سَرَحِلٍ قَتَلْتُمُوهُ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاظْطَنَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَحَّاهُ فَلَمْ يَصْرَفْ أَبَا عَفْرَاءَ

عنها) نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں ابو جہل ہرہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابو جہل نے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے بھی بڑا کوئی انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟ احمد بن یونس نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ بیان کئے "أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ"

۱۱۴۱۔ محمد سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے امدان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ کر اُسے گا کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ معلوم کرنے کے لیے گئے تو دیکھا کہ عفرہ کے دونوں صاحبزادوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تمہیں ابو جہل ہرہ اس نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا (اس نے یوں کہا کہ) تم لوگوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

۱۱۴۲۔ محمد سے ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن معاذ نے خبر دی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اسی طرح۔

۱۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یوسف ابن ماجشون کے واسطے سے یہ حدیث سنی تھی، انھوں نے صالح بن ابراہیم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے، انھوں نے صالح کے دادا (عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے، بدر کے بارے میں یعنی یہی عفرہ کے دونوں صاحبزادوں کی حدیث۔

۱۱۴۴۔ محمد سے محمد بن عبد اللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جہل نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلہ کے لیے دوڑاؤں ہو کر بیٹھے گا قیس

حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ  
فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوَئِ  
رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ دَحِلُ قَتَلْتَهُ  
قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ  
يُونُسَ أَنْتَ  
أَبُو جَهْلٍ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا  
أَبُو أَبِي عَدَى عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ  
أَنْسٍ قَالَ قَالَ لِيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ  
أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّا نَطْلُقُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ  
قَتْلًا حَوْيَةً ابْنًا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ  
بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ  
فَوَئِ رَجُلٍ قَتَلْتَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ  
قَتَلْتُمُوهُ؟

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ مِثْنَى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ  
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُنُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَشَبْتُ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ الْمَاجِشُونِ  
عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ حَبْرَةَ فِي بَدْرٍ نَعْنِي  
حَبْرَةَ ابْنِ  
عَفْرَاءَ۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ  
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ  
حَدَّثَنَا أَبُو جَهْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ  
قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُجَاهِدُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ

بن عباد نے بیان کیا کہ انھیں حضرات حمزہ، علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم  
 اجمعین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے  
 اللہ کے بارے میں نبرؤ زانی کی“ بیان کیا کہ یہ وہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں  
 نبرؤ زانی کے لیے (تہاتہا) نکلے تھے، یعنی حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابو عبیدہ  
 بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسلمانوں کی طرف سے)۔ اور شبہ بن  
 ربیع، عتبہ اور ولید بن عتبہ (کفار قریش کی طرف سے)۔

۱۱۴۵۔ ہم سے قسیمیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان نے حدیث  
 بیان کی، ان سے ابواشعث نے ان سے ابو مجلز نے ان سے قیس بن عباد  
 نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ ہذا ان  
 خصمان اختصموا فی سربہجہ، ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے  
 اللہ کے بارے میں نبرؤ زانی کی“ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل  
 ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی، علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث  
 رضی اللہ عنہم اور تین کفار کی طرف کے یعنی، شبہ بن ربیع، عتبہ بن ربیع اور  
 ولید بن عتبہ)۔

۱۱۴۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم صوفی نے حدیث بیان کی، ان سے  
 یوسف بن یعقوب نے حدیث بیان کی، آپ کا بنی صبیحہ کے یہاں آنا  
 جانا تھا اور آپ بنی سدوش کے مولا تھے۔ ان سے سلیمان بنی نے حدیث  
 بیان کی، ان سے ابو مجلز نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ  
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔  
 ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَرْبِهِجْ“

۱۱۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں دو کعبہ نے خبر دی،  
 انھیں سفیان نے، انھیں ابواشعث نے، انھیں ابو مجلز نے، انھیں قیس  
 بن عباد نے اور انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان  
 کرتے تھے کہ یہ آیت (جو اوپر گزری) انھیں چھ افراد کے بارے میں،  
 بدر کی لڑائی کے موقع پر نازل ہوئی تھی، پہلی حدیث کی طرح۔

۱۱۴۸۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم  
 نے حدیث بیان کی، انھیں ابواشعث نے خبر دی، انھیں ابو مجلز نے، انھیں  
 قیس نے، کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے  
 تھے کہ یہ آیت ”هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي سَرْبِهِجْ“، ان کو نازل

لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ  
 وَبَيْنَهُمْ اُتْرُكْتُ هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ  
 قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَايَرُوا يَوْمَ بَدْرٍ يَحْكُمُ  
 وَعَلَى وَعَبِيدَةُ اَوْ اَبُو عُبَيْدَةَ اَوْ اَبُو  
 الْخُرْثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَغُثَبَةُ  
 وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ“ :-

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
 عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ  
 بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ تَرَكْتُ  
 هَذَا اِنْ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي  
 سَرْبَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى وَحْمَرَةٍ  
 وَعَبِيدَةَ وَابْنِ الْخُرْثِ وَشَيْبَةَ  
 بْنُ رَبِيعَةَ وَغُثَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ  
 وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ :-

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوْفِيُّ  
 حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ مِيْزَلًا  
 فِي بَنِي صَبِيْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِبَنِي سَدُوشَ  
 حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ التَّبَّيْ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ  
 بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا فَرَكْتُ هَذِهِ الْاَيَةَ  
 هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ :-

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا  
 وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي  
 مَجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ  
 لَتَرَكْتُ هَؤُلَاءِ الْاَيَاتِ فِي هَؤُلَاءِ الرَّحِطِ  
 السَّرْبَةِ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى :-

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
 هَشِيْمٌ أَخْبَرَنَا اَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ  
 عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا  
 اَنَّ هَذِهِ الْاَيَةَ هَذَا اِنْ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي



و در زم آپ کو بدر کی لڑائی میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک کے موقع پر عروہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا اے عروہ! کیا زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، پہچانتا ہوں، اس نے پوچھا اس کی کوئی نشانی بناؤ؟ میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر اس کی دھار کا ایک حصہ لوٹ گیا تھا۔ جو ابھی تک اس میں باقی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ فوجوں کے ساتھ بنو آزدائی میں ان تلواروں کی دھار کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر اس نے وہ تلوار عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار ہے۔ وہ تلوار ہمارے ایک عزیز کے حصے میں چلی گئی تھی (دراشت میں) میری بڑی خواہش تھی کہ کاش! وہ میرے حصے میں آتی۔

۱۱۵۳۔ ہم سے عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے بیان کیا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔

۱۱۵۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ کے موقع پر کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب حضرات بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے (بلکہ آپ کا ساتھ دیں گے) چنانچہ آپ نے دشمن (رومی فوج) پر حملہ کر دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی بھی (مسلمان) نہیں تھا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آئے لگے تو درمیدوں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور شانے پر دو کاری زخم لگائے۔ جو زخم بدر کی لڑائی کے موقع پر آپ کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھینچا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک

يَوْمَ بَدْرٍ وَوَاحِدَةً يَوْمَ السِّيمُوكِ قَالَ عُرْوَةُ وَ قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَا عُرْوَةُ هَلْ نَعْرِفُ سَيْفَ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِيهِ قُلْتُ فِيهِ فَكَّةٌ فَكَّاهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ مَدَدْتُ بِجَهَنَّمَ فَنُكِّلْتُ مِنْ خِرَاجِ الْكُتَّابِ - ثُمَّ سَدَّاهُ عَلَى عُرْوَةَ قَالَ هَيْشَامُ مَا فَنَنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ أَلْفٍ وَ أَخَذَ بَعْضُنَا وَ لَوْ سَدَدْتُ إِيَّيْكَ كُنْتُ أَحَدَهُ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ أَبِي عَنِ هَيْشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ مُحَلًى بِفِصْفَةٍ قَالَ هَيْشَامٌ وَ كَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًى بِفِصْفَةٍ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ السِّيمُوكِ أَلَا شَدُّ فَنَشَدُّ مَعَكَ فَقَالَ إِنْ أُنْشِدْتُ كَدَّ نَشْتُمْ فَقَالُوا لَا نَفْعُ لَكُمْ عَلَيْكُمْ حَتَّى شَقَّ صَفُوفَهُمْ فَبَا وَرَاهُ وَ مَا مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعُوا مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِحَافِهِمْ فَضَرَبُوا صَوْبَ بَنَيْنَ عَلَى عَاتِقِهِ بَنَيْنَ صَرْبَةً ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي بَنَيْنِ الصَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَ أَنَا صَغِيرٌ

کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر کل دس سال کی تھی (جو نیک بہادری اور فروسیت کا جوہر رکھتے تھے) اس لیے آپ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی نگرانی میں دے دیا (کہ کہیں جنگ میں یہ بھی شریک نہ ہو جائیں)۔

۱۱۵۵۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے درج بن عبادہ سے سنا۔ ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیئے گئے تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیئے گئے تھے۔ عادت مبارک تھی کہ آلِ حضورؐ جب دشمن پر غالب آتے تو میدانِ جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپؐ کے حکم سے آپؐ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپؐ روانہ ہوئے۔ آپؐ کے اصحابؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے (صحیحاً) نے کہا، غالباً آپؐ کسی ضرورت کے لیے فخرتریف لے جا رہے ہیں، آخر آپؐ اس کنوئیں کے کنارے آکر کھڑے ہو گئے اور کفارِ قریش کے سرداروں کے (جو قتل کر دیئے گئے تھے) اور اسی کنوئیں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر آپؐ انھیں آواز میں لگے اے فدا بن فدا، اے فدا بن فدا، کیا آج تمھارے لیے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور فتح و کامیابی کا) تو کیا تمھارے ب کا تمھارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب کا) وہ بھی تمھیں پوری طرح مل گیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہؐ! آپؐ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آلِ حضورؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو، قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کر دیا تھا (اس وقت) تاکہ آلِ حضورؐ انھیں اپنی بات سنا دیں، ان کی توبیح،

قَالَ زَادَ بُو وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ بِيَدِ مَسْبِيٍّ وَهُوَ مِنْ عَشْرِ سَبَبِينَ فَخَمَلَهُ عَلَى فَرْسٍ وَكَلَّ بِهِ رَجُلًا۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَعِيدٌ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعِينَ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَقَدْ نَزَلُوا فِي طَلُوبٍ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِثَتْ مَخْبِثٌ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرِصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمِ الثَّلَاثِ أَمَرَ بِدِرَاحِلَتِهِمْ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضٍ مَا جِئَ عَنَّا شَفَاةَ الرَّحْمِيِّ فَعَلَّ يَتَذَكَّرُ بِمَا سَمِعْتُمْ وَأَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَتْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَتَكَلَّمُ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَيُّ قَاتِلٍ قَاتِلٍ مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَعَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَسْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَتَكَلَّمُ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا

ذلت نامرادی اور حسرت و زامت کی توشیح کے لیے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے حمیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، قرآن مجید کی آیت ”الَّذِينَ بَدَأُوا فِجْمَةً اللَّهُ كُفْرًا“ کے بارے میں، آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ یہ کفار قریش تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت تھے۔ کفار قریش نے اپنی قوم کو داراللبوا یعنی جہنم میں جھونک دیا، جنگ بدر کے موقع پر۔

۱۱۵۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے پس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آل حضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اس کو نبی پر کھڑے ہو کر جس میں مقتولین مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں میرا سے سن رہے ہیں تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انھیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے“ اور جو لوگ قبر میں دفن ہو چکے انھیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

۱۱۵۸۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کوئیں پر کھڑے ہو کر فرمایا، کیا جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے لیے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے حق پایا، پھر آپ نے فرمایا، جو کچھ میں نے کہا ہے،

وَكُضِبْنَا وَنَقِیمَةُ وَحَمْرًا وَنَدَا مَا يَدُ ۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الثَّوْنِي مَبْدَأُ فِجْمَةٍ اللَّهُ كُفْرًا قَالَ هُمُ وَاللَّهُ كُفَرًا قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرُو هُمُ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَآحَلُوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبُؤَادِ قَالَ الثَّوْنِي يَوْمَ بَدْرٍ:

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ مَا شِئْنَا أَنْ ابْنُ عَمْرٍو رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ لِيُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ بِكَأَمْرِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِمَعْصِيَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنْ أَهْلُهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَجَنَّهُ فَتَنَلَى مَذْرِبَ مِنَ الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالُوا إِنَّمَا يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالُوا أَنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ آيَةُ تَسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُ حَبِيبُ تَبَوُّؤُا مَقَاعَهُمْ مِنَ النَّارِ:

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا شَيْخِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا دَعَا رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرُوا

یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔ اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اُن حضورؐ نے فرمایا تھا کہ انھوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔ اس کے بعد آپ نے اُمت میں شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے، پوری طرح۔

۴۷۶۔ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت

۱۱۵۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمروؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحقؓ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیدؓ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارث بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ، جو ابھی نو عمر تھے۔ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے (پانی پینے کے لیے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) پھر ان کی والدہ درہج بنت النضر رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بیوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارث سے کتنا تعلق تھا، اگر وہ اب جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی، اور اگر کہیں دوسری جگہ ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ اُن حضورؐ نے فرمایا: خدا تم کو دے، کیا دیوانی ہوئی جا رہی ہو، کیا دہل کوئی ایک جنت ہے، بہت سی جنتیں ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۱۶۰۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیمؓ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی، کہا کہ میں نے حفص بن عبد الرحمنؓ سے سنا، انھوں نے سعد بن عبیدہؓ سے، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰؓ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے، ابو مرثد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضہ خاخ پر پہنچ گے تو وہاں تمھیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی جسے حاطب بن ابی بلتعزہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے نام بھیج رکھا ہے، چنانچہ اُن حضورؐ نے جس جگہ کی نشان دہی کی تھی ہم نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو

لِغَاثِثَةٍ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْأَنْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُبْعِدُ النَّمُوْتُ حَتَّى قَرَأَتْ الْآيَةَ ۝

۱۱۶۱۔ فَضَّلَ مَنْ شَهِدَ بَدْرَ

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَوِّبَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مُصَنِّبٌ حَارِثَةُ كَيْدَرٌ مَبْدُودٌ هُوَ غَلَامٌ خَبَأَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَبْدُودَ حَارِثَةَ مَبْنًى فَإِنْ سَكُنَ فِي الْخَبَةِ أُمِّدٌ وَ أَوْ خَسِبَ وَإِنْ شَاءَ الْآخِرَى قَدْ بَدَأْتُ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَخَيْكَ أَوْ هَبْلَيْتِ أَوْ خَبَتْ وَ أَحَدًا هِيَ أَوْ نَهَا جَنَاتٍ كَثِيرَةً وَ إِنْ شَاءَ فِي جَنَّةٍ

الْفُرْدَوْسِ - ۝

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَالزُّبَيْرَ وَكُلًّا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ الْخَبِ الْمَشْرِكِينَ فَأَذْرُكُنَا هَذَا شَيْئًا عَلَى بَعْضِ لَهَا حَدِيثٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



فَقُلْنَا لَكُنَّا بِ مَا مَعَنَا كُنَّا بِ مَا نَحْنُ  
فَلَمْ تَسْنَا فَكُنَّا كُنَّا بِ مَا نَحْنُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحْجِ  
الْكِبَابُ أَوْ لَمْ تَحْجِ وَتَكُنْ قُلْنَا رَأَى الْعَبْدُ  
أَهْوَتْ إِلَى مَحْجَرِهَا وَهِيَ مُحْتَجِرَةٌ بِكِبَابِ  
فَأَخْرَجَتْهُ فَأَنْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ  
ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ  
مَا بِي أَنْ لَوْ أَكُونُ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ  
يَدُ يَدِ فَمُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ  
مِنَ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ  
يَدُ فَمُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَقِّ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا  
فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ  
فَدَعْ عَنِّي فَدَلَّ ضَرْبَ عُنُقِهِ فَقَالَ أَكْبَسِي مِنْ  
أَهْلِي بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ  
فَقَالَ أَعْمِلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهْتُ  
لَكُمْ الْجَنَّةَ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ  
فَدَلَّ مَعَتْ عَيْنًا عُمَرُ وَ  
قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ

بٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خط نہیں ملا لیکن ہم نے کہا  
کہ اگلے حضور کی بات کبھی غلط نہیں سکتی، خط نہ لکھو اور نہ ہم تمہیں تنگ  
کر دیں گے جب اس نے ہمارا سخت رویہ دیکھا تو اذرا باز ہونے کی جگہ  
کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھی اور اس نے  
خط نکال کر ہمارے حوالے کیا ہم اسے لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر  
ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (حاطب بن ابی بلتعتر رضی اللہ  
عنه، اللہ! اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، اگلے حضور وہ  
مجھے غایت فحاشی سے کہ اس کی گردن مار دوں، لیکن اگلے حضور نے ان سے  
دریافت فرمایا کہ تم نے یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا تھا، حاطب رضی اللہ  
عنه نے عرض کی، خدا گواہ ہے یہ وجہ برکز نہیں تھی کہ اللہ! اس کے رسول  
پر میرا ایمان باقی نہیں رہا تھا، میرا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ قریش پر اس طرح  
میرا ایک احسان ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے وہ درمگر میں باقی رہ جائے  
والہ! میرے اہل و مال کی حفاظت کریں گے۔ آپ کے اصحاب میں جتنے  
مجھے حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب کا قبیلہ وہاں موجود ہے اور اللہ  
کے حکم سے وہاں وہ ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آنحضرت نے  
فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی اور تم لوگوں کو چاہیے کہ ان کے متعلق اچھی  
بات ہی کہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ اس شخص نے اللہ! اس کے  
رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس  
کی گردن مار دوں، آنحضرت نے ان سے فرمایا، کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟  
آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال کو پیچھے ہی سے جانتا تھا اور  
وہ خود فرما چکا ہے کہ تمھارا جو جی چاہے کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی  
و آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمھاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر عمر رضی  
اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی، اللہ! اور اس کے رسول کو  
زنا یہ علم ہے۔

### باب ۴۷

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ  
الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسْبِيلِ عَنْ  
حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي  
۱۱۶۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسبل نے حدیث  
بیان کی ان سے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید نے اور  
ان سے ابی اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جنگ بدر کے موقع پر ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب کفار تمھارے قریب آجائیں تو ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور جب تک دور ہیں اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۲۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غیل نے، ان سے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب تمھارے قریب کفار آجائیں یعنی حملہ وجوم کریں (اور انھیں قریب آجائیں کہ تم اپنے تیر کا نشانہ انھیں بنا سکو) تو پھر ان پر تیر بربان شروع کر دینا اور اب (جب تک وہ اتنے قریب نہیں ہیں) اپنے تیروں کو محفوظ رکھو۔

۱۱۶۳۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے بلوین عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی میں تیر اندازوں پر عبد اللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا تھا۔ اس لڑائی میں ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بدر کی لڑائی کے موقع پر ایک سوجالیس مشرکین کو نقصان پہنچا تھا، ستر ان میں سے قتل کر دیئے گئے تھے، اور ستر قیدی بنا کر لائے گئے تھے۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ہے بھی ڈول کی سی۔

۱۱۶۴۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، غالباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، خیر و عیال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں لڑائی کے بعد عنایت فرمائی، اور خصوصاً عمل کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بدر کی لڑائی کے موقع پر میں

أَسِيدٌ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَنْبِقُوا نَبْلَكُمْ:

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغُسَيْلِ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ لَيْعِي كَثَرُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَنْبِقُوا نَبْلَكُمْ:

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ حَبَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الثَّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُكَ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَبِيلًا قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ بَدْرٍ وَالْغَرْبُ سَجَالٌ:

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَاةٍ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَمَّا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْغَيْبُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْغَيْبِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَنَا نَجْدُ يَوْمَ بَدْرٍ:

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَبَّةٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَنَجِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا لَنَفْتُ

صف میں کھڑا تھا۔ میں نے مرٹے دیکھا تو میری داسہنی اور بائیں طرف دو  
نوجوان کھڑے تھے، ابھی میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ  
ایک نے مجھ سے چپکے سے پوچھا، تاکہ اس کا ساتھی سننے نہ پائے، چچا!  
مجھے ابوجہل کو دکھا دیجئے، میں نے کہا، بھتیجے! تم اسے دیکھ کے کیا کرو گے؟  
اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے  
دیکھ لیا تو یا اسے قتل کر کے رہوں گا یا پھر خود اپنی جان دے دوں گا۔ دوسرے  
نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات پوچھی۔  
آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر  
مجھے مہرت محسوس ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابوجہل کو دکھایا۔  
وہ دونوں باز کی طرح اس پر جھپٹے اور آخر اسے مار کر آیا۔ یہ دونوں عفرات  
کے بیٹے تھے۔

۱۱۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے  
حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمر بن الاسد بن جاریہ  
ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے  
تلامذہ میں شامل تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا  
جو عامر بن عمر بن خطاب کے نانا بھوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ  
کے درمیان مقام بدر پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قیدی کو ان کے آنے کی اطلاع  
مل گئی اس قیدی کا نام بنی لحيان تھا چنانچہ اس کے تقریباً سو تیرا نذرانہ ان  
حضرات کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے  
لگے۔ آخر اس جگہ بھی پہنچ گئے جہاں بیٹھے ان حضرات نے کھجور کھانی تھی،  
انھوں نے کہا کہ یہ یرشب (دریہ) کی کھجور کی گٹھلیاں ہیں اب پھر وہ ان  
کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے  
ساتھیوں نے ان کی نقل و حرکت کو محسوس کر لیا تو ایک دھنواں جگہ پر پہنچے۔  
قصیدہ والوں نے انھیں اپنے گھر سے پس لے لیا اور کہا کہ نیچے اتراؤ اور ہماری  
حراست خود سے قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی فرد کو  
مجھ پر قتل نہیں کریں گے۔ عامر بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانو! میں  
کسی کا فریاد نہ پتاہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے  
حالات کی اطلاع اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دیجئے۔ آخر قیدیہ والوں نے

فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي قَتَيَانِ حَدِيثًا  
السِّنِّ فَكَانِي لَمْ أَمَنْ بِمَا نَهَمَارُ قَالَ لِي  
أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمْرُؤُ ابْنِي أَبَا جَهْلٍ  
فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَقْصُصُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ  
اللَّهَ إِنْ سَأَيْتُهُ أَنْ أَتُقْتَلَ إِذَا مَوْتُ دُونَهُ  
فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ  
ثُمَّ قَالَ فَمَا سَرَرْتَنِي أَتَيْتُ سَبِينَ وَحَبْلَيْنِ  
مَكَانَهُمَا فَأَشْرَفْتُ لَهُمَا إِلَيْهَا  
فَنَشَدَا عَلَيَّ مِثْلَ الصَّقَرَيْنِ  
حَتَّى صَرَبَا وَدَهَمَا  
إِنَّا عَفْرَاءٌ -۶-

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ  
الْأَسَدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ  
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَشْرَةَ عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ عَامِرَ بْنَ ثَابِتٍ  
الْأَنْصَارِيَّ حَتَّى عَامِرَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا  
كَانُوا بِالْمَدِينَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا إِلَيْهِ  
مِنْ هَذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحِيَانَ فَتَفَرَّقُوا إِلَيْهِمْ  
بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامُوا فَاقْتَصَرُوا أَثَرَهُمْ حَتَّى  
وَجَدُوا مَا كَلَّمَهُمُ التَّمَرُ فِي مَنَابِلٍ فَذَلُّوا فَقَالُوا  
تَمَرٌ يَتَرَبُّ قَاتِلُكُمْ فَأَتَوْا أَثَرَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ  
عَامِرٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمْ  
الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ اأْخُذُوا مَا غَطَوْا بِأَيْدِيكُمْ وَ  
لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَوْ قُتِلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ  
فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ ثَابِتٍ أَيْهَا الْقَوْمُ أَمَا أَنَا فَلَا أَفْزَلُ  
فِي دِمَتِهِ كَأَفْرِ ثَمَرٍ قَالَ أَلَهُمْ أَحْبَبُ عَنَّا نَبِيَّتُكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِصُواهُمْ بِالْأَنْبِلِ فَقَتَلُوا

عَاوِثٌ وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرَ عَلَى الدَّحْدِ  
وَالْمَيْثَاقِ مِنْهُمْ خَبِيبٌ وَبَنُ الدَّحْدِ وَ  
رَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَوْا مِنْهُمْ طَلَقُوا  
أَوَّلًا فَسَبَّوهُمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ  
الثَّلَاثَةُ هَذَا أَوَّلُ الْعَذَابِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَابَكُمْ  
إِنْ لَمْ يَمْلُؤُوا أَسْوَأَ تَرْتِيبٍ الْقَتْلَى فَجَرُّوهُ  
وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَمَحَّجَبَهُمْ فَاطْلَقَ بِخَبِيبٍ  
وَبَنُ الدَّحْدِ ثَلَاثَةً حَتَّى بَاعُوهُمْ بَعْدَ وَفْعَةٍ  
بَعْدَ بَعْثَةٍ لَبَّوْا الْخَبْرَ بَنُ عَامِرٍ  
نُؤْفِدُ خَبِيبًا وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ  
الْخَبْرَ بَنُ عَامِرٍ يَوْمَ مَدْيَنَ فَكَبِتْ  
خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى اجْتَمَعُوا  
فَتَكَلَّمُوا فَاسْتَحَارَمُوا بَعْضُ بَنَاتِ الْخَبْرِ  
مُوسَى بَيْتُهَا بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ  
مَبْنًى لَهَا وَهِيَ غَائِلَةٌ حَتَّى أَتَاهَا  
فَوَحَدَتْهُ فَجَلَسَتْ عَلَى عَجْدِهِ وَالْمُوسَى  
بِجَدِهِ قَالَتْ فَغَضِبْتُ فَدَرَعَتْ عَرَفَهَا  
خَبِيبٌ فَقَالَ اتَّخَشَّيْتُ أَنْ أَقْتُلَكَ  
مَا كُنْتُ لَدَا فَعَلْتُ ذَلِكَ خَالَتْ  
وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا  
مِنْ خَبِيبٍ وَاللَّهُ لَعَنَهُ وَحَدَّثَهُ  
يَوْمَ مَا تَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي  
مَدْيَنَ وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ  
وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَأَنْتَ تَقُولُ  
إِنَّهُ لَسِرٌّ قَدْ رَأَى اللَّهُ خَبِيبًا فَلَمَّا  
خَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي  
الْحِلِّ قَالَتْ لَهُمْ خَبِيبٌ دَعَوْنِي أَصَلِّ  
رَكَعَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اتَّخَشَّيْتُ  
أَنْ مَآبِي حَبْرَةً لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے  
دعہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ  
اور ایک تیسرے صحابی تھے (رضی اللہ عنہم)۔ قبیلہ دالول نے جب ان حضرات  
پر قابو پایا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے انھیں باندھ دیا۔  
تیسرے صحابی نے فرمایا۔ یہ تھاری پہلی بدعہدی ہے، میں تمہارے ساتھ  
کبھی نہیں جاسکتا، میرے لیے تو انھیں کی زندگی منور و مثال ہے، آپ  
کا اشارہ ان حضرات کی طرف تھا جو ابھی شہید کئے جا چکے تھے۔ لکھارنے  
انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ  
جانے پر تیار نہ ہوئے۔ تو انھوں نے آپ کو بھی شہید کر دیا (اور خبیب اور  
زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے اور مدینے میں جا کر انھیں  
بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حارث بن عامر بن نوفل  
کے دلوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ آپ نے ہی بدر کی لڑائی میں  
حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو آپ ان کے یہاں قید رہے  
آخر انھوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا، انھیں دنوں حارث کی کسی لڑکی  
سے آپ نے استرا مانگا، موئے زیر ناف بنانے کے لیے۔ اس نے دے  
دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس رکھتا ہوا چلا گیا، اس  
عورت کی غفلت میں، پھر جب وہ آپ کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ آپ کی ران  
پر بیٹھا ہے اور استرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس  
درجہ گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھڑبٹ کو محسوس کر لیا اور فرمایا  
کیا انھیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، یقین رکھو  
کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں نے  
کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے کہ  
میں نے ایک دن انھیں انگوڑے کے ایک خوشے سے انگوڑے کھاتے دیکھا جو  
ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ وہ کوسہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور  
مکھ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف  
سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔  
پھر بنو حارث انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہرے جانے لگے، تو  
خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کا اجازت  
دے دو۔ انھوں نے اس کی اجازت دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور

أَخْبَرَهُ نَدْعَدَا وَلَا أَقْتُلُهُمْ يَدَا وَلَا تَقْتُلُ  
مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنَا يَقُولُ  
فَقَسْتُ أَلْبَابِي حَبِيبٌ أَمْتَلُ مُسْلِمًا  
عَلَى أَمَى حَبِيبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّيْلِ وَانْشَأَ  
يُبَارِكُ عَلَى أَهْلِ مَالِ شَوْشُوعٍ  
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَرْدَاةَ عَقْبَةُ ابْنُ  
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ  
مُسْلِمٍ قَتَلَ صَبْرًا الْمَثْلَةَ وَ أَخْبَرَهُ  
أَمْعَابُهُ يَوْمَ أُمَيْيُوَا خَبَرَهُ وَ  
بَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ  
ثَابِتٍ حَبِيبٌ حَبِيبٌ شَوْأَ أَسْتَهْ قَتَلَ أَنْ  
سُيُتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرِفُ وَكَانَ قَتَلَ  
رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ  
لِعَاصِمِ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ الدَّبَرِ خَمْسَةَ  
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا  
مِنْهُ شَيْئًا وَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا  
مُزَامَرَةَ ابْنِ الرَّجِيعِ الْعَمْرِيَّ وَ  
هَذَا لِبْنِ أُمَيَّةِ الْوَقْلِيِّ  
رَحْلَيْنِ مَالِكَيْنِ قَتَلَ

شہید شد ۴۰۲

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ لَنَا  
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عُمَرَ بْنَ خَفِيلٍ  
وَكَانَ بَارِيًا مَرِيضًا فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ ذَكَرَ إِلَيْهِ  
بَعْدَ أَنْ تَخَالَى السَّهَاءُ وَاحْتَدَبَتْ الْجُمُوعُ  
وَنَزَلَتْ الْجُمُوعُ

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّ

فرمایا، خدا گواہ ہے، اگر تمہیں یہ خیال نہ پہنچے گا کہ میں پریشانی کی وجہ  
سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔ پھر آپ نے  
دعاء کی کہ اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک  
کو بھی باقی نہ چھوڑ اور یہ اشعار پڑھے، "جب کہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا  
ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پیلو پر کھینچا جا جائے  
گا، اور یہ صرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہے، اگر وہ چاہے  
گا تو میرے جسم کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا" اس کے بعد  
ابو سدرہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ خبیب  
رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے جسے قید کر کے قتل کیا جائے، من زکی  
سنت قائم کی ہے (قتل سے پہلے دو رکعت) اور جس دن ان صحابہ  
پر مصیبت نازل ہوئی تھی آل حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو اسی دن اس کی اطلاع  
دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم ابن ثابت رضی  
اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے  
جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، کیونکہ آپؐ نے بھی (وہ)  
میں ان کے ایک سرو اور قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر  
بادل کی طرح شہد کی مکھٹیوں کے پر سے بھیج دیئے اور انھوں نے آپؐ  
کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپؐ کے  
جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اپنی  
طویل حدیث میں) کہ میرے سلسلے میں لوگوں نے مراد بن ربیع عمری اور ہلال  
بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو  
سکے تھے) کہ وہ اصل صحابی سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی، ان سے یحییٰ نے ان سے نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مجھ  
کے دن ذکر کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی  
تھے، بیمار ہیں۔ دن چڑھ چکا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سوا ہو کر ان کے پاس  
تشریف کے گئے۔ اتنے میں مجھ کا وقت قریب ہو گیا اور آپؐ مجھ کی  
نماز نہیں پڑھ سکے۔

۱۱۶۸۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان

کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ وہ سبعیہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے ان کے واقعہ کے متعلق پوچھیں کہ جب انھوں نے اُن حضورؐ سے مسئلہ پوچھا تھا تو آپ نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ چنانچہ انھوں نے میرے والد کو اس کے جواب میں لکھا کہ سبعیہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں آپ کا تعلق بنی عامر بن لؤی سے تھا اور آپ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ پھر حجاب اللہ کے موقع پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ چل سے تھیں سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس کے امام جب وہ گذر چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے اچھے کپڑے پہنے اس وقت زید عبداللہ کے ایک صحابی ابوالسنا بل بن لبک کہ ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے برزیب و دزیت کی ہے۔ کیا نکاح کا ارادہ ہے؟ لیکن خدا کی قسم، جب تک چار مہینے دس دن نہ گزر جائیں سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کو تم نکاح کے قابل نہیں ہو گے۔ سبعیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ابوالسنا بل نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں نے شام ہوتے ہی کپڑے پہنے اور حضورؐ اگر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ اُن حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ولادت کے بعد واقعی عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں چاہوں تو نکاح کر سکتی ہوں۔ اس روایت کی متابعت اصمغ نے ابن وہب کے واسطے سے کی، ان سے یونس نے بیان کیا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، (آپ نے بیان کیا کہ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے بنو عامر بن لؤی کے مولا محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں خبر دی اور ان کے والد بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۴۷۸۔ جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت

۱۱۶۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انھیں حربیہ بن زہری دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں معاذ بن رفاعة بن رافع زرقی نے اپنے والد زرقی بن رافع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، ان کے والد

بن عتبہ ان ابیہ کتبہ (لی عمر بن عبد اللہ بن الزبیر) یا مریہ ابیہ خلد علی سبعیہ بنت الخریث الذکلیہ قبیلاً لہا عن حمہ نیحاً وعن مہ قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استفتتہ فکتب عمر بن عبد اللہ بن الزبیر فی خبری عن سبعیہ بنت الخریث اخبرتہ انہا کانت تحت سعد بن خولہ وهو من بنی عامر بن لؤی وکان من شہید بدر فتوفی عنہا فی حجابہ الوداع وہی حاملہ فلما تنشب ان وضعت حملہا بعد وایہ فلما تحلت من ینفا سہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنا بل بن لبک رجل من بنی عبد الدار فقال لہا مانی ازالک تجملت للخطاب ترجین النکاح فانک و اللہ ما انت بنا کح حتی تمر علیک ام بعة اشہر وعشر قالت سبعیہ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین امسیت و اذیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالت عن ذلک فاذنابی باقی قد حلت حبیبہ وضعت حنیئ وامر فی بالتزوج ان مد الی تابعت اصبع عن ابن وہب عن یونس عن ابن شہاب قال لہا فقال اخبرنی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان موالی بنی عامر بن لؤی عن ان محمد بن ایاس بن البکیر وکان ابوہ شہید بدر ان اخبرنا

باب شہود الملائکہ بدر

۱۱۶۹۔ حدثنی اسحاق بن ابراہیم اخبرنا حربیہ عن یحییٰ بن سعید عن معاذ بن رفاعة بن رافع الزرقی عن ابیہ وکان ابوہ من

أَهْلُ بَدْرٍ قَالَ حَبْرُ بْنُ بَرْئِيلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْدُوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فَنَبِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَخَوُّهَا قَالَ ذَلِكَ مِنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِثْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنِهِ مَا يَسُرُّنِي إِنْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعُقَبَةِ قَالَ سَأَلَ حَبْرُ بْنُ بَرْئِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ -

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا عِثْبَةُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ أَنَّ مَكْبَأَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عِثْبَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حُدَيْبِيَّةٍ مُعَاذُ هَذَا الْخَدِيثِ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذُ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ حَبْرُ بْنُ بَرْئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا عِثْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا حَبْرُ بْنُ أَخْبَرَنَا بِدْرَاسٍ فَدَسِمَ عَلَيْهِ إِذَا الْخَرْبُ -

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا تَأْتِي بَدْرًا وَلَا لَمْ

کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آلِ حضورؐ نے اسی طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

۱۱۷۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عیثی نے، ان سے معاذ بن رافع بن رافع نے، رافع رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والد) رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ تو آپ نے اپنے صاحبزادے (روفا رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کرتے تھے کہ بیعت عقبہ کی شرکت کے مقابلے میں بدر کی شرکت مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔

۱۱۷۱ - ہم سے اسماعیل بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، انھیں عیثی نے خبر دی اور انھوں نے معاذ بن رافع سے سنا، کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اور عیثی سے روایت ہے کہ یزید بن ہاد نے انھیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رافع نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزید نے بیان کیا کہ معاذ نے فرمایا تھا کہ پوچھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲ - ہم سے ابوسعید بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبریل علیہ السلام، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اور ہتھیار بند۔

### باب ۴۹

۱۱۷۳ - ہم سے ثعلبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ وقت

يَتْرُكُ عَقِبًا وَكَانَ  
مَدِينًا

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
النَّيْتُ قَالَ حَدَّثَنَا عَجَبِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ خُبَّابٍ أَنَّ أَبَا  
سَعِيدٍ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدْ تَمَّ مِنْ سَفَرِهِ  
فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لَحْوٍ  
الْمَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِأَكِلِهِ حَتَّى  
أَسْأَلَ فَأَنْطَلِقَ إِلَى أَخِيهِ لِدُمَيْهِ هـ  
كَانَ مَدِينًا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ  
مَسْأَلَهُ فَقَالَ إِمَّا حَدَّثَ بَعْدَكَ أَقْرَبُ  
فَقَصُّ لَحْمًا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ  
أَكْلِهِ لَحْوٍ الْمَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ  
أَيَّامٍ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُمَيْلٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ مَدِينَةٍ  
عَبِيدَةَ بْنَ سَعِيدٍ ابْنَ الْعَاصِ وَهُوَ مَدِينَةٌ  
لَوْ تَرَى مِنْهُ الرَّعِيَّةَ وَهُوَ يَكْنِي  
أَبُو ذَاتِ الْكُرَشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ  
الْكُرَشِ فَكَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِالْحَنْدَرَةِ فَطَعَنَتْهُ  
فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامُ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ  
الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ  
كَمَطَاتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ تَرُدَّهَا وَقَدْ  
أَنْشَأَ طَرَفَاهَا ثَالَ عُرْوَةَ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهَا  
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهَا فَلَمَّا  
قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهَا

پاگئے اور آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، آپ بدر کی لڑائی میں شریک  
ہوئے تھے۔

۱۱۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عیسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی  
ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے ابن خباب رضی اللہ عنہ نے کہ ابوسعید بن  
مالک خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی  
کا گوشت ان کے لیے لائے، انھوں نے فرمایا کہ میں اسے اس وقت  
نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اس کا حکم معدوم کر لوں کہیو نہ ابتداء اسلام  
میں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر  
دی گئی تھی چنانچہ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ایک بھائی کے پاس  
گئے، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے والوں میں تھے یعنی قتادہ بن  
نعمان رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے بتایا کہ بعد میں وہ حکم منسوخ کر دیا  
گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت  
کی گئی تھی۔

۱۱۶۵۔ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد  
نے بیان کیا اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع  
پر میری مدبیر عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہو گئی۔ اس کا سارا جسم بے  
سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کینٹ  
ابو ذات الکرش تھی کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں میں نے چھوٹے  
نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا چنانچہ اس  
نیزے سے وہ مر گیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر پورا  
زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔  
اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریۃ طلب فرمایا تو آپ  
نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرم کی وفات ہو گئی تو آپ نے اسے واپس  
لے لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی دے  
دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا،



إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِعَ عَمْرُ أَحْذَاهَا ثُمَّ  
طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُمَا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا  
فَلَمَّا قَتَلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ  
الرَّحْلِ عَيْنِي فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الرَّزْبِيعِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى  
مُتِلَ:

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الرُّهْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدٌ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادَةَ بْنَ الصَّامِتِ كَانَ  
شَهِيدَ بَدْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَعُوثُ:

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ كَانَ  
مَعَ شَهِيدَ بَدْرٍ رَامَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْبُتًا سَابِئًا وَأَنَّهُ  
بَنَتْ أَخِيَّهُ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ وَ  
هُوَ مَوْلَى رِثْمَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَيَّنَ رَوَاهُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا وَكَانَ مِنْ نَبِيٍّ  
رَحْبَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَدَرِكَ  
مِنْ مَبِيرَاتِهِ حَتَّى أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْعُوهُمْ  
إِلَى بَابِهِمْ فَبَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ  
الْحَدِيثُ:

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتِ  
مُعَوَّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِدَّةً بَعِيَّتِي عَلَى فُجَسَ عَلَى حِدَاثِي

آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے  
اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی  
دے دیا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیز علی رضی اللہ عنہ  
کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبداللہ  
بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں  
تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

۱۱۶۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،  
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابوالدیس عائد بن عبد اللہ نے خبر  
دی اور انھیں عباد بن صامت رضی اللہ عنہ نے آپ بدر کی لڑائی  
میں شہید ہونے والے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،  
کہ مجھ سے محمد رو۔

۱۱۶۷ - ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں  
عروہ بن زبیر نے اور انھیں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے، نے سالم  
رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولنا بیٹھا دیا تھا اور ان کی اپنی بھانجی ہند بنت  
ولید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک  
انصاری خاتون کے مولا تھے، جیسے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن  
سائر رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولنا بیٹھا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ دستور  
تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا منہ بولنا بیٹھا بنا لیتا تو لوگ اسی کی طرف اسے  
منسوب کر کے پکارتے تھے، اور منہ بولنا بیٹھا اس کی میراث کا بھی وارث  
ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”انھیں ان کے آباء  
کی طرف منسوب کر کے پکارو“ تو سہلہ رضی اللہ عنہا اک حضور کی خدمت  
میں حاضر ہوئیں۔ پھر تفصیل سے آپ نے حدیث بیان کی۔

۱۱۶۸ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے  
حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے، ان سے ربیع بنت معوذہ  
رضی اللہ عنہا کے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بہتر پر بیٹھے،

جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند کچیاں دف بجادی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انھیں اشعار میں ایک دھڑکی سے مصرعہ بھی پڑھا کہ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کل ہونے والی بات جانتے ہیں اُن حضورؐ نے فرمایا، یہ پڑھو، جو پہلے تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو

۱۱۷۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، آپ اُن حضورؐ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

۱۱۸۰۔ ہم سے عربان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جس کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا اس میں سے بھی اُن حضورؐ نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام کی خدمت کر لاؤں، اس لیے میں نے بنی قریظہ کے ایک سدا سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس و ٹیس، میرا ارادہ تھا کہ میں اس گھاس کو سدا کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت و تعمیر کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان، ٹوکریں اور دریاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو اونٹنیوں کو لینے آیا وہاں یہ منظر تھا کہ

لَمَجْلِسٍ مِمَّنْ وَجَّهُوا بِرِيَاءٍ كَضَرْبِ الدَّفِ  
بَيْدُ بَنٍ مِّنْ تَيْلٍ مِّنْ آبَا يُهْدِي يَوْمَ مَدَا  
حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ ذِيْنًا شَيْءٌ يَعْلَمُ مَا  
فِي عَدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
تَقُولِي هَكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتَ تَقُولِينَ

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا اسْتَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَجْبَى عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا فِي كُلِّ وَادٍ صَوْرَةٌ يَرِيْدُ السَّمَاءُ تَيْلٌ لِّمَا لَدَيْهَا الْأَوْدَاجُ ۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِي مِّنَ الْغَنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِنْهَا فَأَدَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَوْدَتْ أَنَّ ابْنَتِي بِعَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْدَدْتُ رَحْلَةً صَوَاغًا فِي مَبْنَى فَيَنْقُضُ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاقِي بِأَذْخَرٍ فَأَمَرْتُ أَنْ أُبَيِّعَهُ مِنْهُ الشَّوَاغِيْنَ فَسْتَبَعَيْنِي بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَزْمِي فَبَيَّأَ أَنَا أَجْنَعُ بِشَارِفِي مِنَ الْأَفْئَابِ وَالْغَوَاثِرِ وَالْجِبَالِ وَشَارَفَانِي مَبَاهَنَ إِلَى حَبِيبِ حُجْرَةٍ رَّحِلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا

أَنَا مِثْرِي قَدْ أُجِبْتُ أَسْمَهُمَا وَبُقِرْتُ خَوَامِهَا  
 دَأْخِدْ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمَّا أُمِلْتُ عَيْنِي حِينَ  
 رَأَيْتُ الْمُنْظَرُ قُلْتُ مَنْ هَذَا أَتَانَا فَعَلَهُ  
 حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَهْوًا هَذَا الْبَيْتُ فِي  
 شَرِبَ مِنَ الْبَقَرِ عِنْدَهُ قَيْنَهُ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ  
 فِي غَنَائِكُمْ أَلَا يَأْتِي حَمْرُ الشَّرَفِ النَّوَّارُ فَوَيْتَ حَمْرَةً  
 إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَ أَسْمَهُمَا وَبُقِرْتُ خَوَامِهَا  
 دَأْخِدْ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَيْتٌ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخُلَ  
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ  
 حَارِثَةَ وَعَدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي  
 لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ  
 كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْرَةً عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبَ أَسْمَهُمَا  
 وَبُقِرْتُ خَوَامِهَا وَهَا هُوَذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبُ  
 فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَا شَه  
 فَا مَنَّا نَدَى ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَ  
 زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ السَّيْفِ  
 فِيهِ حَمْرَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ  
 فَطَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ  
 حَمْرَةً فِيمَا فَعَلَ فَأَذَا حَمْرَةً تَمَلَّ شَمْرُ  
 عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْرَةً إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ مَعَدَا  
 السَّيْفَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْرَةً  
 وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ لَدَائِي فَعَرَفَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمَلَّ  
 فَشَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَهُ عَلَى عَقِبَيْهِ الْفَهْمُ قَرَى فَخَرَجَ  
 فَخَرَجْنَا مَعَهُ

۱۱۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَهِ أَخْبَرَنَا  
 ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَلْفَنَدَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَغَاءِ فِي سَمْعِهِ  
 مِنْ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَسَبَهُ عَلَى سَهْلٍ بَنٍ

ان کے کو ان کسی نے کاٹ دیئے تھے اور کونکھ حیر کر اندر سے کلیجی نکال  
 لی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا یہ  
 کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے  
 اور وہ ابھی اسی حجرہ میں موجود ہیں، انفار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک  
 مجلس میں، ان کے پاس ایک گانے والی ہے اور ان کے دوست و  
 احباب ہیں۔ گانے والی نے گاتے ہوئے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں، اے  
 حمزہ! یہ عمرہ اور فریہ اونٹنیاں، تو حمزہ نے کوہ کمر اپنی تلوار تھامی اور ان  
 دونوں اونٹنیوں کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کے کو کھیر کر اندر سے  
 کلیجی نکال لی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں بنی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت  
 کی خدمت میں موجود تھے۔ آنحضرت نے میرے رنج و غم کو پہلے ہی بجانب  
 لیا اور دریافت فرمایا، کیا بات پیش آئی؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ!  
 آج جیسی تکلیف دہ بات کبھی پیش نہیں آئی تھی، حمزہ رضی اللہ عنہ نے  
 میری دونوں اونٹنیوں کو بکڑ کے ان کے کو ان کاٹ ڈالے اور ان کی  
 کو کھیر ڈالی، وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جاتے بیٹھیں ہیں۔ آنحضرت  
 نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے میں  
 اور حضرت زید بن حارثہ بھی ساتھ ساتھ ہو لیئے۔ جب اس گھر کے قریب  
 آپ تشریف لائے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے اندر آنے کی  
 اجازت چاہی۔ آنحضرت کو اندر جانے کی اجازت ملی تو آپ اندر تشریف  
 لے گئے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انھیں تنبیہ فرمائی،  
 حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ  
 تھیں، انھوں نے آنحضرت کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور  
 آپ کے کھٹوں پر دیکھنے لگے، پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے  
 لگے، پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، آنحضرت سمجھ گئے کہ وہ  
 اس وقت مدبروش ہیں۔ اس لیے آپ فرما لے پاؤں واپس آگئے اور  
 اس گھر سے باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

۱۱۸۱ - مجھ سے محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے  
 خبر دی، کہا کہ یہ روایت ابن الاصبہانی سے پہنچی اور انھوں نے  
 ابن معقل سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی

حَنِيفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِيدٌ مَّبْرَأٌ ۖ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ  
مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حِذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَا شَهِيدٌ مَّبْرَأٌ تَوَفَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ  
فَلَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ  
حَقِصَةً فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَتُكْخِنُكَ حَقِصَةً  
بِنتِ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَصْرِي فَكَلِمَتُ  
لِيَا لِي فَقَالَ فَدَا بَدَا لِي أَنْ لَكَ كَرُوحٌ يَوْمِي  
هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ  
شَيْئًا أَتُكْخِنُكَ حَقِصَةً بِنتِ عُمَرَ فَصَمَّتْ  
أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ فَكَلِمَتُ عَلَيْهِ  
أَوْ حَبْدٌ مَتَى عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لِيَا لِي ثُمَّ  
خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَنكحَهَا إِنَّا كُفَلَيْتِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ  
وَحَدَّثَنِي عَلَى حِينِ عَرَضْتُ عَلَى حَقِصَةَ فَلَمْ  
أَرْجِعْ إِلَيْكَ ثُمَّ لَعَمْرُكَ قَالَ فَإِنَّهُ لَعَمْرِي  
أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَيْهِ أَيْ قَتَلْتُ  
عَلَيْهِ أَوْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ وَفَدَا ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ  
رِيْقَتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ وَفَدَا ذَكَرَهَا  
لَقِيتُهَا ۖ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ أَبَا  
مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مَنَاخِزَهُ طَرَحَاتِي أَوْ فَرَايَا كَرُوهُ بَدْرِي لِرَاطِي مِثْلِي شَرِيكِي تَحِيَّ

۱۱۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،  
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ  
عنه کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے  
شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، آپ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت  
کی تھی اور مدینہ میں آپ کی وفات ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے  
حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے  
کر دوں۔ انھوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لیے میں چند دنوں کے لیے  
بٹھ گیا، پھر انھوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح  
نہ کر دوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے  
ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح  
حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی  
جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طرز عمل عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے  
لیے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح  
آن حضور کے کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی  
تو انھوں نے کہا، غالباً آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی  
کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ کے متعلق مجھ سے  
بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انھوں نے  
بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس لیے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے  
علم میں یہ بات آچکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تہ کر فرمایا ہے  
میں آنحضرت کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ اپنا ارادہ بدل  
دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

۱۱۸۳۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے عدی نے، ان سے عبد اللہ بن یزید نے، انھوں نے ابومسعود بدری  
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کا اپنے بال

بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث ثواب ہے (شیرطیک جائز طریقہ پر خرچ کرے) ۱۱۸۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے عروہ بن زہری سے سنا کہ امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز سے انھوں نے ان کے عہد خلافت میں یہ حدیث بیان کی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حب کو ف کے امیر تھے، تو انھوں نے ایک دن عصر کی نماز دیر سے پڑھی۔ اسی پر زید بن حسن کے نانا ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ان کے یہاں گئے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والے صحابہ میں تھے، اور کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے (نماز کا طریقہ بتانے کے لیے) اور آپ نے نماز پڑھی اور آنحضرتؐ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح مجھے حکم ملا ہے، شیر بن ابی مسعود بھی یہ حدیث اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے۔

۱۱۸۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبد الرحمن بن زید نے ان سے علم نے اور ان سے ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی دو آیتیں رامن الرسول سے آخر تک، اسی ہیں کہ جو شخص انھیں رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے آپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے حدیث مجھ سے بھی بیان کی۔

۱۱۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں محمود بن یحییٰ نے خبر دی کہ عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے اور انصار میں سے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سے احمد بن رابع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد سے جو نبی سالم کے سرداروں میں سے تھے۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقْتُ الرُّحْلَ عَلَى أَحَدِهِمَا فَذَرْتُهُ ۖ ۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَذَ الْمُخَيَّرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَقَرُ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِوَةَ الدَّهْشَارِيَّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَذَا أُمُورُكَ كَذَلِكَ كَانَ لَشَيْدِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ مُجَدَّبَةٌ عَنْ أَبِيهِ ۖ

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ عَنْ عَقْلَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَأَى الْبَدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي كَيْلٍ كَفَّنَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَنَسَّ لَنُفَةٍ فَحَدَّثَنِي ۖ

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْمُودُ الرَّبِيعُ أَنَّ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الدَّهْشَارِيِّ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

محمود بن ربعی کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انھوں نے عتبان بن مالک سے کی تھی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربعی نے خبر دی۔ آپ قبیلہ بنی عدی کے عمر رسیدہ بزرگوں میں تھے اور آپ کے والد بدر بن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (آپ نے بیان کیا کہ) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدام بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا تھا آپ بدر کے معرکے میں شریک تھے اور عبداللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کے مامول تھے۔

۱۱۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ان کے دو چچاؤں، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارع (کاشت کرنے والے) سے (محموس اور عرب میں مروج طریقوں سے) اجرت لینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہا لیکن اجرت (لگان) لیتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہاں، رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی۔

۱۱۸۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمن نے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن ابی لہی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دافع بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

۱۱۹۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی، انھیں مسور بن محرز رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عروہ بن عوف

خُصِمَ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَوَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَهَذَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ الْكَبَرُ تَبِي عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَمَرَ اسْتَعْمَلَ قَدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ وَهُوَ خَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَمِيرَ وَكَانَا شَهِيدَ بَدْرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ يَا سَالِمُ فَتَكْرِيفُهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ أَنَّ رَافِعًا كَثُرَ عَلَى تَفْسِيرِ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَافِعَةَ مِثْلَ رَافِعِ بْنِ الْكَفَّارِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُبْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ مِثْلَ الشُّبَيْرِ أَنَّ الْيَسُودَ بْنَ مَحْزَرٍ مَثَلِ

لہ معصوم ہے کہ کاشتکار زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھیں کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے مخصوص کر لیتا تھا اور باقی کی سپردوار کاشتکار کو مل جاتی تھی۔ اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے تو ان معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے، یعنی لگان، تو ان معصوم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، اسی طرح اس باب کے ان معاملات سے بھی منع نہیں کیا جو انصاف پر مبنی ہوں۔ تو رافع رضی اللہ عنہ جو منافعت کو بالکل عام رکھتے ہیں۔ گویا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معصوم پر نوٹ گذر چکا ہے۔

رضی اللہ عنہ، جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، (نے بیان کیا کہ) اُن حضورؐ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیرہ لانے کے لیے بھیجا، انھوں نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے (جزیرہ کا) حب انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے فجر کی نماز اُن حضورؐ کے ساتھ پڑھی مسجد نبوی میں، اُن حضورؐ جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام انصار آپ کے سامنے آئے، اُن حضورؐ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آئے ہیں، انھوں نے عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو اور جس سے تمہیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو، خدا گواہ ہے کہ مجھے تمہارے متعلق محتاجی سے ڈرتی ہوں، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر پہلوں کی طرح اس کے لیے منافست کر دے گا اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تمہیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔

۱۱۹۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انھیں نظر آجاتا)، لیکن جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نکلنے والے سانپ کے مارنے سے منع کیا تھا تو آپ نے بھی اسے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۱۹۲۔ مجھ سے ابیہم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قیس نے حدیث کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے چند افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کی کہ آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں۔ ہم ایسے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں (جو بدر کی قید سے آزادی حاصل کرنے کے لیے انھیں ادا کرنا پڑتا) لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا، خدا گواہ، ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

اخْبَرَنَا أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ لِنَبِيِّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا مَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بَابِي بِحَزِينِ تَخَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عَبِيدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقِيَادِهِمْ أَبِي عَبِيدَةَ فَأَوَّاخُوا صَدَقَةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَشْتَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عَبِيدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ فَأَلَوْ أَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَشْرَوْا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّهُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَهْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي وَأَخْشَى أَنْ تُسَبِّطَ عَلَيْكُمُ الدِّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِنُوا كَمَا تَنَّا فُتِنُوا وَتَهْلِكُ كَمَا أَهْلَكُوهُمْ:

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَادَتْهُ أَبُو لَيْثَانَ الْبَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتٍ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا:

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بِنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْنُنَا فَلَنَقُولَ لِبَنِي أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءً قَالَ وَاللَّهِ لَتَدْنُونَّ مِنْهُ دِرْهَمًا:

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ثِيَابُ السُّحَّاقِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهِبٍ عَنْ عَمِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثَمَّ الْخُبَرَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ الْخُبَرَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُقَدَّادِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْكُذِّبِيِّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مَعَ شَيْءٍ مِنْ رَأْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا آتَيْتَ ابْنَ لَقِيَّةَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَخَذْتَنَا فَضَمَّ بِي إِحْدَى يَدَيْهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَمْ ذَمَّ بِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اسْتَنْتُ بِهِ أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيْهَا ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ كَلِمَةَ الشَّيْءِ قَالَ :

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الشَّيْبِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ مَبْدُورٌ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنْ نَظَرَ بَنُ مَسْعُودٍ فَوَحْدَهُ فَإِنْ ضَمَّكَ ابْنُ عَفْرَاءَ حَتَّى يَبْدَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سَلِمَنْ هَذَا كَذَا قَاتَلَهَا أَنَسُ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ ضَوَّقَ

۱۱۹۳۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے، ان سے عبد اللہ بن عدی نے اور ان سے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے، حم۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم بن شہاب) کے واسطے سے بیان کیا، انھیں عطاء بن یزید لیشی ثم الحجد علی نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عدی بن خیاری نے خبر دی اور انھیں مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے، آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرتے والوں میں تھے، انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر کسی موقع پر میری مدد بھیج کر کسی کا فرسے ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد مجھ پر بھی اسے قتل کر دینا چاہیے؟ ان حضوڑ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے، اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ ان حضوڑ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمھارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمھارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۱۱۹۴۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ آئے گا کہ ابوجہل کے ساتھ کیا ہوا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے روانہ ہوئے اور دیکھا کہ غفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہونے والی ہے، انھوں نے پوچھا، ابوجہل تمہی ہو؟ ابن علی نے بیان کیا کہ سلیمان نے اسی طرح بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا،



کیا تھی ابوجہل ہو؟ اس پر اس نے کہا، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ہوگا جسے تم نے آج قتل کر دیا ہے؟ میدان نے بیان کیا کہ کیا اس نے یوں کہا ”جیسے اس کی قوم نے قتل کر دیا ہے“ کہیا اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا، کہا کہ ابوجہل نے میان کیا کہ ابوجہل نے کہا، کاش! ایک کسان کے سوا مجھے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

رَحْبٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سَكِينٌ أَوْ قَالَ  
ثَنَّةٌ قَوْمُهُ قَالَ مَالِ  
أَبُو جَهْلٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ  
فَلَوْ غَيْرُ أَكْثَرٍ  
وَتَكَلَّمَ

۱۱۹۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بنہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں ساتھ لے کر سہارے انصار بھاٹیوں کے یہاں چلے پھر ساری ملاقات دھساح انصاری اصحاب سے ہوئی جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہر سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں اصحاب عروہ بن ساعدہ اور معمر بن عدی رضی اللہ عنہما۔

۱۱۹۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا (جو انھیں بیت المال سے ملتا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں انھیں (بدری صحابہ کو) ان اصحاب پر فضیلت دوں گا جو ان کے بعد امیان لائے ہیں۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَدَّ ثَنِي ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ  
لَمَّا تُوُفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ يَا بَكْرُ بْنُ أَنْطَلَقٍ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا  
مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَيْنِ مَلَاحِظَ شَعْرًا  
مَدَامَا أَخَذَتْ عُمُودَا بَنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا  
عُورَةُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْرُ بْنُ عَدِيٍّ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ  
مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ  
كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِ مِائَتَ خَمْسَةِ أَلْفٍ  
خَمْسَةَ أَلْفٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضِيلَتَكُمْ  
عَلَى مَنْ بَعَدَهُمْ

۱۱۹۷۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں محمد بن حمیر نے، ان سے لان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطور کی تلاوت کر رہے تھے یہ پہلا موقع تھا جب ایمان میرے دل کو لگا تھا۔ اور زہری سے روایت ہے، ان سے محمد بن جریر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جریر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا، اگر مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے اور ان (بدر کے) قیدیوں کے جیسے سفارش کرتے تو میں انھیں ان کے کہنے سے چھوڑ دیتا اور لیث نے یہ بھی کہ واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے کہ پہلا فتنہ جب برپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا، تو اس نے اصحاب بدر

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ السَّمْعَانِيُّ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُنْصَوِّرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ  
بِالطُّورِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَدَ الْإِيمَانُ فِي  
قُلُوبِي وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ  
مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فِي أُسَارِي مَدَارٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَبْدِ بَنِي حَيٍّ  
نَحْمَ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ الْقَتْلَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهْ وَ  
قَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتْ  
لِفِتْنَةِ الْوَلِيِّ تَعْنِي مَقْتَلُ عُثْمَانَ فَكُلُّ تَبَقٍّ مِنْ

أَصْحَابُ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ لِعَنَى الْخُرَافَةِ  
فَلَمْ تَلْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَمَلِ يُبَيِّتُ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ  
الثَّالِثَةُ كُلُّكُمْ فَكَرَعْتُمْ وَلِلَّائِيسِ طَبَاخٌ

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُتَمَّالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ الشَّامِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُبِيَّزٍ قَالَ  
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ مَوْلَى  
الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ  
وَقَّاصٍ وَعُصَيْدًا أَنَّ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ قَاتِلْتُ  
أَنَا وَأُمُّ مُسَيْطَجٍ فَعَثَرْتُ أُمَّ مُسَيْطَجٍ فِي  
مِرْطَحِيهَا فَقَاتَلَتْ نَعْسَ مُسَطَّحٍ فَقُلْتُ بَشَى مَا  
قُلْتُ لِنُسَيْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ شَهِيدَ بَدْرٍ فَذَا كَرَّ  
حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا بُرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُنْكَدَمٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَوْسَى بْنِ  
عُقْبَةَ عَنْ ابْنِ شَيْخَابٍ قَالَ هَذِهِ صَعَائِزُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ  
يُلْقِيهِمْ هَلْ وَحَدَّثَهُ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا  
قَالَ مَوْسَى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِعٌ  
أَصْحَابُ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَوْا نَاسًا مَوَاتًا قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَاءَ  
لَمَّا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِحَبِيبِهِ  
مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْنٌ ضَرْبٍ  
لَمْ يَسْتَهْلِكْ أَحَدًا وَتَمَاتُوا رَحِمَهُ  
وَكَانَ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ  
قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَمْتُ سَهْمًا لَهَا فَيَا كَانُوا  
مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ

میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر جب دوسرا فتنہ برپا ہوا یعنی حوہ کا،  
تو اس نے اصحابِ ہدیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا  
ہوا تو اپنے ساتھ لوگوں کی تمام عقل و خوبی لیتا گیا۔

۱۱۹۸۔ ہم سے حجاج بن متمال نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن  
شامی نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن مبیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ  
بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ (افک) کے متعلق سنا، ان حضرات میں سے  
ہر ایک نے مجھ سے اس واقعہ کا کوئی ایک حصہ بیان کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے بیان کیا تھا کہ میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا جابریہ تھے کہ ام مسطح  
رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر پھسل پڑیں اس پر ان کی زبان سے نکلا،  
مسطح کا بڑا ہوا، میں نے کہا، آپ نے اچھی بات نہیں کہی، ایک ایسے شخص  
کو آپ بڑا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھر انھوں نے افک  
تہمت (کا واقعہ بیان کیا۔

۱۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن قلیح  
بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے  
ابن شہاب نے بیان کیا اور غزوات کی کچھ تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہ  
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان تھا۔ پھر انھوں نے حدیث  
بیان کی کہ جب (بدر کے) کفار مقتولین کنوئیں میں ڈالے جانے لگے تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں مخاطب کر کے کیا تم نے اس چیز  
کو حق پایا جس کا تم سے تمھارے رب نے وعدہ کیا تھا رسولی نے بیان کیا،  
ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس  
پر حضور اکرم کے چند اصحاب نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو  
آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں، ان حضور نے فرمایا، جو کچھ میں نے ان  
سے کہا ہے، اسے خود تم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریق پر نہیں سنا ہوگا،  
ابو عبد اللہ نے کہا کہ قریش (صحابہ) کے جتنے افراد بدر میں شریک ہوئے تھے  
اور جن کا حصہ بھی (اس کی غنیمت میں) لگا تھا، ان کی تعداد اکیاشی تھی۔ عروہ بن  
زبیر بیان کیا کرتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے (ان مہاجرین  
کے حصے) تقسیم کئے تھے اور ان کی تعداد سو تھی۔ اور زیادہ وہ بزرگمذہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ملے (مکمل صفحہ پر)

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ  
مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ  
ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لَتَمَّهَا جَرِيْنٌ بِمِائَةِ سَهْمٍ

بِأَنَّهُ تَسْمِيَةٌ مِّنْ سَمِيِّ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي  
الْحَبَامِجِ النَّدَى وَضَعَهُ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى  
حُرُوفِ الْمُحَجِّمِ

النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيَّاسُ بْنُ الْكَيْبِ - بِلَالُ بْنُ  
رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ - حَمْرَةُ بْنُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ - حَالِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَنَةَ  
حَكِيْفُ الْقُرَشِيِّ - أَبُو حَذَفَةَ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ  
رَبِيعَةَ الْقُرَشِيِّ - حَارِثَةُ بْنُ الدَّبِيْعِ الْكُصَايِيُّ  
قَتْلُ يَوْمَ بَدْرٍ وَحَارِثَةُ بْنُ سَدَاةَ كَانَ  
فِي النَّظَارَةِ - حَبِيبُ بْنُ عَدِيٍّ الْكُصَايِيُّ -  
خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ  
ابْنُ سَرِيعٍ الْكُصَايِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ  
الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْكُصَايِيُّ - الزُّبَيْرُ  
بْنُ الْعَدَاةِ الْقُرَشِيُّ - زَيْدُ بْنُ سَهْمٍ -  
أَبُو طَلْحَةَ الْكُصَايِيُّ - أَبُو زَيْدٍ الْكُصَايِيُّ -  
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ السُّهْرِيُّ - سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ  
الْقُرَشِيُّ - سَهْلُ بْنُ حَكِيْفٍ الْكُصَايِيُّ -  
ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ الْكُصَايِيُّ وَآخَرُهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمُبْدِيُّ  
الْقُرَشِيُّ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ السُّهْرِيُّ -  
عُبَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدِيُّ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۲۰۰۔ یہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی  
انھیں معمر نے، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان کے  
زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کے موقع پر مہاجرین کے سو حصے تھے۔

۴۸۰۔ بہتر ترتیب حروف تہجی، ان اصحاب کے اسماء گرامی  
جنھوں نے بدر کی جنگ میں شرکت کی تھی۔

اور جنھیں ابو عبد اللہ (امام بخاری) اس جامع میں ذکر کرتا ہے،  
جس کی اس نے ترتیب دی ہے (یعنی یہی صحیح بخاری) :-

(۱) النبی محمد بن عبد اللہ الهاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن  
بکر رضی اللہ عنہ (۳) ابوبکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ کے مولا بلال  
بن رباح رضی اللہ عنہ (۴) حمزہ بن عبد المطلب الهاشمی رضی اللہ  
عنہ (۵) قریش کے حلیف حالم بن ابی بلتہ رضی اللہ عنہ -

(۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ (۷) حارثہ بن ربیع  
انصاری رضی اللہ عنہ، آپ نے بدر کی جنگ میں شہادت پائی تھی آپ  
کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ جنگ کے میدان میں صرف  
تماشا کی حیثیت سے آئے تھے، کم عمری کی وجہ سے، لیکن  
بدر کے میدان میں ہی آپ کے ایک تیر کفار کی طرف سے اگر لگا  
اور اس سے آپ نے شہادت پائی - (۸) حبیب بن عدی

انصاری رضی اللہ عنہ (۹) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ -  
(۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۱۱) رفاعہ بن عبد المنذر  
لبا انصاری رضی اللہ عنہ (۱۲) زبیر بن العوام القرشی رضی اللہ عنہ -

(۱۳) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ (۱۴) ابوزید انصاری  
رضی اللہ عنہ (۱۵) سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ (۱۶) سعد بن  
خولہ القرشی رضی اللہ عنہ (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی

رضی اللہ عنہ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ (۱۹) ظہیر  
بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۲۰) اور ان کے بھائی و منظر رضی  
اللہ عنہ - (۲۱) عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ

(مستقل صفحہ) سلمہ حضرت علی، زبیر، طلحہ، سعد اور سعید رضی اللہ عنہم، اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زندہ  
رہے ہیں۔ اس لیے بعض محدثین نے لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی مددگار باقی نہیں رہا تھا، صحیح نہیں ہے لیکن غالباً راوی کی مراد یہ ہے کہ  
یہ قدر جس نبی پر اٹھا تھا، ابھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ تمام اکابر بدر میں اس دنیا سے رخصت کر چکے تھے۔ یا پھر اکثریت پر کل حکم لگایا ہو۔

بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ - عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ  
الْقُرَشِيُّ - عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ - عُمَانُ  
بْنُ عَمَّانٍ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ ابْنِ صُلَيْ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِهِ وَ  
خَوْبَةُ بَنِي سَهْمٍ - عَلَى ابْنِ أَبِي  
طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ - عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ  
حَلِيفُ بَنِي عَاجِرٍ لُؤَيٍّ - عُقْدَةُ بْنُ  
عَمْرِو الْاَنْصَارِيِّ - عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ  
الْعَنْزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ  
عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ -  
عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ  
قَتَادَةُ بْنُ مَطْعُونٍ قَتَادَةُ ابْنُ  
الْعُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ - مَعَاذُ بْنُ عَمْرِو  
الْجُمُوحِ - مَعُوذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاحُوذُ  
مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو اَسِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ  
مُرَاسَةُ ابْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيُّ  
مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ مَسْطَعُ  
بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ  
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ - مَيْتَادُ بْنُ عَمْرِو  
الْكَنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ - هِلَالُ بْنُ أَبِي  
اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

**باب ۱۷** حَدِيثُ سَبِيِّ النَّبِيِّ

وَمَخْرَجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَيْهِمْ فِي بَيْتِ الرَّحْلَيْنِ وَمَا أَدْوَمَ  
الْعَذْرُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲) عبد اللہ بن مسعود البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۳) عتبہ بن مسعود  
البہذلی رضی اللہ عنہ (۲۴) عبد الرحمن بن عوف الزہری  
رضی اللہ عنہ (۲۵) عبیدہ بن حارث القرشی رضی اللہ عنہ -  
(۲۶) عبادہ بن الصامت النضاری رضی اللہ عنہ (۲۷) عمر بن  
خطاب العدوی رضی اللہ عنہ (۲۸) عثمان بن عفان القرشی  
رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی،  
جو آپ کے گھر میں تھیں، کی تیار داری کے لیے مدینہ منورہ میں ہی  
چھوڑا تھا، لیکن بدر کی غنیمت میں آپ کا بھی حصہ لگایا تھا (۲۹) علی  
بن ابی طالب البہاشمی رضی اللہ عنہ (۳۰) بنی عامر بن لوی کے حلیف  
عمر بن عوف رضی اللہ عنہ (۳۱) عقبہ بن عمرو النضاری رضی اللہ عنہ  
(۳۲) عامر بن ربیع العنزہ رضی اللہ عنہ (۳۳) عاصم بن ثابت  
النضاری رضی اللہ عنہ (۳۴) عویم بن ساعدہ النضاری رضی  
اللہ عنہ (۳۵) عتبہ بن مالک النضاری رضی اللہ عنہ (۳۶) قتادہ  
بن مطعون رضی اللہ عنہ (۳۷) قتادہ بن لعمان انصاری رضی  
اللہ عنہ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ (۳۹) معوذ  
بن عفرہ رضی اللہ عنہ (۴۰) اوران کے بھائی عوف رضی اللہ  
عنہ - (۴۱) مالک بن ربیع البہاشمی النضاری رضی اللہ عنہ -  
(۴۲) مرارہ بن ربیع النضاری رضی اللہ عنہ (۴۳) معن بن عدی النضاری  
رضی اللہ عنہ (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن  
عبد مناف رضی اللہ عنہ (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی رضی  
اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) اور ہلال بن ابی امیہ النضاری  
رضی اللہ عنہ ورضوان اللہ علیہم اجمعین -

۴۸۱ - بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو مسلمانوں کی دیت کے سلسلے  
میں ان کے پاس جانا اور حضور اکرم کے ساتھ ان کا خلاف معاہدہ  
طرز عمل، زہری نے عروہ کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن نضیر

سے بنو نضیر اور بنو قریظہ یہودیوں کے مدینہ میں دوڑے قبیلے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی مذہک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن عذرا اور بدعہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرز عمل رہا۔ اس  
لیے آل حضور نے ان کی بدعہدلیوں سے تنگ آکر انھیں ربیع، تیماد اور وادی النقری کی طرف حلاً وطن کر دیا تھا۔

غزوہ بدر کے چھ مہینے بعد اور غزوہ احد سے پہلے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ ہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے گھروں سے نکالا اور یہ (جزیرہ عرب سے) ان کی پہلی جلا وطنی ہے۔“ ابن اسحاق کی تحقیق میں یہ غزوہ، غزوہ بدر موتہ اور غزوہ احد کے بعد ہوا ہے۔

۱۲۰۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر سے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (معاہدہ کے خلاف کر کے) لڑائی مول لی۔ اس لیے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا۔ اور اس طرح ان پر احسان کیا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف لعین بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے، کیونکہ وہ آل حضور کی پناہ میں آگئے تھے، اس لیے آپ نے انھیں پناہ دی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ جعفر اکرم نے مزینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنو قریظہ کو بھی جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہودی بنی حارثہ کو بھی اور مزینہ کے تمام یہودیوں کو۔

۱۲۰۲۔ محمد سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عرواض نے خبر دی، انھیں ابوشمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا ”سورہ حشر، تو آپ نے فرمایا کہ اسے ”سورہ نضیر“ کہو، کیونکہ یہ سورت بنو نضیر کے ہی بارے میں نازل ہوئی، اس روایت کی متابعت مہشیم نے ابوشمر کے واسطے سے کی ہے۔

۱۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ انصاری صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے تاکہ اس کا پھل آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح عطا

فَإِنَّ الذُّهْرِيَّ عَنْ عَمْرِوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتْرَةٍ أَشْهَرِ مَبْنًى وَ كَعْبَةُ بَدْرٌ قَبْلَ أُحُدٍ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحُمْرِ وَ جَعَلَ ابْنَ إِسْحَاقَ يَجِدُ بَنِي مَعُونَةَ وَ أَحِبَّ -

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ قُرَيْظَةَ فَأَحْبَلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْدَقُوا قُرَيْظَةَ وَ قَاتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رَجُلَهُمْ وَ قَتَلَ نِسَاءَهُمْ وَ أَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لِحَقُّوهُمُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَتَهُمْ وَ أَسْلَمُوا وَ أَحْبَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَ هُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَ يَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَ كُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ -

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْيَسْرُ بْنُ مَدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَازَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحُسْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ مَا بَعْدَ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ -

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يُعْبَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيرَ فَكَانَ يَجِدُ ذَلِكَ

فرمائی تو آنحضرتؐ ان کے چہل واپس فرما دیا کرتے تھے۔

۱۲۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلواد میں تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بوریہ میں تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنھیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے"۔

۱۲۰۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی انھیں جویر بن اسماعیل نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلواد میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا، (ترجمہ) "بنو نضیر (قریش) کے شریفوں نے بڑی آسانی کے ساتھ بڑا شت کر لی، مقام بوریہ کی وہ آگ جو پھیل رہی تھی، بیان کیا کہ پھر اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا۔ "خدا کرے کہ مدینہ میں ہمیشہ یوں ہی آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف سے بھی جہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں، یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں، جنھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہم میں سے کون اس مقام بوریہ سے دور ہے دوسرا اس آگ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے، اور جنھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی سرزمین کو نقصان پہنچتا ہے۔"

۱۲۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں مالک بن ادس بن حذثان نصری نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تھا (وہ ابھی امیر المؤمنین کی خدمت میں موجود تھے کہ) امیر المؤمنین کے حاجت رفا آئے اور عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ان کے آگے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں، انھیں اندر بلاؤ۔ مخدومی در بعد رفا پھر آئے اور عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی اجازت چاہتے ہیں، کیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں (انھیں بھی اندر بلاؤ) جب یہ دونوں حضرات اندر تشریف لائے

بَرَدٌ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْلًا بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَذَلَّتْ مَا قَطَعَتْ ثُمَّ مِنَ الْبَيْدَةِ وَأَوْدَكْتُمُوهَا فَأُثِمَتْ عَلَى أُمُومِلَاحَ فَبَاذَنَ اللَّهُ۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مَخْلًا بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَمَّا بَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ۔

وَهَٰذَا عَلَى سَرَاةٍ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ يَا لِمَوْنَةٍ مُسْتَظْفِرٍ قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سَفِينٍ بْنُ الْحَارِثِ أَدَا أَمْرَ اللَّهِ ذَٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ وَحَدَّثَنِي تَوَاجِهُمَا السَّعِيدُ سَلَخَلَمُ أَبَا مِنْهَا بَنَدَةً۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ الْحَدَّادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ حَاجَهُ حَاجِبُهُ مِرْدًا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَاذْخُلْهُمْ فَلَيْتَ قَلِيلًا ثُمَّ حَاجَهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُبَاسٍ وَعَلِيٍّ بَيْنَهُمَا إِذْ ذُنُوقًا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ احْضُرِي بَيْنِي وَبَيْنَ هَٰذَا وَهَٰمَا عَيْنُكَمَا فِي الدِّيَارِ

أَفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَأَسْتَبَّ عَلَى وَعَبَّاسٌ فَقَالَ  
 الرَّهْطُ يَا مِيرَاثُ الْمُؤْمِنِينَ أَفْنِ بَيْنَهُمَا وَ  
 أَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ عُمَرُ  
 إِنِّي عَبْدٌ ذَا نَسْأَةٍ يَا لِلَّهِ الْبَذَى بِأَذْنِهِ  
 نَقَوْهُمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ نَعْلَمُونَ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
 نُؤَدِّتُ مَا تَرَكْنَا مَدَقَّةَ شِدْيَدٍ بِذَلِكَ نَفْسُهُ  
 قَالُوا فَتَدَا قَالَ ذَلِكُ مَا قَبِلَ عُمَرُ عَلَى  
 عَبَّاسٍ وَعَلَى فَقَالَ أَنشُرْ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ  
 تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَتَدَا قَالَ ذَلِكُ فَتَدَا تَخَمَّ قَالَ فَافِي  
 أَحَدٍ تَكُ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ  
 كَانَ لَخَصَّ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي هَذَا الْفَيْ بَشَى لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ  
 فَقَالَ حَبْلٌ ذِكْرُهُ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى  
 رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَذْجَفَتْهُ عَلَيْهِ مِنْ  
 خَيْلٍ وَلَا رِصَابٍ إِلَى قَوْلِهِ فَتَدَا  
 فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا  
 اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا أَسْتَأْذِنُهَا  
 عَلَيْكُمْ لَعَنَهُ أَغْطَاكُمْ مَوَاهَا وَقَسَمَهَا  
 فَبَيْنَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا  
 فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُبْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ فَفَقَدَ سَتَرَهُمْ مِنْ  
 هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَا خُدَا مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ  
 فَيَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ ذَلِكُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ  
 تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المؤمنین! میرا اور ان کا (صلی اللہ علیہ وسلم) فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا اس جائداد کے بارے میں اختلاف تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ بنو نضیر سے فیکہ کے طور پر دیا تھا۔ اس موقع پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین نے عرض کی کہ امیر المؤمنین! آپ دونوں حضرات کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں حضرات کا کوئی ٹھکڑا باقی نہ رہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلدی نہ کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کے واسطے سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہم (انبیاء کی وراثت) تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے آل حضور کی مراد خود اپنی ذات سے تھی حاضرین نے کہا کہ جی ہاں، آل حضور نے یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضرت نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں حضرات نے بھی جواب اثبات میں دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں آپ حضرات سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فی میں سے (جو بنو نضیر سے ملی تھی) ایک خصوصیت کے ساتھ عنایت کیا تھا جس میں آپ کے سوا اور کسی کی شرکت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ ”بنو نضیر کے اموال سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے یعنی جنگ نہیں ہوئی تھی (اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”قدیر“ تک۔ تو یہاں خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا، لیکن خدا گواہ ہے کہ آل حضور نے تجسب منظر انداز کر کے اپنے لیے اسے مخصوص نہیں کیا تھا، انتم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی، پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس فی میں سے یہ جائداد پڑ گئی تھی پس آپ اپنی اولاد کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے دیتے تھے، اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔

(یعنی رفقاء عام) اور اجتماعی ضرورتوں میں) اُن حضوروں نے اپنی زندگی میں یہ جائداد انھیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اُن حضوروں کا جانشین بنایا گیا ہے، اس لیے آپ نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انھیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں اُن حضوروں کو خرچ کرنے تھے اور آپ حضرات یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طرز عمل اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھالیا، اس لیے میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین بنایا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس جائداد پر اپنی امارت کے دو ساول سے قاضی ہوں اور اسے انھیں مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں اُن حضوروں صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے، آپ دونوں ایک ہی میں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے، آپ کی مراد عباس رضی اللہ عنہ سے تھی، تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ ”ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ ہمدرد ہے۔“ پھر جب میرے سامنے یہ بات آئی کہ وہ جائداد میں آپ دونوں حضرات کو دے دوں (تاکہ آپ اس کا انتظام کریں اور ان مصارف میں خرچ کریں جس میں وہ خرچ ہوتی آئی ہے، ملکیت کے طور پر نہیں) تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ جائداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں، آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ اُن حضوروں نے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خود میں نے جب سے میں والی بنا ہوں، اس جائداد کے معاملہ میں کس طرز عمل کو اختیار کیا ہے۔ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْنَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتَحَنَ حَيْثُ تَمْتَحَنُ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذَكَّرَانِ أَيْتَ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ نَصَادِقٌ بَارَكُ وَاسْتَبَدَّ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ مَكْرَهٍ فَقَبَضْنَاهُ سَنَكُنَّ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارَكُ وَاسْتَبَدَّ ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْنَا فِي كَلَامٍ كَمَا وَكَلِمَتُكُمْ وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ فِجْثَتْنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَا تَرَكَتُمْ فَلَمَّا مَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَذْ فَعَمِلُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنَّ شِئْنًا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ صَاحِبًا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَنَّ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمِلْتُ فِيهِ مَذْذُ لَيْتٌ وَارْتَفَلَ تَكَلِّمًا فِي فَقُلْتُ مَا أَذْ فَعَمِلُ إِلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمْ أَمْ فَتَلْتَمِيسَانِ مِنِّي فَصَاءَ عَنِّي ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِيَدِهِ مَقْدُومُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَوْ أَقْضَيْتُ فِيهِ بِقَضَائِهِ عَنِّي ذَلِكَ حَتَّى تَقْضَوْهُ



آپ لوگ گفتگو نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ اسی شرط پر وہ جائداد ہمارے حوالے کر دیں جتنا کچھ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا، کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کر دانا چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا! اگر آپ لوگ بشرط کے مطابق اس کے انتظام و انصرام سے، عاجز ہیں تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجیے میں خود اس کے انتظامات کر لوں گا۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زہیر سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہرہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ آل حضورؐ کی ازدواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (جب وہ خلیفہ ہوئے) اور ان سے مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے ملنے چاہئیں لیکن میں نے انھیں روکا اور ان سے کہا، تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا ان حضورؐ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں تقسیم ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، ان حضورؐ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا، النبی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے دسابق کی طرح ان کی ضروریات کے لیے ملتا رہے گا جب میں نے ازدواج مطہرات کو حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنی رائے بدل دی عروہ نے بیان کیا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پیٹے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آل حضورؐ۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انھیں مصارف میں آپ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں لگایا تھا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں رہا۔ یہ دونوں حضرات اس کا انتظام و انصرام نوبت بنوبت کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ صدقہ جناب زید بن حسن کے انتظام میں آ گیا تھا۔ اور یہی حق ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا۔

السَّاعَةِ فَإِنَّ عَجْزَنَا عَنَّا فَأَوْفَعْنَا إِلَى قَاتَا  
الْكُفْيَلِكَمَا قَالَ فَخَدَّتْ هَذَا الْعَصَابُ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مَدَقَ مَا لَيْتُ  
بُنْ آدُسٍ أَنَا سَمِعْتُ قَاتِسْتَنَا زَوْجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَوَلَّى أَرْسَلُ  
أَنْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عُمَانُ إِلَى أَبِي مَكْرٍ يَنْتَفِئُ تَمْنُنُ  
مِثْلًا فَأَوْفَعْنَا عَجْزًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا دُدُّهُنَّ  
فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ  
أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ  
لَا تَوَرَّثُوا مَا شَرَكْنَا مَدَقَةً  
يُزِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا  
يَأْكُلُ الْإِلَهِ حُمَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْكَمَالِ فَأَمَّا  
أَرْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُمُنَّ قَالَ  
فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِبَيْدِ  
عَبِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عِيًّا شَأْنًا فَعَلَبَهُ  
عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِبَيْدِ حَسَنِ  
بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ حُسَيْنِ بْنِ  
عَبِيٍّ ثُمَّ بِبَيْدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ  
وَحَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هُمَا  
كَانَا يَتَنَادَا وَلَا يَمْنَعَا ثُمَّ بِبَيْدِ  
ابْنِ حَسَنِ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَقًّا ۝

لے یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ اور پہلے بھی نوٹ میں اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جو کچھ بھی فدک کی اس جائداد (یعنی آگے)

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اِبْنِ أَبِي عَرُوفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعِيَّاسُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَسَا يَدَيْهِمَا أَرْمَدَا مِنْ فَنَاءٍ لَهُ وَسَمِعَهُ مِنْ حَبِيبٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزْنِي مَا شَرَكْنَا مِنْهُ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا السَّالِ وَاللَّهُ لَقَرَامَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي -

باب ۸۲ قتلِ کعب بنِ الاشرف

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكُفُّ ابْنَ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ كَانَ أَدَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ يَأْخُذُ بِاللَّهِ أَنْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَإِنَّ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنِي عَنْهُ فَدَعَا نَا دَا فِي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَ أَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلِكَنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّجَعْنَا مِنْهُ نَحْبُ أَنْ نَدْعُهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَمْرٍ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَ قَدْ

۱۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام اور عباس رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین جو خدک میں تھی اور جو خیر میں آپ کو حصہ ملا تھا اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ البتہ اہل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جائداد میں سے حصہ ضرور ملتا رہے گا (حسب سابق) اور خدا گواہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ساتھ عمدہ معاملہ، خود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن معاملت سے مجھے زیادہ عزیز ہے

۸۲۔ کعب بن اشرف کا قتل

۱۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے حضورؐ نے اثبات میں جواب دیا، انھوں نے عرض کی، پھر انھوں نے مجھے اجازت عنایت فرمائی کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کر دوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں! آپ حضورؐ نے انھیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) مبارک کی طرف تھا، ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے، اس لیے میں تم سے حق لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھنا، خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے!

(بقیہ صفحہ) اگے ہمارے یہ اختلاف تھا وہ صرف اس بات کا تھا کہ اس کی نگرانی کون کرے اور اس صدقہ کا متولی کون ہو۔ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر پہلے کچھ غلط بھی رہی بھی ہوگی تو وہ آپ حضورؐ کی اس حدیث کے سب حضرات کو معلوم ہو جانے کے بعد کہ انبیاء کی میراث تقسیم نہیں ہوتی دور ہوئی تھی۔ فقہ حنفی میں یہ جزئیہ ملتا ہے کہ جب تک خیانت ظاہر نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ وقف کے متولی واقف ہی کی اولاد میں سے ہوں۔

محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لیے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا ارتکاب کس کس کو ملتا ہے، انہیں چھوڑنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق یا دروی نے بیان کیا کہ دو وسق قرض لینے آیا ہوں۔ اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن انشرف نے کہا، ہاں، (میں قرض دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن) میرے یہاں کچھ رہن رکھ دو، انھوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انھوں نے کہا کہ تم عرب کے غولصورت ترین فرد ہو، ہم تمھارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انھوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انھیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا، یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمھارے پاس "دائمہ" رہن رکھ سکتے ہیں، بسفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابوناثر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن انشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انھوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بہری سنے کہا۔ کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلم اور میرا بھائی ابوناثر ہے۔ عمرو کے سوا دوسرے راوی اسے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلم اور میرے رضاعی بھائی ابو ناثر ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لیے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ اندر گئے تو آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ بسفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا راوی نے، ابوبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر نام بتائے تھے عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انھیں یہ ہدایت

أَمْ ذَا أَنْ تَسْلِفَنَا وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌ عَنْ عَمْرِوَةَ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لِمَ فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَسَايَ فِيهِ وَسُقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ أَمْ هُنُوْنِي قَالُوا أَيْ سَنِي سُرَيْدُ قَالَ أَرْهَنُوْنِي نِسَاءً كَعَمْرُو قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ نِسَاءً نَا وَأَنْتَ أَحْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَأَرْهَنُوْنِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ تَرْهَنُكَ أَبْنَاءُ نَا فَخَسِبَ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهْنٌ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَنِّيْنَا وَبَلَّتَا نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ قَالَ سَفِينٌ بَعِيْنِي السِّلَاحَ فَنَوَاعِدُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَاءٌ لَمِيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَابِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّمَاحَةِ فَدَعَا هُمُ إِلَى الْهَيْصِ مَنَزَلٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ أَمْدَأْتَهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَ أَخِي أَبُو نَابِلَةَ وَقَالَ عَمْرُو عَمْرُو قَالَتْ أَسْمُهُمْ صَوْنًا كَعْبًا نَهْ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِي أَبُو نَابِلَةَ إِنَّ الْكُرَيْمَ لَوُدِيَ إِلَى طَلْعَةِ بَلْبَلٍ تَحْتَ حَابٍ قَالَ وَبِيْذِ حِلِّ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ بِسَفِينٍ سَنَّا هُمُ عَمْرُو قَالَ سَنِي بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرُو وَجَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ وَقَالَ عَمْرُو عَمْرُو أَبُو عَبْسِ بْنِ حَبْرٍ وَالْهَرِثُ بْنُ أَدِيْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ يَشْرٍ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بَرَجَلَيْنِ فَقَالَ

کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (مرکے) اپنے ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا جب بھتیں اذانہ ہو جائے گی میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھ لیا گیا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں مٹی ہوتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمھارے سر سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا اور آل حفصہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی (حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

۴۸۳۔ ابو رافع عبد اللہ بن ابی حنفیہ کا قتل

اس کا نام سلام بن ابی حنفیہ بنایا گیا ہے۔ وہ خیر میں رہتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرزمین حجاز میں اپنے ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کا قتل کعب بن اشرف کے بعد ہوا تھا۔

۱۲۰۹۔ مجوسے اسماعیل بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براد بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو ابو رافع (یہودی کے قتل) کے لیے بھیجا اور رات کے وقت اس کے گھر میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا، اس وقت وہ سو رہا تھا۔

۱۲۱۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن موسیٰ

إِذَا مَا جَاءَ فَاِتَى قَاتِلُ بَشْعِرِهِ  
فَأَسْمَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ  
اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْ رَأْسِهِ فَذُكُّوْهُ  
فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ  
أَسْمَكْتُمْ فَذَلَّ إِلَيْهِمْ مَتَوَشِّحًا  
وَهُوَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيْحُ الطَّيِّبِ  
فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَأَنِّيَوْمَ رِيْحًا  
أَمَّا أَطْيَبُ وَقَالَ عِنْدَ عَمْرٍو وَ  
قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءً أَلْعَرَبِ  
وَ أَكْثَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ  
أَنَا ذُنُوبِي إِنْ أَشْمَ رَأْسُكَ قَالَ  
فَنَسَمَهُ ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ  
قَالَ أَنَا ذُنُوبِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا  
اسْتَمَكَنْ مِنْهُ قَالَ ذُكُّوْكُمْ  
فَفَتَلُوْهُ ثُمَّ أَكْوَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبِرْ ذَكَرَهُ

۱۲۱۱۔ تَبْلَأُ رَافِعٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَفِيظِ  
وَقَالَ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْخَفِيظِ كَانَ  
يُحْبِبُهُ وَقَالَ فَاِصْبِي لَهُ بِأَمْرٍ مِنَ  
الْجَوَابِ وَقَالَ الرَّهْبِيُّ هُوَ بَعْدَ  
كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ ابْنُ تَعْرِفَةَ ثنا يَحْيَى  
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى  
أَفْرِجَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ  
مَيْتَهُ لَيْسَ دَوَاهُ فَفَتَلَهُ

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسرئیل نے، ان سے ابوسحاق نے اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ کو بھیجا اور عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابو رافع، حضور اکرم کی ایزد کے درپے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا جب اس کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے موتی لے کر واپس آچکے تھے (اپنے گھروں کو) عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں (اس کے قلعہ پر) جارہوں لیکن ہے دربان پر کوئی نذیر کا درگاہ بوجائے اور میں اور جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی فقیر، جا جت کر رہا ہو قلعہ کے تمام افراد اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے انھیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر آواز دی، خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر ٹانگ دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انھیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول لیا۔ ابو رافع کے پاس اس وقت کہا نیاں اور داستانیں بیان کی جارہی تھیں۔ وہ اپنے خاص بالا خانے میں تھا۔ جب داستان کو اس کے بیان سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لیے کھولتا تھا۔ انھیں اندر سے بند کر دیتا تھا، اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ (سوتا) تھا، مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس لیے میں نے آواز دی، یا ابا رافع! وہ بولا، کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلواریں ایک ضرب لگائی، اس وقت میں

بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
السَّيِّدِ قَالَ كَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ  
رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَ عَلَيْهِ هَمْدُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَتِيقٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ  
يُودِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِمْنٍ لَهُ بِأَرْضِ  
الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُ وَقَدْ عَزَبَتْ  
الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ تَبَرَّحَهُمْ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ لِمُصَاحِبِهِ اجْلِسُوا مَا كَانَ  
فَإِذَا مِنْطَلِقٌ وَمُتَطَفٌ لِلنَّبِيِّ اب  
لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ  
الْبَابِ ثُمَّ تَفَقَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَفْضِيهِ  
حَاجَةً وَفَتَا دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ  
النَّبِيُّ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تَرِيدُ أَنْ  
تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ  
الْبَابَ فَدَخَلَ حَتَّى كُنْتُ فُلْمًا دَخَلَ  
النَّاسُ أَعْلَى الْبَابِ ثُمَّ عَلَّقَ الدَّغَالِيَقَ  
عَلَى دَحَبٍ قَالَ فَكُنْتُ إِلَى الدَّغَالِيَقِ  
فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو  
رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِيْدَهُ وَكَانَ فِي عِلَاقِي لَدَى  
فُلْمًا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرَةَ صَعِدَتْ  
إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَعْلَقْتُ  
عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَوَّاهِي  
ثُمَّ يَخْلُصُونَ إِلَيَّ حَتَّى أَفْتَلِدَ فَأَنْتَفَيْتُ  
إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُطْلِعٍ وَاسْطُ  
عِيَالِهِ لَمْ أَذْرِ ابْنَ أَبِي هُوَ مِنَ النَّبِيِّ  
فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا أَتَاكَ هَوْنٌ  
تَحْوِ الصَّوْتِ فَأَضْرِبْهُ حَتَّى يَكُونَ بِالسَّيْفِ وَ

سبب گھرا یا ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چچا تو میں کرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے پوچھا۔ البوراء؟ یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف بڑھ کر میں نے تلوار کی ایک مزب لگائی، انھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے سپٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کیے، آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پیڈی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور اگر دروازے پر پہنچ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب دس بجے وقت، مرغ نے بانگ دی تو اسی وقت قتل کی تفصیل پر ایک لپکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل جاز کے تاجر البوراء کی موت ہو گئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے البوراء کو قتل کروا دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلا دیے تو آپ حضورؐ نے اس پر دست مبارک پھیرا۔ اور اس کی بکت سے پاؤں اتار اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوڑ آئی ہی نہیں تھی۔

أَنَا دَهْشْتُ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَنَزَحْتُ  
مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَكْتُ غَيْرَ نَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ  
الْبَيْتَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ  
فَقَالَ يَا مَلِكُ الْوَيْلُ إِنَّ رَحْبَةً فِي الْبَيْتِ  
ضَرَبَتْ بِكَ بِالسَّيْفِ قَالَ فَا ضَرْبَةً  
ضَوْبَةً أَتَخَشُّهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ  
طَبَّةَ السَّيْفِ فِي رِجْلِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي  
ظَهْرِهِ فَخَرَفَتْ أَعْيُنُ قَتْلَتُهُ فَجَعَلْتُ  
أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ يَا أَبَا رَافِعٍ حَتَّى أَتَيْتُ  
إِلَى وَرَحْبَةٍ لَنَا فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَ  
أَنَا أُرْسِي أَعْيُنُ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ  
فَوَقَعْتُ فِي السَّيْلَةِ مُخْمِرَةً فَأَنْكَسَرَتْ  
سَاقِي فَعَصَبَتْهُمَا بَعْمًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ  
حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ  
السَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتُلْتُهُ فَكَلَّمَا  
صَاحَ الدَّيْلُ قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ  
فَقَالَ أُنْعَى أَبَا رَافِعٍ ثَا جَرَّ أَهْلُ  
الْحَبَابِ مَا تَطَلَّعْتُ إِلَى أَمْعَانِي فَقُلْتُ  
النَّحَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ  
فَنُفِيتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَلَّةً ثُمَّ فَقَالَ أَلْبَسْتُ رِجْلَكَ  
فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَسَحَّهَا  
فَكَأَنَّيَا لَمْ أَشْنِكْهَا  
فَقَطَّ -

۱۲۱۱ - ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح نے حدیث بیان کی، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا  
شَرِيحٌ هُوَ ابْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي  
 نَاسٍ مَعَهُمْ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ  
 فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ امْكُثُوا  
 أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَإِنِّي نَظَرْتُ مَا لَمْ  
 تَنظُرُوا أَن أَدْخَلَ الْحِصْنَ فَتَقَدُّوا وَاحْتَارَا  
 لَهُمْ قَالَ فَنَزَعُوا بِقَبَسٍ نَظَلُّونَهُ قَالَ  
 فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرِفَ مَا لَمْ تُعْرِفْ رَأَيْتُ  
 صَافِيًا أَقْضَى حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبَ  
 الْبَابِ مَنْ أَمَّا أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ  
 خَلِيدٌ خُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ  
 ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطٍ حِمَارٍ عِنْدَ  
 بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَسَّوْا عِنْدَ أَبِي  
 رَافِعٍ وَ تَحَدَّوْا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ  
 مِنَ السَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ  
 فَلَمَّا هَدَّاتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ  
 حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَمَا بَيْتُ صَاحِبِ  
 الْبَابِ حَيْثُ وَ مَنَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي  
 كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهِ فَقَبَضْتُ بِهِ بِابِ  
 الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مَتَدَّرَ فِي الْقَوْمِ  
 أَنْطَلَقْتُ عَلَى مَهْلٍ ثُمَّ عَمِدْتُ إِلَى  
 أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَعَلَقْتُهَا عَلَيْهِمْ  
 مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ مَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ  
 فِي سَكْمٍ فَإِذَا لَبِيتُ مُظْلَمٌ كَدُّ  
 طَفِيءٍ سِرَّاحِلَةٍ فَلَمْ أَذِرْ أَيْنَ الدَّحْدُ  
 فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مِنْ هَذَا قَالَ  
 فَعَمِدْتُ فَنَوَّالِصْتُ فَأَصْرَبْتُ وَ  
 صَاحَ فَلَمْ تَعْنِ سَهْبًا قَالَ ثُمَّ حِثُّ  
 كَافِيٍّ أُغْيِثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ  
 وَ عَمِدْتُ صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أَمُحِبُّكَ لِأَمِكَ

کو چن صحابہؓ کے ساتھ ابورافعؓ (کے قتل) کے لیے بھیجا۔ یہ حضرات دروازہ  
 ہوئے۔ جب اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو عبد اللہ بن عتیکؓ رضی اللہ  
 عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہر جائیں، پہلے میں جاتا  
 ہوں، دیکھوں کیا صورت حال ہے۔ عبد اللہ بن عتیکؓ رضی اللہ عنہ  
 نے بیان کیا کہ قلعہ کے قریب پہنچ کر (میں اندر جانے کے لیے تدابیر کرنے  
 لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گڑھا گم تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس گڑھے  
 کو تلاش کرنے کے لیے قلعہ والے اس کا ایک شعلہ لے کر باہر نکلے۔ بیان  
 کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں مجھے کوئی پہچان نہ دے، اس لیے میں نے اپنا سر ڈھک  
 لیا، جیسے میں قضا حاجت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد دربان نے آواز  
 دی کہ اس سے پہلے کہ میں دروازہ بند کر لوں جسے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے  
 وہ جدی آجائے۔ میں نے (موقعہ غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہو  
 گیا۔ اور قلعہ کے دروازے کے پاس ہی جہاں گڑھے باندھے جاتے  
 تھے۔ وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابورافعؓ کے ساتھ کھانا کھایا  
 اور پھر اسے قلعے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب (قلعہ کے  
 اندر) اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے، اب سنا چکا تھا کہ اس کو  
 حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی تھی، اس لیے میں باہر نکلا۔ آپ نے بیان کیا کہ  
 میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کبھی ایک طاق میں رکھی ہے،  
 میں نے پہلے کبھی اپنے نسیبہ میں لی اور پھر سب سے پہلے قلعہ کا دروازہ  
 کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرا علم ہو گیا تو میں  
 بڑی آسانی کے ساتھ راہ فرار اختیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے ان  
 کے کمروں کے دروازے کھولنے شروع کئے (جن کے بعد ابورافعؓ کا مخصوص  
 کمرہ پڑتا تھا) اور انھیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا، اب میں زمینوں سے ابورافعؓ  
 کے بالا خانے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے کمرے میں اندھیرا تھا، اس کا چراغ گل  
 کر دیا گیا تھا۔ میں یہ نہیں اذعان کر پاتا تھا کہ ابورافعؓ ہے کہاں! اس لیے  
 میں نے آواز دی یا ابارافع! اس پر وہ بولا کہ کون ہے؟ آپ نے بیان کیا کہ  
 پھر کداز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تلوار سے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلانے لگا۔  
 لیکن یہ وار اوجھا پڑا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر دوبارہ میں اس کے قریب  
 پہنچا گویا اس کی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدلی کہ پوچھا، کیا بات پیش  
 آئی، ابورافع! اس نے کہا، تیری مال پر تباہی آئے، ابھی کوئی شخص میرے

کمرے میں آگیا تھا اور تلوار سے مجھ پر چمکا دیا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ مجھ میں نے اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حمد کیا۔ اس حملہ میں بھی وہ قتل نہ ہو سکا۔ مجھ وہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھ کھڑی اور چلانے لگی۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھ میں فریادیں سن کر پہنچا اور میں نے اپنی آواز بدل لی اس وقت وہ چپٹ لیٹا ہوا تھا میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے اسے دبایا۔ آخر جب میں نے بڑی ٹوٹنے کی آواز سن لی تو میں وہاں سے نکلا، بہت گھبرا ہوا۔ اب زین پر اچکا تھا میں اترا چاہتا تھا کہ نیچے گر پڑا۔ جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا میں نے اس پر پٹی باندھی اور منگوڑ اتارے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سناؤ میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں ہڑوں گا جب تک اس کی موت کا اعلان دس دنوں۔ چنانچہ سحر کے وقت موت کا اعلان کرنے والا رتلہ کی تفصیل پر چڑھا اور اعلان کیا کہ ابراہیم کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھ میں چلنے کے لیے اٹھا، مجھے (فروست میں) کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اس سے پہلے کہ میرے ساتھی حضور اکرم کی خدمت میں پہنچیں، میں نے انھیں پالیا اور انھیں خوشخبری سنائی۔

۴۸۴ - غزوہ اُحُد

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کیجئے، جب آپ صبح کو اپنے گھروں کے باپس سے نکلے، مسلمانوں کو قتال کے لیے مناسب مقامات پر لے جاتے ہوئے اور اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "اور نہ ہمت ہارو اور نہ غم کرو، تمہیں غالب رہو گے اگر تم مؤمن رہو گے۔ اگر تمہیں کوئی زخم پہنچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے" اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے ہی رہتے ہیں، تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو جان لے۔ اور تم میں سے کچھ کو شہید بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو درست نہیں دکھتا، اور تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو میل کچیل سے صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ شاید تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں داخل ہو گے، حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان

النَّوْبِلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَالَ وَقَعَدْتُ لَكَ أَنْفِثًا فَأَضْرِبْهُ أُخْرَى فَلَمْ تَعْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَأَقَامَ أَهْذًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا مَسْتَلْنِي عَلَى ظَهْرِهِ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اسْتَلْنِي عَلَى حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظَمِ ثُمَّ خَرَجْتُ وَهَيْثَا حَتَّى أَتَيْتُ السَّلَاحَ أَسْرِدُ أَنْ أُنْزِلَ فَأَسْقَطَ مِنْهُ مَا تَخَلَّعَتْ رِحْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَضْحَايَ أَخِي فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَزُحُّ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أُنْعَى أَمَا رَافِعٌ قَالَ فَقُمْتُ أَمْسَيْتُ مَا فِي قَلْبِي فَأَذْكُرْتُ أَضْحَايَ قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ ۝

بِالنَّوْبِلِ غَزْوَةُ أُحُدٍ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ عَدُوٌّ مِنْ أَهْلِكَ تَبَوَّأَ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ مُسِيحٌ عَلَيْهِمْ وَقَوْلِهِمْ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا تَهْبِئُوا وَلَا تَحْزَنُوا دَأْبُكُمْ الزَّاعِلُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ يَسْسِسْكُمْ قَدْ رُمِ قَتْلُ مَنْ الْقَوْمِ قَدْ رُمِ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نَدَاؤُهَا سَبِّبِ النَّاسِ وَيَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَبَشِّرِ مَنَّهُ شَرَّ دَاءٍ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الظَّالِمِينَ وَلِيَمَحِصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ إِنْ هُمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ



لَمَّا تَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّكَ مِنْ حَبَشَةٍ  
مِنْكُمْ وَتَعْلَمُ الْمَاضِيَيْنِ وَلَقَدْ كُنْتُمْ  
تَمْتَرُونَ الْمَوْتُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ  
رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ وَقَوْلِهِ  
وَلَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ أَخَذْتُمُ الْعَهْدَ  
بِأَيْدِيهِمْ إِذَا فُتِنْتُمْ  
ثُمَّ نَزَلَ عَنْكُمُ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ  
مِنْ بَعْدِ مَا أَرَكُمُ مَا تَحِبُّونَ  
مِنْكُمْ مَنْ مِيرِئُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ  
مَنْ يُمِرُّ بِالْآخِرَةِ ثُمَّ صَوِّفْتُمْ عَنْهُمْ  
لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ  
وَأَنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ أَمْوَالًا الْيُسْرَى ۖ

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جَبْرِيلُ اخذ  
بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ إِدَاةُ الْحَرْبِ -  
۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا  
زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
حَدِيدَةَ عَنْ تَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أُحُدٍ  
تَعَدَّ ثَمَانِي سِنِينَ كَأَنَّمُوهُمُ لِلدَّحْيَاءِ  
وَالْمَوَاتِ ثُمَّ طَعَمَ الْمُنْبَرُ فَقَالَ إِنْ  
بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرْطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ  
شَهِيدٌ وَإِنْ مَوَّعَكُمْ الْحَوْصُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ  
رَأْسِي مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَأَسْأَلُ عَنْكُمْ

لوگوں کو جانا نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو  
جانا۔ اور تم قنوت کی تمنا کر رہے تھے قبل اس کے کہ اس کے  
سامنے آؤ، سو اس کو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا۔  
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا  
اپنا وعدہ نصرت، جب کہ تم انھیں اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔  
میں اب تک کہ جب تم خود ہی کمزور پڑ گئے اور باہم جھگڑنے لگے،  
حکم رسول کے باب میں، اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے  
دکھا دیا تھا جو کچھ کرتے چاہتے تھے۔ بعض تم میں وہ تھے جو دنیا  
چاہتے تھے اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت چاہتے تھے،  
پھر اللہ نے تم کو ان میں سے ٹھہرایا۔ تاکہ تمھاری پوری آزمائش  
کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگزر کیا اور اللہ ایمان  
لانے والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (اور آیت) ”اور  
جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ مت  
خیال کرو“ الآیۃ

۱۶۱۲۔ مرحوم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب  
نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد  
کے موقع پر فرمایا، یہ جبریل علیہ السلام ہیں، مہتیار بند، اپنے گھوڑے  
کی لگام ہٹھا رہے ہوئے۔

۱۶۱۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں زکریا بن علی  
نے خبر دی، انھیں ابن المبارک نے خبر دی، انھیں حیا نے، انھیں یزید  
بن ابی حبیب نے، انھیں ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد سال بعد وفات  
سے کچھ پہلے (غزوہ اُحد کے شہداء کے لیے دعا کی، جیسے آپ زہد  
اور مردوں سب کو دواع کر رہے ہو۔ اس کے بعد آپ منبر پر رونق افروز ہوئے  
اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے  
رقیامت کے دن تمھاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس وقت بھی  
میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ تمھارے بارے میں مجھے  
اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے، ہاں میں تمھارے بارے



رہے، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے۔ ابوسفیانؓ نے کہا، ہمارے پاس عزیٰ (رمت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو صحابہؓ نے عرض کی، کیا جواب دیں؟ آل حضورؐ نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابوسفیانؓ نے کہا، آج کا دن، بد کے دن کا بدلہ ہے، اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے حق میں اور کبھی تمہارے حق میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کو ملکہ کیا ہوا پاؤ گے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن مجھے برا بھی نہیں معلوم ہوا۔

۱۲۱۵۔ مجھے عبداللہ بن محمدؓ نے خبر دی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہؓ نے غزوہ احد کی صبح کو شراب پی۔ (ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)

۱۲۱۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہؓ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہؓ نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیمؓ نے ان سے ان کے والد ابراہیمؓ نے کہ (ان کے والد) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ کا روزہ تھا، تو آپ نے فرمایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کی جنگ میں) شہید کر دیئے گئے۔ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے، لیکن انھیں جس چادر کا گفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتا تھا اور اگر پاؤں چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا، اور حمزہ رضی اللہ عنہ۔ اسی جنگ میں) شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے۔ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمارے لیے دنیا میں فراغت اور وسعت دی گئی، یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی، ہمیں تو اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتار روئے کہ کھانا تناول نہ فرما سکے۔

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ

قُتِلُوا اللَّهُ أَعْلَىٰ وَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ لَنَا الْعُزَّىٰ وَلَا عُزَّىٰ لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُتِلُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَىٰ لَكُمْ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ يَوْمَ يَوْمٍ مَبْدَرُ الْحَرْبِ سِجَالٌ وَ تَحْبُودُ مَثَلَةٌ لَمْ أَمْرُ لَهَا وَ لَمْ تَسْؤَىٰ ۖ

۱۲۱۵۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرُ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قَتِلُوا شَهِدَاءَ ۖ

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ابِرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَقْبَىٰ بِطَعَامٍ وَ كَانَ صَائِمًا فَقَالَ قَتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي كَفِّتَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ عُنِيَ رَأْسُهُ مَدَّتْ رِحْلَةً إِنْ عُنِيَ رِحْلَةً مَدَّتْ رَأْسُهُ وَ أَمَّا قَالَ قَتِلَ حَمْزَةُ وَ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ وَ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَ قَدْ خَشِينَا أَنْ نَكُونَ حَسَنَاتِنَا عَمِلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّىٰ تَرَكَ الطَّعَامَ ۖ

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ أَحْمَدُ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَمِينُ أَنَا  
قَالَ فِي الْحَيَّةِ فَأَلْقَى شِمَارَاتٍ فِي بَيْدِهِ  
ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ :-  
۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ  
خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي وَحْبَةَ اللَّهِ  
فَوَحِبَ أَجْرُ تَا عَلَى اللَّهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى  
أَوْ ذَهَبَ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أُخْبَرٍ  
شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْنَعُ ابْنِ  
عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أَحْمَدٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ  
إِلَّا نَمِرةٌ كُنَّا إِذَا غَطِيتُ بِهَا رَأْسَهُ  
خَرَجَتْ رَحِلَاهُ وَإِذَا أُعْطِيَ بِهَا  
رَحِلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا  
رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رَحِلِهِ الرَّذْخَةَ أَوْ قَالَ  
اسْقُوا عَلَى رَحِلِهِ مِنَ الذَّخْرِ وَمِنَّا حَتَّى  
أُتِيتُ لَمْ تَمُرْ لَهُ فَهُوَ يَهْدِي بَقَاءَ :-  
۱۲۱۹ - أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا  
مُعَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ أَبِي عَنَّا قَالَ  
عَبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا أَشْهَدَ فِي أَنَّهُ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَدْنِيَّ اللَّهُ  
مَا أَحَدٌ فَلَقِيَ يَوْمَ أَحْمَدٍ فَمَزِمَ النَّاسُ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْتَدِرُ إِلَيْكَ مَنَابِرَ  
بِالشُّرُكُونَ فَتَقَدَّمَ يَسْلِفِهِ  
فَلَقِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا  
سَعْدُ إِنِّي آخِذٌ بِرِجْلِ الْخَبَةِ دُونَ

احد کے موقع پر پوچھا، یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں  
جاؤں گا؟ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں! انھوں نے کھجور پھینک  
دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور رٹنے لگے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔  
۱۲۱۸ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے  
خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا  
تھی، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے تھا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات  
تو وہ تھے جو گز گئے اور کوئی اجر انھوں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا  
انھیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، احد کی لڑائی میں  
آپؐ نے شہادت پائی تھی ایک دھاریا چادر کے سوا اور کوئی چیز ان کے  
پاس نہیں تھی (اور وہی ان کا کفن بنی) جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے  
تھے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپانے تو سر کھل جاتا، آل حضورؐ نے  
فرمایا کہ سر چادر سے چھپا دو اور پاؤں پر رذخہ گھاس ڈال دو یا آل  
حضورؐ نے یہ الفاظ فرمائے تھے کہ (اسقوا علی رحلہ من الذخیر)  
بجائے (جعلوا علی رحلہ من الذخیر کے) اور ہم میں بعض  
وہ تھے جنھیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس  
سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۲۱۹ - ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی  
اللہ عنہ نے کہ ان کے چچا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ پھر آپؐ  
نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا،  
اگر ان حضورؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا  
موقع دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوہ احد  
کے موقع پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی تو انھوں نے کہا  
اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس کے لیے  
معذرت خواہ ہوں، اور مشرکین نے جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس  
سے برکت اور اپنی سزا دی ظاہر کرتا ہوں۔ پھر اپنی تلواریں کر کے بڑھے،  
راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے ان سے کہا،



کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۴۸۵۔ (قرآن مجید کی آیت) جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھیں کہ بہت مار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔

۱۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی "وَإِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا" (ترجمہ عنوان میں گزر چکا) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی، جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے (آیت میں) کہ "اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار ہے"۔

۱۲۲۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا، کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کہ ثیبہ سے، اہل حضورؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا، جس کے ساتھ تم کھیل کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے والد احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے، نو لڑکیاں چھوڑیں، گویا میری نو بہنیں موجود ہیں، اسی لیے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انھیں جیسی نا تجربہ کار لڑکی ان کے پاس لاکے بٹھا دوں۔ بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے، انھیں نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

۱۲۲۴۔ ہم سے احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے فرس نے، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ احمہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور قرین چھوڑ گئے تھے اور چھ لڑکیاں بھی جب دختروں سے کھجور ادا رہ جانے کا وقت قریب آیا تو، آپ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم رضی اللہ

حَبَثَ الْفِطْرَةَ۔

۴۸۵۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو د عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلَمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أَحْبَبُ أَفْقَالَهُمْ نَزَلَ اللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو د عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا ذَا؟ أَمَكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلْ حَارِثَةُ مَلَكَ عَيْشَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ حَارِثَةُ خُرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنْ أَمْرًا تَسْتَطِيعْنَ وَتَقْدُومَ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فَرَسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دُيًّا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ هَذَا الْوَقْتُ

عمر و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جیسا کہ آنحضرت کے علم میں ہے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرضخواہ آپ کو دیکھ لیں (اور قرض کے مطالبہ میں نرمی برتیں) اُن حضوؓ نے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کی کھجور کا ایک ایک ڈھیر لگا لو، میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھر آپ کو بلائے گیا۔ جب قرضخواہوں نے آپ کو دیکھا تو جیسے اس وقت مجھ پر زیادہ بھڑک اٹھے۔ (قرضخواہ ہیروئی تھے) اُن حضوؓ نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین مرتبہ پھرے، اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا، اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ۔ اُن حضوؓ برابر انھیں نہپ کے دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت ادا کر دی۔ میں اس پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی بڑے جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر بجا دیئے بلکہ اس ڈھیر کو بھی جب میں نے دیکھا جس پر اُن حضوؓ بیٹھے ہوئے تھے (اور جس میں سے آپ نے قرض ادا کیا تھا) کہ جیسے اس میں سے ایک کھجور کا دانہ بھی کم نہیں ہوا ہے۔ ۱۲۲۵۔ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوہ احد کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انھیں دُراس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش کے تیرے کھجور نکال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برباؤ، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

قَالَ أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَا عَظِمَتْ آتِي وَالْبَيْتُ خَدِ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَوَكَّلْ دَيْتُ كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَتَرَكَ الْعُرْمَاءُ وَقَالَ إِذْ هَبْ فَيَبْدُرُ كُلُّ شَيْءٍ عَلَى نَاجِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَاثَمَهُمْ أُعْرُوذِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا سَأَى مَا يَفْسَعُونَ أَطَاعَ حَوْلَ أَغْطِيهَا بَيْتًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ حَبَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذْ لَكَ أَهْلُكَ فَمَا زَالَ يَكْبُلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَالْبَيْتُ أَمَا كُنْتَ وَأَمَّا أَنَا أَنُفِذِي إِلَيْهِ أَمَانَةً وَالْبَيْتُ وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي يَتِمُّوْنَ فَسَلَّمَ اللَّهُ إِلَيْهَا وَكَلَّمَهَا وَحَتَّى رَفِئَ أَنْظَرُوا إِلَى النَّبِيِّ الْيَدَى كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبًا كَمْ يَنْقُصُ تَمْرَةً وَاحِدَةً ۖ ۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ بَيْتًا يَلْبَسَانِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ كَأَنَّ شِدَّ الْفَتَالِ مَا دَرَأَتْهُمَا فَبَلَّ وَلَا يَجْعَلُ ۖ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ نَشَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبَةً يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِيهِ الْآبِي وَآبِي ۖ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعْدًا يَقُولُ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ  
أُحُدٍ -

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ سَعْدُ  
بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جِئْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ  
أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا مِيرِدٌ حِينَ  
قَالَ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ  
يَقَاتِلُ -

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ  
بِحَدِّ غَيْرِ سَعْدٍ -

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ بَنِي صَفْوَانَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
شَدَّادٍ عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ  
بِحَدِّ إِسْحَاقَ بْنِ مَالِكٍ فَذَلِكَ  
سَمِعُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ  
إِسْمُ ذَاكَ أَبِي وَأُمِّي -

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
مُعْتَمِرِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عُمَرَ  
أَنَّ لَهُ يَتِيمًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ

۱۲۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں)۔

۱۲۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المسیب نے، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے موقع پر میری بہت افزائی کے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا، ان کی ملا حضور اکرم کے اس ارشاد سے تھی جو آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے ابن شداد نے بیان کیا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد رضی اللہ عنہ کے سوا میں نے کسی (کی بہت افزائی) کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر نہیں سنا۔

۱۲۳۰۔ ہم سے بسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن مالک دمالک سعد رضی اللہ عنہ کے والد ابی وقاص کا اصل نام تھا، اسے سوا میں نے اور کسی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا میں نے خود سنا کہ اُحد کی لڑائی کے موقع پر آل حضور فرما رہے تھے، سعد! خوب تیرا سوا، میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۳۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو عثمان بیان کرتے تھے کہ ان غزوات میں سے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے قتال کیا بعض غزوہ (احد) میں ایک موقع پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہ



کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ابو عثمان نے یہ حدیث حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کی تھی۔

۱۲۳۲۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان حضرات میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، صرف طلحہ رضی اللہ عنہ سے غزوہ احد کے متعلق حدیث سنی تھی۔

۱۲۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اسی ہاتھ سے آپ نے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

۱۲۳۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احد میں جب مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے اور پیا ہو گئے اور آں حضورؐ میدان جنگ میں اپنی جگہ پورے استقلال اور بہادری کے ساتھ کھڑے رہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی، اپنے چمڑے کی ڈھال سے حفاظت کر رہے تھے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیر انداز تھے اور

کمان خوب کھینچ کر تیر چلا کر تے تھے۔ اس دن انھوں نے دو باتیں کمانیں توڑ دی تھیں مسلمانوں میں سے کوئی اگر تیر کا ترکش لیے ہوئے گزرتا تو ان حضورؐ ان سے فرماتے کہ تیر ابو طلحہ کے لیے ہیں رکھئے تجاؤ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ مشرکین کو دیکھنے کے لیے سر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی ڈھال کے اوپر سے اٹھا کر جھانکتے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، سر مبارک اور پرناٹھے کہیں مشرکین کی طرف سے کوئی تیر آں حضورؐ کو اگر زد مل جائے، میری گردن آپ سے پہلے سے ہر اور میں نے دیکھا کہ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکرؓ (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے اٹھاٹے ہوئی ہیں۔

النَّبِيِّ يُقَاتِلُ فِيهِمْ عَنِ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ

عَنْ حَدِّ يَثْرَمًا ۝

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ

قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنَ عَوْفٍ وَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ

وَ سَعْدَ بْنَ عَدِيٍّ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي سَمِعْتُ طَلْحَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ ۝

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ

يَدَ طَلْحَةَ سَلَامَةً وَ فِي يَدِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ۝

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ

لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَخَذَ زَمَّ النَّاسِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبَ عَاقِبِهِ

بِحَقِّقَةٍ لَمَّا وَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ

رَجُلًا زَامِيًا شَدِيدَ التَّوَدُّعِ كَسَرَ

يَوْمَ مِثْلَ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ كَانَ

الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ يَجْعَلُ مِنْ

النَّبِيلِ فَيَقُولُ ائْتُرْهَا لِأَيِّ طَلْحَةَ

قَالَ وَ يُشِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو

طَلْحَةَ يَا أَيُّ أَنْتَ وَ أَيْ لَمْ تُشْرَفْ يُصِيبُكَ

سَهْمٌ مِنْ سَهَامِ الْقَوْمِ فَخَرَجَ دُونَ

خُرُوكَ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَ

کران کی بیڈیاں نظر آرہی ہیں اور مشکینہ سے اپنی بیٹیوں پر لیے ہوئے دوڑ رہی ہیں اور اس کا پانی مسلمانوں کو (خصوصاً جو زنجی ہو گئے تھے) پلا رہی ہیں، پھر جب اس کا پانی ختم ہو جاتا ہے تو وہ ایس آتی ہیں اور مشک بھر کر لے جاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں۔ اس دن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلواریں گر گئی تھیں۔

۱۲۳۵۔ محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عروہ احد میں پہلے مشرکین شکست کھا گئے تھے، لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، چلایا کہ اے عباد اللہ (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ۔ اس پر آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے گتھ گتھا ہو گئے۔ حذیفہ بن میان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد میاں رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں ہیں (جنہیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے) وہ کہنے لگے، اے عباد اللہ! میرے والد ہیں، میرے والد عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس خدا گواہ ہے مسلمانوں نے انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک قتل نہ کر لیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا فرمایا کہ خدا تمہاری مغفرت کرے عروہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ (اپنے والد کے قتل کرنے والوں کے لیے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہتے تھے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے کہ چونکہ یہ قتل محض غلط فہمی اور ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہوا تھا، لہٰذا یعنی میں علی وجہ البصیرت اس معاملہ کو سمجھتا ہوں اور ابھرتا، آنکھ سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بھرت اور ابھرت ہم معنی ہیں۔

۴۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً تم میں سے جو لوگ اس

دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں تو یہ تو میں اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے انھیں ان کے بعض کرتوتوں کے سبب غرض سے دی تھی اور بیشک اللہ انھیں معاف کر چکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا احکم والا۔

اُمِّ سَلِيمٍ وَ اِنَّهُمَا لَمُسْتَسْرَتَانِ اُرِيَا حَدَّثَنَا سُوَيْبُهَا تَنْقُرَانِ الْقَرْبَ عَلَى مُتَوَيَّهَيْمَا تَنْقُرَانِ فِي اَفْوَاحِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَمَا تَخِفَانِ ثُمَّ تَحِيَّتَانِ تَنْقُرَانِ فِي اَفْوَاحِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَكَّحَ السَّيْفُ مَنْ يَدَايَ اِنِّي طَلَعْتُ اِمَّا مَرْتَنَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَصَرَخَ ابْنُ لَبِيْسٍ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْكِ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَأُخْبِلِدَتْ هِيَ وَأَخْدَاهُمْ فَصَرَخُوا حَذِيقَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَبِي أَيُّ قَالَ قَالَتْ تَوَالِيهِ مَا أَخْلَعُوا ذَا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيقَةً يُخْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُمَرُوهُ فَوَاللَّهِ مَا دَا لَكَ فِي حَذِيقَةٍ بِهَيْبَتِي خَبِرْتُ لَيْفِي بِاللَّهِ لَبِصْرْتُ عَلَيْكَ مِنْ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ لَيْسَ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصَرْتُ وَأَبْصَرْتُ

وَاحِدٌ۔

۴۸۶۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا لِلَّهِ نَقَالِي إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔

لے گواہ جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس میں ہی گتھ گتھا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنْزَلَةَ عَنْ  
عُمَانَ بْنِ مَرْثَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ النَّبِيَّ  
فَدَرَأَى قَوْمًا حُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ  
قَالُوا هَؤُلَاءِ قَدَرِيشُ قَالَ مَنْ الشَّيْخُ قَالُوا  
ابْنُ عُمَرَ قَاتَاةٌ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ  
فَخَدَّ شَيْءٍ قَالَ انْشُدْكَ بِحُزْمَةٍ هَذَا  
النَّبِيُّ أَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ  
قَرَّبِي مَرَّاحٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ  
تَغْيِبَ عَنْ سَبَرٍ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ إِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ  
بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَسْمَعْهَا قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
نَقَالَ بِحُزْمَةٍ دِرْبَيْنِ لَكَ عَمَّا  
سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَا فَدَرَأَ كُزْمًا حُدَّ  
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا  
تَغْيِبُهُ عَنْ سَبَرٍ فَإِنَّهُ كَانَ  
مُحْتَمِلًا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ  
لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
لَكَ أَحَبَّ رَجُلٍ مِمَّنْ شَقِيحٌ بَدَرًا

۱۲۲۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ابو حنزلہ نے خبر دی،  
ان سے عثمان بن مرثب نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج  
کے لیے آئے تھے اور لکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے  
ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ  
کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے  
پاس آئے اور آپ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ  
مجھ سے واقعات (صحیح اور واضح طور پر) بیان کر دیجئے، اس گھر کی  
حرمت کا واسطہ دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے  
کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد کے موقع پر راہ فرار اختیار کی تھی؟  
آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے۔ انھوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ  
عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ فرمایا کہ ہاں یہ بھی ہوا  
تھا۔ انھوں نے پوچھا، اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان (بیعت  
حدیبیہ) میں بھی تیغچے رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ آپ نے فرمایا  
کہ ہاں، یہ بھی صحیح ہے اس پر ان صاحب نے دمار سے غرضی کے (اللہ اکبر  
کہا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، میں تمھیں بتاؤں گا اور جو  
سوالات تم نے کیے ہیں، ان کی میں تمھارے سامنے تفصیل بیان کروں گا۔  
احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
نے ان کی غلطی معاف کر دی ہے۔ بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے  
متعلق جو تم نے کہا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور یہاں تھیں، انھوں نے

لے غزوہ احد کے موقع پر تمام مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حمل کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی۔ اور چیز صابرہ کے سوا تمام حضرات  
منتشر ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور دو ایک صابرہ کے ساتھ، جن کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے کہ ان کے تمام حملوں  
کا انتہائی پامردی سے مقابلہ کر رہے تھے۔ حضور کا دیر کے بعد ان حضور نے صابرہ کو آواز دی اور پھر تمام صابرہ جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صابرہ کی اس غلطی کو عاف  
کر دیا تھا اور اپنی معافی کا خود قرآن مجید میں اعلان کیا، اکثر صابرہ منتشر ہو گئے تھے۔ اور انھیں میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے مسلمانوں کو اس غزوہ میں اگرچہ  
نقصان بہت اٹھانا پڑا تھا لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمانوں نے غزوہ احد میں شکست کھائی تھی کیونکہ مسلمانوں نے متنبہ ہوا ڈالے تھے اور ان کے  
تادم یعنی آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ چھوڑا تھا شکست دفع کا مدار کیا نہ کہ اس کے ساتھ فوج کی سپاہی پر ہوتا ہے۔ فوج یعنی صابرہ رضوان اللہ  
علیہم اجمعین میں اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے انتشار پیدا ہو گیا تھا، لیکن پھر یہ سب حضرات جلوس میں آ گئے تھے یہ بھی نہیں ہوا تھا کہ صابرہ نے میدان چھوڑ دیا  
ہو۔ بلکہ ایک غیر متوقع صورت حال سے گھبراہٹ اور صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا تھا، گویا ایک افراد فوج کی صورت تھی کہ جب اللہ کے نبی نے انھیں نکارا۔  
تو وہ فوراً منبہل گئے اور پھر لوگوں کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔

وَسَمِعْتُهُ وَأَمَّا تَعْيِبُهُ لَعَنُ بَيْعَتِ  
السَّيِّئُونَ فَمَاتَهُ تَوْكَانَ  
أَحَدٌ أَعَزُّ بَيْطُنَ مَكَّةَ مِنْ  
عُثْمَانَ بْنِ عَمَّانَ لِبَعْثِهِ مَكَانَهُ فَبَعَثَ  
عُثْمَانُ وَكَانَ بَيْعَتُ السَّيِّئُونَ  
تَعْبِدُ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ  
السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو  
النُّيْمِيُّ هَذَا يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ  
بِهَا عَلَى سَيْدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُثْمَانَ  
إِذْ هَبَ بِمِلَّةِ الْوَنِّ مَعَكَ -

باب ۳۸۔ اِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَكُونُوا عَلَى  
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ مَيْدُكُمْ فِي  
أُحُدٍ مَكَّةَ فَإِنَّكُمْ عَمَّا بَغِمَ لَكُمْ  
تَخَذُوا عَلَى مَا قَاتَلَكُمْ وَلَا مَا آمَاكُمْ وَاللَّهُ  
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تُصْعِدُونَ شَذَّ هَبُونَ  
أَمْعَدَ وَصَبَعًا قَوْفَ الْبَيْتِ -

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ  
السَّيِّئَةَ بْنَ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحَالِ تَوَمَّرَ أَحَدُ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاقْبَلُوا مَعْمُومِينَ فَنَذَاكَ  
إِذْ يُدْعَى عَنْهُمْ الرَّسُولُ فِي أُحُدٍ هُمْ -

باب ۳۸۔ ثُمَّ إِذْ نَزَلَ عَلَيْكَ مِنَ الْغَمِّ  
الْعَمِّ أَمْنَةً نَعَا سَأَ يُغْنِي طَائِفَةً  
مِنْكُمْ وَطَائِفَةً قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ  
يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ  
يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ  
مَنْ لَنَا إِنْ أَوْرَثَكُمُوهُ بِغَيْرِ كَيْفٍ  
أَنْفُسُهُمْ مَا لَا يُبِيدُونَ لَكَ يَقُولُونَ

نے دیکھیں خود مدینہ ان کی تمیہ داری کے لیے چھوڑا تھا اور فرمایا تھا کہ جس  
اس شخص کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی  
کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم  
شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو اگر وادی مکہ میں عثمان بن عفان سے  
زیادہ کوئی شخص ہر دلعزیز ہوتا تو ان حضورؐ آپ کے بجائے اٹھی کو بھیجتے  
اس لیے عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا پڑا۔ اور بیعت رضوان اس وقت  
ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ یہ بیعت لیتے ہوئے ان حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے واسطے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا  
ہاتھ ہے اور اسے اپنے ربائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ  
کی طرف سے ہے۔ اب جاسکتے ہو اللہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

۳۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وہ وقت یاد کرو جب تم چلے  
جا رہے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو  
پکار رہے تھے اور تمھارے پیچھے کی جانب سے سوال اللہ نے  
تمھیں غم دیا غم کی پاداش میں تاکہ تم نہ رنجیدہ نہ ہوا کرو اس چیز پر  
جو تمھارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس مصیبت سے  
جو تم پر پڑے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

۱۲۳۷۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہ بن عازب  
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ اُحُد کے موقع پر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیرا نازل کر کے) پیل دستہ کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ  
عنہ کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خوردہ ہو کر آئے۔ آیت اذین عنہم  
الرسول فاحذروہم، اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۳۸۸۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) مجھ اس نے اس غم کے بعد  
تمہارے اوپر راحت نازل کی، بحسب غم و غم کی،

کہ اس کام میں سے ایک جماعت پر غم برپا تھا اور ایک جماعت  
وہ غم کی کراسے اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی یہ اللہ کے بارے میں  
خلاف حقیقت خیالات اور جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے  
تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ کہہ  
دیجیے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ یہ لوگ دلوں میں ایسی بات

چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہمارا اختیار چلتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے جب بھی وہ لوگ جن کے لیے قتل مقدمہ چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے اور یہ سب اس لیے ہوا کہ اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے صاف کر دے اور اللہ تعالیٰ باطن کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔“

۱۲۳۸۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن ذریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں غزوہ احد کے موقع پر ظہارینت و سکون پیدا کرنے کے لیے اونگھنے لگے اگھرا تھا اور اسی حالت میں میری تلوار کئی مرتبہ گر پڑی تھی، مگر جاتی راتھ سے پھوٹ کر، بے اختیار تو میں اسے اٹھا لیتا۔ پھر گر جاتی اور میں اسے اٹھا لیتا۔

۷۸۹۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔ اللہ فرما کہ ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انھیں عذاب ہے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔“

حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آگئے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنی نبی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس پر مذکورہ بالا آیت ”لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ“ نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ شلمی نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب آنحضرت فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے ”اے اللہ! فلاں! فلاں! فلاں! (یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام، کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے)“ یہ دعا آپ سميع الله لمن حمده، ادبنا لك الحمد کے بعد کرتے

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَهُنَا خَلَّ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

۱۲۳۸۔ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النَّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَّاسًا يَسْقُطُ وَاحِدُهُ وَ يَسْقُطُ وَاحِدُهُ۔

۷۸۹۔ لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ وَ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

قَالَ حُسَيْدٌ وَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شَخَّ إِلَيْنَا مَكَأً اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَسِنَّ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكَعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ

حَمِيدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ فَاَنْتَهُمْ ظَلِمُونَ وَعَنْ حَظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيدًا عَزُومًا عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَ سَهْمِيلَ بْنِ عَمْرٍو وَالْخُرَيْشِ بْنِ هِشَامٍ فَتَنَزَّلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَاَنْتَهُمْ ظَلِمُونَ

باب ۴۹۹ فِي كَرَامَةِ سُلَيْطِ

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا حُجَيْبُ بْنُ مُبَكِّرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَائِهِ هَلِ الْمَدِينَةُ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطَ حَبِيبٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ بَرِيدًا وَ أَمَّ كُلُّنَا بِبَنَاتِ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّ سُلَيْطًا حَقَّ بِهِ وَ أَمَّ سُلَيْطًا مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَ إِنَّمَا كَانَتْ تَزْفِرُنَا الْغُرَبَاءُ نَوْمَ أَحِبَّةٍ

باب ۴۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُجَيْبُ بْنُ الْمُسْتَنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَفْصَحِيِّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمَرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدَّ مَنَا حَمِصَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ هَلَا لَكَ فِي وَحْشِي نَسْأَلُ عَنْ قَتْلِ حَمْرَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَ كَانَ وَحْشِي يُسَكِّنُ حَمِصَ نَسْأَلُنَا

تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو لیس لاکھ سے زیادہ چیزیں عطا فرمائی، لیکن ان میں سے ایک چیز کو آپؐ نے صرف اپنے لیے رکھا، وہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی، اس پر آیت، "وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ" سے

۴۹۰۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

۱۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس، ان سے ابن شہاب نے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چار درجے تقسیم کروائیں۔ ایک عمدہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے، عرض کی ایا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے نکاح میں ہیں، ان کا اشارہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط، ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ احد میں وہ ہمارے لیے مشک اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

۴۹۱۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۲۴۲۔ مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حُجَّین بن مُسْتَنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عمرو بن امیر صغریٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن عدی بن حیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم حمص پہنچے تو مجھ سے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو وحشی (ابن حرب حبشی جنھوں نے غزوہ احد میں بحالت کفر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے ان کی لاش کا مشہ بنایا تھا) سے کچھ دلچسپی ہے۔ ہم چل کے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مشورے واقعات معلوم کرتے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چلنا چاہیے۔ وحشی

عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ فَصَرَّحَ بِكَامِنًا  
 حَبِيبٌ قَالَ لِحَبِيبِنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ يَسِيرُ  
 سَلَّمْنَا فَدَعَا السَّلَامَ قَالَ وَعَبِيدُ اللَّهِ  
 مُعْتَجِزٌ بَعِيَا مَتِّمَ مَا بِيْرَى وَحَشِيٌّ رَا  
 عَيْنِيهِ وَرَحْبَتِيهِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ يَا  
 وَحَشِيٌّ أَلْعَوْفَتِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ثُمَّ  
 قَالَ لَا دَانَ اللَّهُ إِلَهِي دَاغِلُهُ أَنِّي عَدِيْتُ  
 بَنَ الْخِيَارِ مَذْذُوجَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا  
 أُمُّ قَتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعُصَيْبِ قَوْلَتْ لَهُ  
 غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتُذِنُهُمْ لَهُ  
 فَحَسَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْنَاهَا  
 إِيَّاهُ فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمِهِ مَلَكٌ قَالَ  
 فَكَشَفَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ  
 لَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ  
 حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بِنْتُ عَبْدِ بَنِي  
 الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جَبِيْرُ بْنُ  
 مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَيْنِي فَأَنْتَ  
 حَرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ  
 عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٍ بِجَبَالٍ أَحَدٍ  
 مَبِيْنُهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ  
 إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفَعُوا الْقِتَالَ خَرَجَ  
 سَبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِرٍ قَالَ  
 فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
 فَقَالَ يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ آثَارٍ مُقْطِعَةَ  
 السُّبُورِ بِحَادٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ

کا قیام حص میں تھا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے ان کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا  
 گیا کہ وہ اپنے مکان کے سامنے میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے کوئی بڑا  
 سا کیا ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر  
 ان کے پاس کھڑے رہے۔ پھر سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیا۔  
 بیان کیا کہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عماد کو اس طرح لپیٹ لیا  
 تھا کہ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں دیکھ سکتے تھے۔ عبید اللہ  
 رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے وحشی! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ بیان کیا  
 کہ پھر انھوں نے عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، خدا کی قسم  
 العینہ میں اتنا جاننا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا  
 تھا، اسے ام قتال بنت ابی العیسٰی کہا جاتا تھا، پھر مکہ میں اس کے یہاں  
 ایک بچہ پیدا ہوا اور میں اس کے لیے کسی آنکھ کی تلاش کے لیے گیا تھا،  
 پھر میں اس بچے کو اس کی (رضاعی) ماں کے پاس لے گیا اور اس کے  
 حوالہ کر دیا، غالباً میں نے تمھارے پاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہ اس  
 پر عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ڈھٹا لیا اور  
 کہا، ہمیں آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟  
 انھوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیم بن خیار  
 کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ  
 کو میرے چچا (طعیم) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انھوں نے  
 بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لیے نکلے عینین احد کی ایک  
 پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان وادی حامل ہے۔ تو میں بھی  
 ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہوا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے)  
 لڑنے کے لیے صف بستہ ہو گئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن  
 عبد العزیٰ نکلا اور اس نے آواز دی ہے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ  
 اس کی اس دعوت مبارزت پر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نکل کر  
 آئے اور فرمایا، اے سباع، اے ام انار کے بیٹے جو عورتوں کے  
 شتے کیا کرتی تھی، تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے آیا ہے؟ بیان کیا

لے عورتوں کا شتہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لیے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی شتہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے شتے  
 مرو کیا کرتے تھے، عورتوں کے شتے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ اگر ہم عبد السلام کی جو احکام سنیں  
 عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے شتے کا اب بھی رواج ہے لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں (یعنی برصغور)

كَامِسِ الدَّاهِبِ قَالَ وَكُنْتُ لِحَمْزَةٍ نَحْتِ  
صَفْرَةٍ لَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي  
فَأَصْعَقَهَا فِي شَتَبِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ مَيْيَنِ  
وَرَكْبِهِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بَعْدَ  
قَتْلِهِ رَجَعُ النَّاسِ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقْبَلْتُ  
بِمَكَّةَ حَتَّى شَا فِيمَا الْإِسْلَامُ شَحْ  
خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَجِئُ  
الرَّسُلَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى  
قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي قَالَ أَنْتَ وَخَشْيَتِي  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ  
قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ  
قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ  
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا  
قَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَخَرَجَ مَسِيلَتُهُ الْكَذَّابُ قُلْتُ  
لَا تُخَرِّبَنِي إِلَى مَسِيلَتِهِ لَعَنَ أَقْتَلُهُ  
فَا كَفَى بِهِ حَمْزَةً قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ  
فَكَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ  
قَاتِلُهُ فِي ثَلَاثَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْ رَقِ  
ثَا يُرِيدُ النَّاسُ قَالَ فَدَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي

(بقیہ صفحہ ۱۰) اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے۔ جس طرح مرد دل کا خنزیر سنت ہے، عورتوں کا خنزیر بھی سنت ہے۔ چو نکو سباع بن

عبد العزی کی ماں عورتوں کے خنزیر کیا کرتی تھی، اس لیے حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔

(متفقہ صحیح) ۱۔ اسے اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انھوں نے آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس میں بھی اتنا بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔ اس لیے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انھیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آن حضور کے سامنے آجاتی اور پھر یہ بھی سوچیں کہ ان حضور، روحی وانی وادی فدا، اپنے چچا کو اتنا بے دردی سے قتل کرنے والے کی محبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔



جنگ میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص مسلمان، ایک دیوار کی دروازے سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری صحابی بھیٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا (عبدالعزیز بن عبداللہ نے) بیان کیا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ مسلمان کے قتل کے بعد ایک لڑکی نے چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی حضرت وحشی) نے قتل کر دیا۔"

۴۹۲۔ غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم پہنچے تھے۔

۱۲۴۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنہوں نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دوران مبارک رکے ٹوٹ جانے کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی خلف) پر انتہائی سخت ہے جسے اس کبھی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے محمد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا جنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا تھا (غزوہ احد کے موقع پر)۔

۱۲۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے اور انہوں نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (غزوہ احد کے موقع پر) آنے والے انہوں کے متعلق پوچھا کیا تھا، تو آپ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے مجھے اچھا طرح یاد ہے۔

فَمَا مَنَعَهَا بَيْنَهُمَا تَشَايُنَهُ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَعْبَيْنِ قَالَ دَوْمَسُ بْنُ كَعْبٍ رَحِمَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَمَّ يَدَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَامَتَيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَنْصَبِ فَأَخْبَدَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُيَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنهُ أَنَّهُ بَنِي عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ حَارِثَةُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَ أُمَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ۔

باب ۴۹۲ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخِرَاجِ يَوْمَ أُحُدٍ

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِمْ يُشْبِرُ إِلَى رِبَاعِيَّتِهِ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَدُّ عَذَابِ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَحَبَّ سَيْحِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، خون کو دھو رہی تھیں، علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ نکلا اور ماہیے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور پھر اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس عمل سے خون رونا بند ہو گیا۔ اسی دن آنحضرت کے آگے کے دندان مبارک ٹوٹے تھے، اُن حضور کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور خود مبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔

۱۲۴۶۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوا جیسے اللہ کے نبی نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس پر نازل ہوا جس نے یعنی عبداللہ بن قثمیہ نے لعنہ اللہ علیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا تھا۔

۴۹۳۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔

۱۲۴۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آیت) وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپ نے عروہ سے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ میرے بھائی! تمھارے والد زبیر اور زاننا ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں سے تھے، احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی اور مشرکین واپس جانے لگے تو اُن حضور کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لیے آپ نے فرمایا کہ ان کا تقابہ کرنے کوں جائے؟ اس وقت سر صحابہؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں سے تھے۔

كَانَ يَحْسِلُ حُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَجَمَادٍ وَدِيٍّ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلَى يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْبَحْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُزِيلُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَانْصَفَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَسُِرَّتْ رُبَاعِيَّتَهُ فَيَمِينُ وَجُحُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ :-

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَى وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :-

بن بن بن

باب ۴۹۳ الشَّذِيْنِ اسْتَحَابُوا

بِلِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الشَّذِيْنِ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنَ الْبَعْدِ مَا أَمَّا بِهِمُ الْقُرْآنُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لَعَزُوزَةٌ يَا مَعْزُومٌ أَخْبَى كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الذَّكِيْرُ وَأَبُو حَكِيْمٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ خَافَ أَنْ يَزْجِعُوا قَالَ مَنْ خِيْدَ هَبْ فِي أَثَرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو كُكْبَرٍ وَالزُّبَيْرُ :-

لہ یہ اس لیے نامہ مشرکین پر نہ سمجھیں کہ احد کے نقصان نے مسلمانوں کو نہ ڈھال کر دیا ہے اور اگر ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

بَا ۴۹۴۔ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ  
مِنْهُمْ حَنْزَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ وَالْيَمَانُ  
وَأَسْنُ بْنُ النُّفَرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ  
هَبْشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا  
نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا  
أَعَزُّ كَيْدَمَ الْقَيْمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ  
وَحَدَّثَنَا أَسْنُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ  
مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَ كَيْدَمَ  
مِثْرَ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَ كَيْدَمَ الْيَمَامَةِ  
سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ مِثْرَ مَعُونَةَ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَ كَيْدَمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ  
مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ ۝

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الَلْبِثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ مِنْ قَتْلِي أَحَدٍ فِي  
ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَتَيْتُهُمْ أَكْثَرُ  
أَحَدٍ الْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدِمَهُ  
فِي النَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
وَأَمَرَ بِهِ فَنَهَمَ بِهِ مَا بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَجِبْ  
عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَغْشَوْا وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي  
حَجَلْتُ أُبْكِي وَ أَكْشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ  
أَمْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْزُونِي  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ يَمِينَهُ وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْصَاءُ تَبْكِيهِ

۴۹۴۔ جن مسلمانوں نے غزوہ احد میں شہادت حاصل کی تھی  
انھی میں حمزہ بن عبد المطلب، ابو حنیفہ الیمان، انس بن نضر اور  
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

۱۲۴۸۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے  
قتادہ نے بیان کیا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے  
میں اس سعادت کو حاصل نہیں کر سکا کہ اس کے سب سے زیادہ افراد  
شہید ہوئے اور وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت سے اٹھے گا،  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ غزوہ احد میں قبیلہ  
انصار کے ستر افراد شہید ہوئے، میر معونہ کے واقعہ میں اس کے ستر  
افراد شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے۔ بیان  
کیا میر معونہ کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آیا تھا اور  
یمامہ کی جنگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلحہ کذاب  
سے لڑی گئی تھی۔

۱۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے  
اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے احد کے شہداء کو (دفن کے لیے) ایک ہی کپڑے میں دو دو صحابہ  
کو گھن دیا اور آپ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے عالم سب سے  
زیادہ کون ہیں؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا جاتا تو طح  
میں آپ انھیں آگے کرتے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان سب پر  
گواہ ہوں گا، پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کا حکم دیا اور ان کی  
منار نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا۔ اور ابو الوہید نے بیان کیا، ان سے  
شعبہ نے، ان سے ابن المنکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ  
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب میرے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) شہید کر  
دیئے گئے تو میں رونے لگا تو جابر باران کے چہرے سے کپڑا مہاتا صحابہ  
مجھ روکتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا۔ (فاطمہ بنت عمرو  
رضی اللہ عنہا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی رونے لگی تھیں تو اہل حضور  
نے ان سے فرمایا کہ روؤ مت اہل حضور نے نہ تکیہ فرمایا یا ماتیکیہ

راوی کو شک تھا، فرشتے برابر ان کی لاش پر اپنے پیر دل کا سایہ کھٹے ہوئے تھے، تا آنکہ اسے اٹھا لیا گیا۔

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوربدہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوہ احد میں اٹھائی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو وہ اس سے بھی زیادہ اچھی صورت میں ہو گئی۔ جیسی پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام کار و بار برابر حکمت ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

۱۲۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خواب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقدس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا تھی۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں اجر دیتا۔ اب بعض حضرات تو وہ تھے جو اللہ سے جا ملے اور دنیا میں انھوں نے اپنا کوئی اجر نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں سے تھے، غزوہ احد میں آپ نے شہادت پائی تھی اور ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز انھوں نے نہیں چھوڑی تھی۔ اس چادر سے رکھن دیتے وقت جب ہم ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتا تھا اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، ان حضرات نے ہم سے فرمایا کہ چادر سے سر چھپا دو۔ اور پاؤں پر لاؤ تو گھاس رکھ دو یا ان حضرات نے فرمایا کہ انھوں نے رکھ دیا۔ (اجعلوا علی رجليہ الا ذکر کے بجائے، دونوں جملوں کا مفہوم ایک ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنھیں ان کے اس عمل کا پھل (اسی دنیا میں) دے دیا گیا اور وہ اس سے خوب لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۴۹۵۔ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے،

مَا زَالَت الْمَلَائِكَةُ تُعَلِّمُهُ بِأَجْنَاحِهَا حَتَّى زَفَمَ۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بِحَدَّثِ ابْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ حَبِيبَةَ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي مِثْرَافِي أَيُّ هَزَرْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مِثْرَافُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَرْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا لِي فِيهَا بَعْدًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ۝

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعَشَى عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُنْ ثُبْتُخِي وَحَبَّاءُ اللَّهِ فَوَحَبَ أَخْبَرَنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَنَعَنِي أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أُحْبِرِهِ شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكُلَّ مِثْرَافُ إِلَّا نَمْرَةً كُنَّا إِذَا عَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلُهُ وَإِذَا عَطَيْنَا بِهَا رِجْلَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَحَبَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الَّذِي خَرَأَ وَقَالَ أَلْفُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَتَيْتَ لَمْ تَمُرْهُ فَهُوَ يَهْبِ بِهَا ۝

۴۹۵۔ اُحُدٌ يُحِبُّنَا۔

قَالَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا هُفَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ  
قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قُتَادَةَ سَمِعْتُ أَسْمَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا  
حَبْلٌ مُجَبِّبٌ وَخَوِّبُهُ -

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ طَمَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا  
حَبْلٌ مُجَبِّبٌ وَخَوِّبُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أُجَاهِلُكُمْ حَرَمٌ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَمْتُ مَا  
بَيْنَ رَأْسَيْهَا -

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ أَبِي الْخَنَبَرِ  
عَنْ عُقْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَواتَهُ  
عَلَى الْمَنِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَيْمَنَةِ فَقَالَ  
إِنِّي خَرُطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ  
وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى هَوَاجِئِ النَّاسِ وَإِنِّي  
أُعْطِيْتُ مَفَاجِئَهُمْ خَزَائِنَ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاجِئِ  
الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ  
تُشْرِكُوا بَعْدِي وَبِكُنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ  
أَنْ تَنَا فَتَسُوا فِيهَا -

باب ۶۹۶ غَزْوَةُ الرَّحْبِ

وَبَعْدُ وَذَكَوَانٌ وَبَيْتُ مَعُونَةَ وَحَدَّثَ

عباس بن سہل نے ابو حمید کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے -

۱۲۵۲۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے  
خبر دی، انھیں قرہ بن خالد نے، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ  
عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (احد کے بارے میں، یہ پہاڑ  
ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک  
نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمرو نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے واپس ہوتے ہوئے (احد  
کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے  
ہیں، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو با حرمت علاقہ قرار دیا تھا۔  
(آپ کے حکم کے مطابق) اور میں (آپ کے حکم کے مطابق) ان دو پتھر لیے  
میدانوں کے درمیانی علاقے (مدینہ منورہ) کو با حرمت قرار دیتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن  
ابی حنیبلہ نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد  
کے حق میں وعدہ کی، جیسے مردوں کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر  
تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے جاؤں گا، میں تمہارے حق  
میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوضِ دُکھن کو دیکھ رہا ہوں، مجھے دنیا  
کے خزانوں کی کجی عطا فرمائی گئی ہے، یا (آپ نے فرمایا) مفاتیح الارض  
(مفاتیح خزان الارض کے بجائے، دونوں جہول کے مفہوم میں کوئی فرق  
نہیں)، خدا گواہ ہے کہ میں تمہارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ  
تم میرے بعد مشرک کرنے لگو گے۔ بلکہ مجھے اس کا خطرہ ہے کہ تم دنیا  
کے لیے منافست کرنے لگو گے۔

۶۹۶۔ غزوہ رجب

غزوہ بر معونہ جو قبائل رعل و ذکوان کے ساتھ پیش آیا تھا

۱۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے غزوہ رجب اور غزوہ بر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے یہ دونوں مختلف اوقات میں پیش آئے تھے غزوہ رجب  
کا تعلق دس لاکھ کی اس جماعت سے ہے جس میں عاصم اور حذیفہ رضی اللہ عنہما شریک تھے یہ حادثہ قبائل عضل و قدارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بر معونہ کا تعلق  
ان شترکاری صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے تھے اور جنھیں قبائل رعل و ذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

عَضَلُ وَ الْقَارِءُ وَ عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ  
وَ خُبَيْبٌ وَ أَخْبَاهُ بِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ  
حَدَّثَنَا عَامِمُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَاهُ

أَحَدًا -

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَ أَمْرًا عَلَيْهِمُ  
عَامِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَ هُوَ حَدَّثَنَا عَامِمُ بْنُ عُمَرَ  
مِنْ الْخَطَّابِ فَإِذَا طَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ  
مَسِيرُ عُسْفَانَ وَ مَكَّةَ ذُكِرُوا الْحَبَّ  
مِنْ هَذَا يَلُفُّ قَالَ لَهُمْ مَبْنُو لُحْيَانَ  
فَتَبَعُوهُمْ بِقُرْبٍ مِنْ مِائَةِ رَاةٍ  
فَانْصَوُوا أَثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنَزِلًا  
مَنْزِلَهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَرًا تَمْرًا وَ دَوَا  
مِنْ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا كَمَرٌ مَثَرَبٌ  
فَتَبَعُوا أَثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُواهُمْ  
فَلَمَّا اسْتَهْمَى عَامِمٌ وَ أَخْبَاهُ لَحِقُوا  
إِلَى مَدَنِهِ وَ جَاءَ الْقَوْمُ فَأَخَاطُوا بِهِمْ  
فَقَالُوا لَكُمْ لَعْنَةُ الْعَهْدِ وَ الْمِيثَاقِ إِنَّ  
نَزَلَكُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا  
فَقَالَ عَامِمٌ وَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي  
ذِمَّةٍ كَا بَرِ الثَّوَمَةِ أَخْبَرَنَا خُبَيْبُ بْنُ  
فَقَالُوا لَهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَامِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ  
بِالنَّبْلِ وَ بَقِيَ خُبَيْبٌ وَ رَجُلٌ وَ  
رَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمْ الْعَهْدَ وَ  
الْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمَكُوا  
مِنْهُمْ حَلَوْا أَثَارَهُمْ فَمَاتُوا

قبائل عضل و قارہ کا واقعہ اور عامر بن ثابت اور آپ کے ساتھیوں  
رضی اللہ عنہم کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عامر بن  
عمر نے حدیث بیان کی کہ غزوہ رجب، غزوہ احد کے بعد پیش آیا  
تھا۔

۱۲۵۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن  
یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی  
سفیان ثقفی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک جماعت رکھ کر قریش  
کی سرگرمیوں کی خبر لانے کے لیے بھیجی اور اس کا امیر عامر بن ثابت رضی اللہ  
عنہ کو بنایا، آپ عامر بن عمر بن خطاب کے ناما ہیں، یہ جماعت رداد ہوئی اور  
جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچی تو قبیلہ نذیل کی ایک شاخ کو  
جسے بنو لحيان کہا جاتا تھا، ان کا علم ہو گیا اور قبیلہ کے تقریباً سو تیرا زور  
نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے نشانات قدم کو تلاش کرتے ہوئے چلے آئے  
ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کامیاب ہو گئے، جہاں صحابہؓ کی جماعت نے پڑاؤ کیا  
تھا۔ وہاں انھیں ان کھجوروں کی گھٹلیاں ملیں جو صحابہؓ درمیز سے لائے  
تھے (اور وہیں بیٹھ کر انھیں کھایا تھا) فہید والوں نے کہا کہ یہ تو بشارت  
کی کھجور کی گھٹلی ہے۔ اب انھوں نے پھر تلاش شروع کی اور صحابہؓ کو  
پالیا۔ عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب یہ صورت حال  
دیکھی تو صحابہؓ کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ  
والوں نے وہاں پہنچ کر قبیلہ کو اپنے گھر سے میں لے لیا اور صحابہؓ سے  
کہا کہ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اگر تم نے ہتھیار ڈال  
دیئے تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر عامر رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی حفاظت و امن میں، اپنے کو کسی صورت  
میں بھی نہیں دے سکتا، اے اللہ! ہمارے ساتھ ہمیشہ آئے ورنہ  
حالات کی اطلاع اپنے نبی کو پہنچا دے۔ چنانچہ حضرات صحابہؓ نے  
ان سے قتال کیا اور عامر رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ان  
کے تیروں سے شہید ہو گئے۔ حضرت خبیب، زید، اور لولک صحابی رضی  
اللہ عنہ ان کے حملوں سے ابھی محفوظ تھے۔ قبیلہ والوں نے انھیں پھر  
حفاظت و امن کا یقین دلایا۔ یہ حضرات ان کی یقین دہانی پر اتر آئے۔

فَقَالَ الرَّحْبُلُ الثَّلَاثُ الَّذِي مَعَهُمَا هَذَا اَوَّلُ  
فَاتَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَوَّزَهُ وَعَالَهُوهُ  
عَلَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَتَكَوُّهُ وَانْطَفَا  
بُخْبِيبٌ وَزَيْدٌ حَتَّى بَاغَوْهُمُ بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى  
خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنُ عَامِرِ بْنِ نُوفَلٍ وَ  
كَانَ خُبَيْبٌ هُوَ تَتَلَّ الْحَارِثُ يَوْمَ مَبْدَابٍ  
فَمَكَتْ عَلَيْهِمْ اَسِيرًا حَتَّى اِذَا اجْتَمَعُوا  
فَتَلَكَ! سَتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ  
الْحَارِثِ لَيْسَتْ جَدًّا بِهَا فَاعَارَتْهُ فَالَتْ  
تَخَفَلَتْ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَهَرَجَ اِلَيْهِ حَتَّى اَمَاةُ  
فَوَضَعَهُ عَلَى خَنْدِهِ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ  
فَزَعَتْ فَزَعَةً عَرَفَتْ ذَلِكَ مِثْقًا وَفِي  
مِثْقِهِ الْمَوْسَى فَقَالَ اخْبِئِيْنِ اَنْ  
اَسْأَلُهُ مَا كُنْتُ لِي فَعَلْتُ ذَلِكَ اَنْ  
شَاءَ اللهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ اَسِيرًا  
قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهُ  
يَا كُلُّ مِنْ قِطْفٍ عَيْبٍ وَمَا بِمَكَّةَ  
يَوْمَئِذٍ شَمْرَةٌ وَامْتُهُ فَمَوْثِقٌ فِي  
الْخَنْدِيدِ وَمَا كَانَ اِلَّا سِرْقٌ رَزَقَهُ  
اللهُ فَخَرَجُوا مِنْ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ  
فَقَالَ دَعُوْنِي اُمِّئِي دَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ كَا اَنْ  
مَشَرُوا اَنْ مَا فِي حَزْمٍ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ  
فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الدَّكْعَتَيْنِ عَلَيْهِ  
الْقَتْلُ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ احْصِهِمْ  
عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ه

مَا اُمِّئِي حِينَ اَقْتُلُ مُسْلِمًا

عَلَى اُمِّئِي شَيْقٌ كَانَ يَدُهُ مَضْرُوعِي

پھر جب قبیلہ والوں نے انھیں پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا تو ان کی  
کمان کی تانت اتار کر ان حضرات کو انھیں سے باندھ دیا تیسرے صحابی  
حزب خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، انھوں نے کہا کہ یہ تمھاری سب  
سے پہلی غداری ہے، انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا، پہلے  
توقید والوں نے انھیں گھسیٹا اور اپنے ساتھ لے جانے کے لیے زور لگاتے  
رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انھیں وہیں قتل کر دیا رضی اللہ  
عنہ اور حزب خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر  
انھیں مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ حزب خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے  
بیٹوں نے خرید لیا، حزب رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں حارث کو  
قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔  
جس وقت ان سب کا حزب رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق ہو چکا تھا تو  
اتفاق سے انھیں دنوں حارث کی ایک لڑکی (زینب بنت حارث  
رضی اللہ عنہا) سے آپ نے استرا مانگا تھا۔ موئے زینب صاف  
کرنے کے لیے اور انھوں نے آپ کو استرا دے بھی دیا تھا، ان کا بیان  
تھا (اسلام لانے کے بعد) کہ میرا کامیری غفلت میں حزب رضی اللہ عنہ  
کے پاس چلا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا، میں نے جو اسے اس حالت  
میں دیکھا تو بہت گھرائی، انھوں نے میری گھبراہٹ کو بھانپ لیا۔ استرا ان  
کے ساتھ میں تھا، انھوں نے مجھ سے کہا، کیا تمھیں اس کا خدوہ ہے کہ میں اس  
بچے کو قتل کر دوں گا۔ انشاء اللہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ ان کا بیان تھا  
کہ حزب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے  
انھیں انگوڑا خوشتر کھاتے ہوئے دیکھا، حالانکہ اس وقت مکہ میں کسی طرح  
کا پھل موجود نہیں تھا، جبکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی تھے۔ وہ تو  
اللہ کی بھیجی ہوئی روزی تھی۔ پھر حارث کے بیٹے انھیں لے کر حرم کی حدود  
سے باہر گئے قتل کرنے کے لیے۔ حزب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا قتل  
کرنے سے پہلے (کہ مجھے دو دھت بنا زپڑھنے کی اجازت دو۔ انھوں  
نے اجازت دے دی اور) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے  
فرمایا کہ اگر تم یہ خیال ذکر کرنے لگتے (اگر میں نماز طویل کرتا، کہ موت سے گھبرا  
گیا ہوں تو اور زیادہ پڑھتا) حزب رضی اللہ عنہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جن سے

لے کر انھیں اس بات یقین تو ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا، کہیں خدا نخواستہ میرے بچے کو استرا سے ذبح نہ کر دیں۔

قتل سے پہلے دو رکعت نماز کا طریقہ چلا ہے۔ اسی کے بعد آپ نے ان کے لیے بدعا دی، اے اللہ! انھیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھے، جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ کی راہ میں مجھے قتل کیا جائے گا، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کسے ہونے لگے جس میں برکت دے گا، پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انھیں شہید کر دیا اور قریش نے عامر رضی اللہ عنہ کی لاش کے لیے آدمی بھیجے، تاکہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لائیں جس سے انھیں بچایا جاسکے۔ عامر رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک بہت بڑے سردار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیل کا بادل کی طرح ایک دل بھیجا اور ان مکھیلوں نے ان کی لاش کو قریش کے آدمیوں سے محفوظ رکھا اور یہ لوگ ان کی لاش میں سے کوئی بھی عضو لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۲۵۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سرورہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۵۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہؓ کی ایک جماعت تبلیغ اسلام کے لیے بھیجی تھی، انھیں ”القرآء“ کہا جاتا تھا۔ بنو سہم کے دو قبیلے بعل اور ذکوان نے ایک کنویں کے قریب ان کے ساتھ مزاحمت کی یہ کنویں ”بزمعورہ“ کے نام سے مشہور تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان سے کہا کہ خدا گواہ ہے، ہم تمہارے خلاف لڑنے یہاں نہیں آئے ہیں، بلکہ ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ضرورت پر مامور کیا گیا ہے لیکن تمہارے ان قبیلوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا اور صرف ایک صحابی کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر بچ نکلے تھے۔ اور مدینہ آکر اطلاع دی تھی اس واقعہ کے بعد ان حضرات نے صبح کی نماز میں ان کے لیے ایک مہینے تک بدعا کی تھی۔ اسی دن سے دعائے قنوت کی ابتداء ہوئی، ورنہ اس سے پہلے ہم دعا، قنوت کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعا کد کد کے بعد پڑھی جائے گی یا قرأت قرآن سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے، انس رضی اللہ

عَنْ أَنَسٍ فِي ذَاتِ الْيَلَاءِ وَأَنْ يَشَارَ  
بِبَارِكٍ عَلَى أَوْصَالٍ شَلَّ مُنْزَعٍ  
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا عَقْبَةُ بْنُ  
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ  
فُرَيْشٌ إِلَى عَامِرٍ لِيَقْتُلُوا بَشِيئَةً  
مِنْ جَسَدِهِ يَعْزِفُونَ عَنْهُ  
كَأَنَّ عَاصِمًا قَتَلَ عَظِيمًا  
مِنْ عَظَمَاءِ يَوْمٍ كَبِيرٍ  
فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ  
الطَّلَّةِ مِنَ السَّمَاءِ بِرِجْمَتِهِ  
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ  
عَلَى شَيْءٍ - ۱۲۵۶

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَسَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ  
قَتَلَ جَبِيئًا هُوَ أَبُو سُرُورَةَ - ۱۲۵۷

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ  
رَجُلًا لِحَاجَةِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءَةُ  
فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ  
رِغْلًا وَذَكَوَانٌ عِنْدَهُ جُبْرٌ يُقَالُ لَهَا  
سُجْرٌ مَعُونَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا  
إِيَّاكُمْ أَسَدْنَا أَنْتُمْ خَنُفٌ مُخَنَذُونَ  
فِي حَاجَتِنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَتَلُوهُمْ حَدَّثَنَا عَالِيٌّ عَنْ  
النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَهْرٌ آتِي  
مَكُونَةُ الْغَدَاةِ وَذَلِكَ بِدَايَةِ الْقُنُوتِ  
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ  
سَأَلَ رَجُلٌ أَسْنَأَ عَنِ الْقُنُوتِ أَوْ بَعْدَ



عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ قرأتِ قرآن سے فارغ ہونے کے بعد۔

۱۲۵۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ صوب کے بعض قبائل کے لیے بددعا کرتے تھے۔

۱۲۵۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رطل و کوان عصبیہ اور بنو لحیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسلام کی تبلیغ کے لیے مدد چاہی۔ آپ حضورؐ نے ستر انصاری صحابہؓ سے ان کی مدد کی، ہم ان حضرات کو ”القرآء“ (قاری کی جمع) کہا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں یہ حضرات دن میں کئی بار جمع کرتے تھے (معاشرہ حاصل کرنے کے لیے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بزمِ معونہ پہنچے تو ان قبیلے والوں نے انھیں دھوکہ دیا اور انھیں شہید کر دیا۔ جب آپ حضورؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بددعا کی، عرب کے انھیں چند قبائل رطل، و کوان، عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہؓ کے بارے میں قرآن میں آیت نازل ہوئی اور ہم اس کی تلاوت کرتے تھے، پھر وہ آیت منسوخ ہو گئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو سمجھا دیجئے کہ ہم اپنے رب کے پاس آگئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی معقول سے) اس نے خوش و خرم رکھا ہے۔ اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رطل و کوان عصبیہ اور بنو لحیان کے لیے بددعا کی حتیٰ کہ غیفر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن زریج نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ستر صحابہ قبیلہ انصار سے نفرت رکھتے تھے اور انھیں بزمِ معونہ کے پاس شہید کر دیا گیا تھا۔ قرآن سے ملاؤ کتاب اللہ ہے، عبد اللہ بن حماد کی روایت کی طرح۔

الرَّكُوعِ أَوْ عِنْدَ خُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ خُرُوجِ مِنَ الصَّلَاةِ ۖ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ مَدْعُوًّا عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ الْعَرَبِ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِطْلًا وَكُوَانًا وَعَصْبِيَّةً وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَهُمْ سَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَجْتَطِبُونَ بِالْفَخَارِ وَيَصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا يَسْبُرُونَ مَعُونَةً فَتَلَوْهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُنْتُ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ أَخْيَارِ الْعَرَبِ عَلَى رِطْلٍ وَكُوَانٍ وَعَصْبِيَّةٍ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِسْمُ ذَلِكَ رُفِعَ فَلَبَّوْا عَنَّا هُوَ مِنَّا إِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَدَحْنِي عَنَّا وَادْخُلْنَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُنْتُ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ مَدْعُوًّا عَلَى أَخْيَارٍ مِنَ أَخْيَارِ الْعَرَبِ عَلَى رِطْلٍ وَكُوَانٍ وَعَصْبِيَّةٍ وَبَنِي لَحْيَانَ إِذَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَلَوْا يَسْبُرُونَ مَعُونَةً قُرْآنًا كُنَّا بَاهُوًّا ۖ

۱۲۶۰۔ جَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَالَةَ عَنْ أَبِيهِ وَاسَلَّمَ نَبَتْ خَالَهُ أَخِي رَدْمَسِيكُمْ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رُئُوسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ حَتَّى بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ سَيَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّمَلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَذْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ يَا هَلِ عَطْفَانِ بِالْفِ وَالفِ فَطَعِينَ عَامِرُ فِي بَيْتِ أُمِّ قَلْدَبِ فَقَالَ عَدَّةٌ كَعْدَةٌ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ قَلْدَبِ اسْتَوَى بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامُ أَخُو أُمِّ سَلِيمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَغْدَجٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي حُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُوا فِي كُنْتُمْ وَإِنْ فَتَلُونِي آتَيْتُمْ أَمَحَا بِكُمْ فَقَالَ اسْتَوْمِنُوا فِي أَمَلِكُمْ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَدْمُوًا إِلَى رَجُلٍ فَأَنَالَ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامُ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَنَا بِالْأَدْمِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَنَزَلَتْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَفَتَلُوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الدَّاعِرِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَسْجُوحِ إِنَّمَا نَدُّ لَفِينَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا دَارُهَا نَدُّ عَا لَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ مَبَا حَا عَلَى رِعْلٍ

۱۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہم نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل ام سلمہ رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کے بھائی حرام بن لھان رضی اللہ عنہ کو بھی ان کو بھی ان ستر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رئیس المشرکین عامر بن الطفیل نے حضور اکرم کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں اس نے کہا کہ یا تو یہ کیجئے کہ یہاں آبادی پر آپ کی حکومت رہے اور شہری آبادی پر میری یا مجھے آپ کا جانشین منتخب کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفانیوں کو لے کر آپ پر چڑھائی کر دوں گا۔ اس پر ان حضور نے اس کے لیے بددعا کی (اولم فلاں کے گھر میں وہ طاعون میں مبتلا ہوا۔ کہنے لگا کہ آل فلاں کی عورت کے گھر کے حوران اونٹ کی طرح مجھے بھی غزوہ نکل آیا ہے۔ میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مگر ہیراچال ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حرام بن لھان رضی اللہ عنہ، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور ایک تیسرے صحابی جن کا تعلق بنی فلان سے تھا، آگے بڑھے حرام رضی اللہ عنہ نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے) بنو عامر تک پہنچ کر پہلے ہی کہہ دیا کہ آپ دونوں میرے قریب ہی کہیں رہیں۔ میں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں، اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو آپ لوگ قریب ہی ہیں اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں (اور صورت حال کی اطلاع کریں)۔ چنانچہ قیدہ میں پہنچ کر انھوں نے ان سے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمہیں پہنچا دوں؟ پیچہ وہ ان حضور کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قیدہ والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے آکر آپ پر نیزہ سے وار کیا، ہم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ نیزہ آراب ہو گیا تھا حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس وقت نکلا، اللہ اکبر، کہہ کے رب کی قسم، میں نے تو کامیابی حاصل کر لی۔ اس کے بعد ان ایک صحابی کو بھی مشرکین نے پکڑ لیا (جو حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا) انھیں شہید کر دیا، پھر اس مہم کے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ صرف لنگڑے صحابی بچ نکلے میں کامیاب ہو گئے، وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، بعد میں وہ آیت مسوخ ہو گئی، آیت یہ تھی، ”إِنَّا قَدْ لَفَيْنَا دَبْنًا فَرَضِي عَنَّا دَارُهَا نَدُّ“ (ترجمہ

۱ گزر چکا، اُن حضورؐ نے ان قبائل رعل، ذکوان، بنو لیان اور عصبیہ کے لیے حضورؐ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تھی تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۲۶۱۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؓ نے خبر دی، انھیں معمرؓ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے علقمہؓ مر بن عبداللہؓ بن انس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب حرام بن لیحان رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ماموں تھے تبرعونہ کے موقع پر زخمی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انھوں نے لیل اپنے چہرہ اور سر پر لگا لیا اور فرمایا، میں کامیاب ہو گیا، کعبہ کے رب کی قسم!

۱۲۶۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشامؓ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب قریش کی اذیتیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی،

اُن حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ بھی نہیں ٹھہرے رہو۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! کیا آپ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اپنے لیے ہجرت کی اجازت کے متوقع ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا، مجھے اس کی امید ہے، عائشہؓ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر آنحضرتؐ ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ (گھر کے اندر تشریف لا کر) فرمایا کہ تخلیف کر لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ صرف میری دونوں لڑکیاں یہاں موجود ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے، مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں اور میں نے انھیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ آپ نے آنحضرتؐ کو ایک اونٹنی جس کا نام ”الحبباء“ تھی، دے دی۔ دونوں حضرات سواری پر کودا رہے اور غار، یہ غار ثور پہاڑی کا تھا، میں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل بن سحرہ، عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ شیشی

وَ ذَکُوَانٍ وَ بَنِي لُحْيَانَ وَ عُصَيَّةَ  
النَّبِيِّ عَصَوْا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي حَبَابُ بْنُ الْحَبَابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ سَيْعَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَمَا طَعَنَ حَرَامُ بْنُ لِيحَانَ وَ كَانَ خَالَهُ كَيْدُوهَ سَيْدَ مَعُونَةَ قَالَ بِإِلَافَةٍ هَكَذَا أَفْتَضَعُهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ۝

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ الْوَدَى فَقَالَ لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ أَنْ تُبْذَرَ لَكَ فَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ فِي كَلَامِي رَجُوعٌ فَلَا أَفِي قَالَ فَاسْتَظَرَّهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَأَلَهُ ذَاتَ يَوْمٍ طَهْرًا فَأَذَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ أَشْعَرَتَا أَمَّهَ فَذُنَّ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي ثَلَاثَتَانِ وَ كُنْتُ أَغْدُوَهُمَا لِلْخُرُوجِ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا وَ هِيَ الْحَبَابَةُ فَاتَّطَعَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ وَ هُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَا يَا فَيْرُ فَكَانَ قَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ عَنْدَهُمَا لِعَبْدِ اللَّهِ مِنَ الطَّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَحْوَجًا عَائِشَةَ لِأُمِّهَا

والی ادلتی حتی تو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام رعام موشیوں کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آنحضرتؐ کو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے (غارتوں میں آپ حضرات کی خوراک اسی کا دودھ تھی) اور پھر اسے چرانے کے لیے لے کر روانہ ہو جاتے تھے اس طرح کوئی چرواہا اس راڈ پر مطلع نہ ہو سکا۔ پھر جب آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی پہنچے تھے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے۔ بہتر معجزہ کے حادثہ میں عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ ابو اسامہ سے روایت ہے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ جب بہتر معجزہ کے حادثہ میں قاری بھی بڑے شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید کئے گئے تو عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ شہید ہو جانے کے بعد ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھالی گئی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو لاش آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھی، پھر وہ زمین پر رکھ دی گئی اور مشرکین کی دستبرد سے بچانے کے لیے ان شہداء کے متعلق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (جبریل علیہ السلام نے) بتا دیا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کی شہادت کی اطلاع صحابہؓ کو دی اور فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھی شہید کے بیٹے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انھوں نے اپنے رب کے حضور میں عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو اس کی اطلاع دے دیجئے کہ ہم آپ کے یہاں پہنچ کر کس طرح خوش اور مسرور ہیں اور آپ بھی ہم سے راضی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کے ذریعہ) مسلمانوں کو اس کی اطلاع دے دی، اسی حادثہ میں عروہ بن اسامہ بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے (پھر زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جب تولد ہوئے) تو ان کا نام عروہ، انھیں عروہ بن اسامہ رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس حادثہ میں شہید ہوئے تھے (اور زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام منذر انھیں کے نام پر رکھا گیا۔

وَكَا نَتْ رَا فِي مَكْرٍ مِّنْعَهٗ نَكَانَ يَوْمَ دُحْرٍ يَمَّا  
وَقَيْدًا وَاعْلَاهُمْ وَيُصْبِرُ قَبْلَ لِحْجَةٍ  
الْيَمِينِ ثُمَّ تَسْرِعُ فَنَدَا كَيْفَ تَنْ مِيه  
أَحَدٌ مِّنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ  
مَعَهُمَا يُعْقِبَانِ حَتَّى حَتَّى مَا الْمَدِينَةُ  
عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ لِيَوْمٍ مِّنْ مَّعُونَةٍ  
وَعَبَّ أَيْ أَسَامَةَ قَالَ قَالَ مِشَارُ  
بْنُ عَمْرٍو وَهٗ فَخُبَرْنَا أَيْ قَالَ لَمَّا  
قُبِلَ السَّيْرُ بِيَوْمٍ مَّعُونَةٍ وَأُسْمُو  
عَمْرُوبُ بْنُ أُمِّيَّةَ الضَّمِيرُ قَالَ لَهُ  
عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ مَنْ هَذَا فَأَسَارَى  
قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُوبُ بْنُ أُمِّيَّةَ  
هَذَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ فَقَالَ  
لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رَفِيعٍ  
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ لَّا نُنْظُرُ إِلَى  
السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّدْصِ ثُمَّ  
وَصَنِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَبَرَهُمْ فَنَحَاهُمْ  
فَقَالَ إِنْ أَصْحَابُكُمْ قَدْ أَصِيبُوا  
وَأَنَّهُمْ قَدْ سَاقُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا  
وَبَنَّا أَخْبِرْنَا إِيَّاكَ وَأَنْتَ جَمَّا  
رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ فَخَبَرَهُمْ  
عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَ مِثْدٍ  
فِيهِمْ عَمْرُوبُ بْنُ أُمِّيَّةَ  
أَسْمَاءُ بْنُ الصَّلْتِ تَشْمِي  
عَمْرُوبُ بْنُ مِمِّدٍ  
بَنُ عَمْرُوبِ

بِهِ

مُنْدَرُ بْنُ

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ السَّيِّئِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَقْرًا مَدْعُوًّا  
عَلَى رِغْلٍ وَذِكْرَانٍ وَفَعَلَ عُصْبَةً عَصَبٍ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۖ

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الَّذِينَ قَتَلُوا نَعِيًّا أَهْلَ بَيْتِهِ بِبُيُوتِهِ  
مَعُونَةً ثَلَاثِينَ مَبَاحًا حَتَّى مَدَّ عَوْا أَعْلَى  
رِغْلٍ وَذِكْرَانٍ وَعُصْبَةً عَصَبٍ ۖ  
وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَسْرُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِيَنْبِئَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ  
قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِهِ مَعُونَةً قُرْآنًا  
قُرْآنًا لَا حَتَّى شَيْخُ بَعْدَ بَيْتِهِ أَفْوَ مَنَا لَقَدْ  
لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِي غَنًا وَرَضِينَا عَنْهُ ۖ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْكُحُولُ قَالَ  
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقَتْلِ فِي الصَّلَاةِ  
فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ  
أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ صَلَاتَنَا  
أَخْبَرْنَا عَنْكَ أَنْتَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ  
كَذَبَ إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَقْرًا مَدْعُوًّا  
كَانَ بَعَثَ نَاسًا يَقَالُ لَكُمْ الضُّرُّ أَمْ وَ  
هُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ

۱۲۶۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں  
سلیمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو مجاہد نے اور ان سے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک  
رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی، اس دعا قنوت میں آپ نے رِغْل اور  
ذکران کے لیے بد دعا کی۔ آپ فرمانے تھے کہ قبیلہ عصبیہ نے اللہ اور  
اس کے رسول کی نافرمانی و عصیان کیا۔

۱۲۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بے مہر معوزہ کے حادثہ میں  
شہید کیا تھا۔ تیس دن تک صبح کی نماز میں بد دعا کی تھی، آپ قبائل رعل  
بنو لحيان اور عصبیہ کے لیے ان نمازوں میں بد دعا کرتے تھے، جنہوں  
نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں اصحاب  
کے بارے میں جو بے مہر معوزہ کے حادثہ میں شہید کر دیئے گئے تھے، قرآن  
مجید کی آیت نازل کی، ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے لیکن بعد میں وہ  
منسوخ ہو گئی تھی۔ (آیت کا ترجمہ) ”ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب  
سے آئے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے رضی اور خوش اور ہم بھی اس کے یہاں  
راضی اور خوش ہیں ۖ“

۱۲۶۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے  
حدیث بیان کی، ان سے عاصم کحول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا  
کہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے  
بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ کدال صاحب نے  
تو آپ ہی کے واسطے مجھے بتایا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے انس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع  
کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت  
کو جو ”القرآن“ کے نام سے مشہور تھے اور جو بستر کی تلواریں تھے مشرکین کے  
بعض قبائل کے یہاں بھیجا تھا۔ مشرکین کے ان قبائل نے حضور اکرم کو ان

مِنْهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هُوَ لَكُمْ الَّذِينَ كَانَ مِنْهُمْ وَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ الزَّكَاةَ شَهْرًا أَيْ عَمَلِيَةً -

**باب ۴۷ غزوة الخندق وهي الأحزاب**  
كَانَ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالِ سَنَةِ أَرْبَعٍ -

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِدْرِاهِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَجْزِهِ وَغَزَاهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَاحْبَا سَا -

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَهُمْ مُنْقَلِبُ الثَّرَابِ عَلَى الْكَنَادِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهْمُ وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ -

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي عِنْدَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْنٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُبُودِ قَالَ أَلَسْتُمْ بِأَنْ تَعِيشَ الْآخِرَةَ

صحابہ کے بارے میں پہلے حفظ و امان کا یقین دلایا تھا، لیکن یہ لوگ صحابہ کی اس جماعت پر غالب آ گئے اور غدار کی، اور انھیں شہید کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موقع پر رکوع کے بعد ایک مہینے تک تنوت پڑھی تھی اور اس میں ان مشرکین کے لیے بد دعا کی تھی۔

۲۶۹ - غزوہ خندق، اس کا دوسرا نام غزوہ احزاب ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق شوال سنہ ۳ میں ہوا تھا۔

۱۲۶۶ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو انھوں نے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا (تاکہ لڑنے والوں میں انھیں بھی شامل کر لیا جائے) اس وقت آپ چودہ سال کے تھے، تو آنحضرت نے انھیں اجازت نہیں دی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جب آپ نے آل حضور کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اجازت دے دی۔ اس وقت آپ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

۱۲۶۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے، صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھود رہے تھے اور میں ہم اپنے کانڈھوں پر منتقل کر رہے تھے اس وقت آپ نے دعا کی، اے اللہ! آخرت ہی کی زندگی بس زندگی ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمائیے۔

۱۲۶۸ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح سویرے ہی خندق کھود رہے ہیں، ان کے پاس ملازم نہیں تھے کہ ان کے بجائے وہ اس کام کو انجام دیتے، جب آپ حضور نے ان کی اس مشقت، بھوک اور فاقہ کو دیکھا تو دعا کی اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی

مغفرت کیجئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے جواب میں کہا ہم ہی ہیں جنہوں نے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم اسے جہاد کا عہد کیا ہے، جب تک ہماری جان میں  
جان ہے۔

۱۲۶۹۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
ہرگز کے چاروں طرف مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہو  
گئے اور مٹی اپنی پیٹھ پر منتقل کرنے لگے اس وقت وہ پیشتر بڑھ رہے  
تھے ہم نے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر عہد کیا، جب تک ہماری  
جان میں جان ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دعا کی، اے اللہ! بغیر تو صرف آخرت ہی کی حقیقت ہے، پس انصار  
اور مہاجرین کو آپ برکت عطا فرما۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
ایک مٹھی جو آنا اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ایسے روغن میں جس کا مزہ بھی بگڑ  
چکا ہوتا ملا کر پکا دیا جانا، یہی ماحضر ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رکھ دیا جانا،  
صحابہ مبھوکے ہوئے، یہ ان کے حلق میں چپکتا تھا اور اس میں بدلہ بھی  
ہوئی تھی۔

۱۲۷۰۔ ہم سے خلا دین یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن  
ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جا رہی تھی  
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوہ خندق  
کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی ٹپکی،  
جس پر کمال اور بھیاڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لیے خندق کی  
کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ٹپا رہی ہوگی  
ہے۔ ان حضروں نے فرمایا کہ میں اندازتہا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے  
اس وقت دھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا پیٹ پیچھے سے بندھا ہوا  
تھا۔ تین دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا تھا۔ انھوں  
نے کمال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا چٹان (ایک ہی ضرب  
میں) بالو کے ڈھیر کی طرح بہ گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے  
گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیے (گھر آکر) میں نے اپنی بڑی سے  
کہا کہ آج میں نے حضور اکرم کو (خافق کی وجہ سے) اس حالت میں دیکھا

فَاَعْنِرْ لَانْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا حَبِيبُنَا لَهُ  
نَحْنُ الشَّيْنُ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْجِهَادِ مَا يَقِينَا اَمِيْنَا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ  
وَالْأَنْصَارُ يُجْفِرُونَ الْحَنْدُقَ فِي حَوْلِ الْمَدِينَةِ  
وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُنْتَوِبِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ  
نَحْنُ الشَّيْنُ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا يَقِينَا اَمِيْنَا  
قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا  
خَيْرُ الْآخِرَةِ۔ فَأَبْرَكَ فِي الْأَنْصَارِ وَ  
الْمُهَاجِرَةِ قَالَ لِيُتَوَنَّ بِكَ كَفَى مِنَ الشَّعِيرِ فَيُضَعُّ  
لَهُمْ بِأَهَالِهِ سَبْخَةٌ تَرْمَعُ بَيْنَ يَدَيْ الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ  
جِياعٌ وَهِيَ تَشْتَعِلُ فِي الْخَلْقِ وَالْهَارِ بِمُشْتَبِهٍ۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلْدَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
ابْنُ أَمِيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا  
بِیَوْمِ الْحَنْدُقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْبَةٌ شَدِيدَةٌ  
فَجَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا  
هَذِهِ كُدْبَةٌ عَرَضَتْ فِي الْحَنْدُقِ فَقَالَ  
أَنَا نَزِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ يَجْجِرُ وَ  
لَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ رَدَدْنَا وَقَدْ وَاقَا فَآخَذَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلُ  
فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهِيلًا أَوْ أَهْلِيَهُ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَثْذَنَ لِي إِلَى الْبَيْتِ  
فَقُلْتُ لَمْ تُرَاقِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ  
شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ  
الْعَنَاقَ وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى حَقَلْنَا اللَّحْمَ

کہ صبر ہو سکا، کیا تھا رسے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں، کچھ جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ار میں نے بکری کے بچے کو بچہ کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ پھر گوشت کو کم نے ہانڈی میں رکھا رکھنے کے لیے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آٹا گودھا جاچکا تھا اور گوشت چو لھے پر پکھنے کے قریب تھا حضور اکرمؐ سے میں نے عرض کی، گھر کھانے کے لیے مختصر سی چیز تیار ہے، یا رسول اللہ! آپ اپنے ساتھ ایک دو آدمیوں کو لے کر تشریف لے چلیں، اہل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنا ہے؟ میں نے آپؐ سے سب کچھ بتا دیا۔ اہل حضورؐ نے فرمایا کہ بہت ہے اور نہایت عمدہ و طیب۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ چو لھے سے ہانڈی نہ اتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں، میں ابھی آ رہا ہوں۔ پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ سب لوگ چلیں۔ تمام انصار اور مہاجرین تیار ہو گئے۔ جب جابر رضی اللہ عنہ گھر میں پہنچے تو اپنی بیوی سے انھوں نے کہا، اب کیا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا، اہل حضورؐ نے آپؐ سے کچھ پوچھا بھی تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ اہل حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اندر داخل ہو جاؤ، لیکن ارحام نہ ہرنے پائے اس کے بواہل حضورؐ روٹی کا چوراکہ کرنے لگے اور گوشت اسی پڑنے لگے، ہانڈی اونٹنوں و دونوں ڈھکے ہوئے تھے۔ اہل حضورؐ نے اسے لیا اور صحابہؓ کے قریب کر دیا۔ پھر آپؐ نے گوشت اور روٹی نکالی، اس طرح آپؐ برابر روٹی چوراکہ کرتے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ رضی اللہ عنہم شکم سیر ہو گئے اور کھانا باقی بھی بچ گیا۔ آخر میں اہل حضورؐ نے جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں حدیث میں بھیجوا، کیونکہ آج کل لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔

۱۲۶۱ - مجھ سے عمر دین علیؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انھیں سعید بن میں نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا، کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ انتہائی جھوک میں

فِي السُّبُرَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجَبِينَ قَدْ انْكَسَرَتِ السُّبُرَةُ بَيْنَ الرَّثَائِيَّةِ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْفَجَ فَقُلْتُ طَعِمْتُ لِي فَقُمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ قَدْ كَذَبْتُ لَكَ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ السُّبُرَةَ وَلَا الْخُبْرَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِي فَقَالَ قَوْمُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ وَجِئْتُ بِهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَصَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْرَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُجَبِّدُ السُّبُرَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَتَكُونُ بِلَالُ يَكْسِرُ الْخُبْرَ وَيَغُفُّ حَتَّى سَتَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ صَلَّى هَذَا وَ

أَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ

أَصَابَتْهُمْ

مَتَاعَةٌ

۱۲۶۱ - حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقَ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُصًا شَدِيدًا فَإِنَّا نَكَلَعُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ



مبتدا میں۔ میری بوی ایک ہتھیار لکال کر لائیں جس میں ایک صاع جوڑے تھے گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بوی نے جو کوچلی میں بیٹا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور آل حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میری بوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ رض کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا یعنی جتنا کھانا ہے، کہیں اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر چلے آؤ، چنانچہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے کان میں یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جو پیس لے میں جو ہمارے پاس تھے، اس لیے آپؐ دو ایک صحابہؓ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں لیکن حضور اکرمؐ نے بہت بلند آواز سے فرمایا اے اہل خندق! جا رہے تھے اسے لیے کھانا تیار کر دیا ہے بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے جاؤ۔ اس کے بعد آل حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک میں آنے جاؤں ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا، اور حضور اکرمؐ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے میں اپنی بوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا، میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آل حضورؐ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا دی، ہانڈی میں بھی آپؐ نے حضورؐ کی آمیزش کی اور برکت کی دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولہے سے ہانڈی نہ اتارنا صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے رشکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرات واپس آئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

۱۲۷۲۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام بنہ، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ روایت (جسب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے

عندک شیء خاری رأیت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصاً شديداً فأخرجت إني حيواناً نبيه صاعاً من شعيرة ولنا بهيمة كاجنة فذبحناها وطحننا الشعيرة ففرغنا إلى خدائنا وقطعناها في مبدعاً ثم ولت إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت صاعاً تفصحنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامن معہ ففمنه فساروثة فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بهيمة لنا وطحننا صاعاً من شعيرة كان عندنا فتعال انت ونفبر معك فصاح النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اهل الخندق ان جابراً قد منع سورة فحي هلككم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن بؤمناكم ولا تجيزن عجيبكم حتى اخرجت فجننت وحاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیدم الناس حتى جئت امرائی فقلت بك وبك فقلت قد فعلت الذی قلت فأخرجت لنا عجیناً فبصق فیہ وبارک ثم عمداً إلى بؤمنا فبصق فیہ وبارک ثم قال اذعوا خایزة فلتخبر مبعی واذحی من بؤمناکم ولا تنزلوها وھما لف فاقسم بالله لعلنا اكلوا حتى تروا وانحرؤا وان بؤمنا لتغظ كما هی وان عجیننا لبخبر كما هو۔

۱۲۷۲۔ حدیثی عثمان بن ابی شیبہ حدیثاً عبد بنہ عن ہشام عن ابیہ عن عائشہ رداً اذ جاء وکسر من فوقکم ومن اسفل

مِنْكُمْ وَإِذْ مَنَعْتُكَ الْبَصَارَ قُلْتُ  
كَانَ ذَلِكَ جَوْهَرًا خَضَقَ -

بنو بن بن

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ هِلْمَةَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ  
الْبَيْتُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ الثَّرَابُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ  
حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوْ اغْبَرَ بَطْنَهُ يَقُولُ -

وَاللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا أَهْنَدُنَا  
وَلَا نَقَصَنَا فَمَا وَلَا صَلَبُنَا

فَأَنزَلْنَا سَبْعِينَ عَشْرَ عَلَيْنَا  
وَكُنَّ الْأَقْدَامُ إِنْ رَفَعْنَا  
إِنْ أَرَادُوا فَتَنَةً أَبْنَاءَ

وَسَمِعَ بِهَا مَوَدَّةَ ابْنِ أَبِي

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ الْحَكَمِ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُ بِالضَّبَاوِ  
أَهْلَكَ عَادِيًّا يَالِدَ الْبُورِ -

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
بَنِي يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ كَمَا كَانَ  
يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَخَذَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمِيَّهُ يَنْقُلُ  
مِنْ ثَرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَاسَى عَيْنِي  
الْغُبَارُ حَلْدَةً بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرًا  
الشَّعْرِ فَمَعَهُ يَوْمَ حُجْرٍ بِكَلِمَاتِ بْنِ دَوَّاحَةَ  
وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ الثَّرَابِ يَقُولُ -

اور تمہارے نشیبی علاقہ سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں چکا چوند ہو  
گئی تھیں اور دل حلق تک آگئے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ  
آیت غزوہ خندق کے واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

۱۲۴۳۔ ہم سے مسلم بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اٹھا اٹھا کر لارہے تھے، یہاں تک کہ آپ کا بطن مبارک غبار  
سے اٹ گیا تھا۔ ان حضورؐ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔

”خدا کی قسم، اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے  
نہ نماز پڑھتے، پس آپ ہمارے دلوں پر سکینت و طمانیت نازل کیجئے اور  
اگر ہماری مدد بھیجے ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے، جو لوگ  
ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں، جب یہ کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی  
نہیں مانتے، ”آئینا آئینا“ ہم ان کی نہیں مانتے، ہم ان کی نہیں مانتے  
پر آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی۔

۱۲۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے حکم نے حدیث بیان  
کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، پر دوا ہوا کہ ذریعہ میری مدد کی گئی اور قوم عادی پھوپھا  
ہوا سے ہلاک کر دی گئی تھی۔

۱۲۴۵۔ مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابیہم بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا  
کہ میں نے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے  
کہ غزوہ ازاب یعنی غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
میں نے دیکھا کہ خندق کے اندر سے آپ بھی مٹی اٹھا اٹھا کر لارہے ہیں،  
حضور اکرمؐ کے بطن مبارک کی جلد مٹی سے آٹ گئی تھی، آپؐ کے رسیٹنے  
سے پیٹ تک اٹھنے بالوں کی ایک لکیر اٹھتی میں نے خود سنا کہ اہل حضورؐ  
ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز یہ اشعار مٹی منتقل کرنے ہوئے پڑھ رہے  
تھے، آپؐ کی زبان مبارک پر ان کے یہ اشعار جاری تھے۔



صَلَمَةُ خَفَرَتْ بَيْنَ الْجَمْعِ  
وَسَفَيْتُ السَّامَ وَجُمِلْتُ  
عَنِّي عَيْرٌ ذَلِكَ فَكَذَرْتُ  
مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ  
ثَالِ حَبِيبٌ حَفِظْتُ  
وَعَصَمْتُ ثَالِ  
مَحْمُودٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّزَاقِ  
وَلَوْ  
سَأَلْتُمَا :-

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَعَزُّ وَهُمْ  
وَلَا يَنْزُ وَنَنَا :-

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ  
أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ  
مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أَحْبَبَى الْأَحْزَابُ  
عَنْهُ الرِّدْنَ نَعَزُّ وَهُمْ وَلَا يَنْزُ وَنَنَا  
عَنْ نَسِيرٍ إِلَيْهِمْ :-

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَوةِ  
الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ :-

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا النُّعْمَانِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

کا جواب کہول نہیں دیا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وقت اپنا  
دامن سمیٹ لیا تھا اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ  
خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام  
کے لیے جنگ کی جتنی بلین پھر میں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں  
اختلاف کی خلیج اور وسیع نہ ہو جائے اور غزوہ نری ہو جائے احد میری  
بات کا مطلب میری منشا کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے  
وہ نعمتیں یاد آگئیں جو اللہ تعالیٰ نے (ممبر کرنے والوں کے لیے) جنوں  
میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے  
اور بچا لیے گئے۔ محمود نے عبد الرزاق کے واسطے سے (نسوانہا کے بجائے  
لفظاً) فرساتہا بیان کیا (چوٹی کے معنی میں)

۱۲۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان سے حدیث  
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے موقع پر (جب کفار کا لشکر  
ناکام واپس ہو گیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پر چڑھ کر  
کبھی نہ آسکیں گے۔

۱۲۷۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم  
نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق  
سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن ضرور رضی اللہ عنہ سے سنا،  
آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب عرب  
کے قبائل (جو غزوہ خندق کے موقع پر مدینہ چڑھ کر آئے تھے) ناکام  
واپس ہو گئے تو ان حضور نے فرمایا کہ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ  
ہم پر چڑھ کر نہ آسکیں گے بلکہ ہم ان پر فوج کشی کریں گے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ  
نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا جس طرح ان کفار نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ (نماز  
عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبول اور  
گھروں کو آگ سے بھر دے۔

۱۲۸۱۔ ہم سے کئی ابن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

بیان کی ان سے پہلی نے ان سے الرسول نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر سورج غروب ہونے کے بعد (لوگ) واپس ہرٹے آپ کفار قریش کو راہبھا کہہ رہے تھے، آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سورج غروب ہونے کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا (جنگ کی مصروفیات کی وجہ سے) اس پر آنحضرت نے فرمایا، خدا گواہ ہے، نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا، آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بھان میں اترے۔ آل حضورؐ نے نماز کے لیے وضو کی ہم نے بھی وضو کی پھر عصر کی غانہ سورج غروب ہونے کے بعد چھپ چکی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۲۸۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منذر نے بیان کیا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں تیار ہوں۔ پھر آل حضورؐ نے پوچھا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ پھر آل حضورؐ نے قبیلہ مرتبہ پوچھا کہ کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر آل حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر اسلام لشکر کو فتح دیا اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور احزاب (قبائل) عرب کو تنہا مغلوب کیا (غزوہ خندق کے موقع پر) پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں فرزاری اور عبیدہ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (قبائل) کے لیے (غزوہ خندق کے موقع پر) بد دعا کی کہ اے اللہ! کتاب کے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ حَتَّى بَسَّ كَعْدَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَنْ أَصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحَانَ فَنَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ لَعْنًا مَا عَزَبَتْ الشَّمْسُ حَتَّى صَلَّيْتُ لَعْنَهَا الْمَغْرِبَ :-

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُسَكِّدِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيبُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا نَبِيَّ حَوَارِيٍّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الرَّبِيبِ :-

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَكَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِكَ لَهُ أَعَزَّ حُنْدُهُ وَذَوَّصَرَّ عِيسَاهُ وَغَلَبَ الْحَزَابُ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ :-

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ النَّضَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

نازل کرنے والے جدی حساب لینے والے قبائل عرب کو شکست دیکھے  
اے اللہ! انھیں شکست دیکھئے اور جھجھکھوڑ دیکھئے۔

۱۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے  
خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم اور نافع نے اور انھیں  
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے،  
حج یا عمرے سے واپس آتے تو سب سے پہلے مین مرتبہ تکبیر کہتے، پھر  
فراتے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک  
اسی کے لیے ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،  
ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے  
رب کے حضور میں سجدہ ریز اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، اللہ نے  
اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور احزاب کو تنہا شکست دی  
۲۹۸۔ غزوہ احزاب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

واپسی، پھر بنو قریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ

۱۲۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق  
سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس  
آئے اور کہا، آپ نے ہتھیار اتار دیئے، بخدا گواہ ہے، ہم نے ابھی ہتھیار نہیں  
اتارے، ان پر فوج کشی کیجئے۔ آل حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کس پر؟  
جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان پر اور انھوں نے (یہود کے قبیلہ، بنو قریظہ کی طرف  
اشارہ کیا، چنانچہ حضور اکرمؐ نے بنو قریظہ پر فوج کشی کی۔

۱۲۸۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث  
بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ جیسے اب بھی وہ غبار میں دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھ سو  
اور فرشتوں کی دھڑ سے قبیلہ بنو نضیم کی گلی میں اٹھاتا تھا، جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف کارروائی کی تھی۔

۱۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جریر  
بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنُذِلْ أَلْكِتَابِ سَيِّئِهِمُ الْحَيَابِ  
أَهْزِمِ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزَلْهُمْ :-  
۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْعَزْوِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ  
الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ  
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
أَيُّبُونَ نَافِعُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ  
مَدَدَى اللَّهِ وَعُدَاةُ وَكُفْرَاءُ وَهَازِمِ الْأَحْزَابِ وَحْدَهُ :-

۲۹۸۔ بِإِذْنِ اللَّهِ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْأَحْزَابِ وَفُتِحَ لِي بَنِي قُرَيْظَةَ وَفُتِحَ صَوْتُهُمْ :-  
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
فَالَتْ عَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَمَّا  
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَصَعْتَ  
السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا نَزَعْنَاكَ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ  
فَالَيْ أَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَاشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ  
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ :-  
۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ  
عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَدَلٍ عَنْ أَبِي رَزَا قَالَ  
كَأَنِّي انْظُرْتُ إِلَى الْخُبَارِ سَاطِعًا فِي زَفَاقٍ بَيْنَ عَيْنَيْ  
مُؤَكِّبِ جِبْرِيلَ حِينَ صَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ :-

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ  
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے فرمایا کہ تمام مسلمان عصر کی نماز بوقت قریظ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں (بوقت قریظ کی طرف جاتے ہوئے بعض حضرات رجو کچھ پیچھے رہ گئے ہوں گے) عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہو گیا۔ ان میں سے کچھ صحابہؓ نے تو کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے (کیونکہ آل حضورؐ نے بوقت قریظ میں نماز عصر پڑھنے کے لیے فرمایا ہے) اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ آنحضورؐ کے ارشاد کا منشا وہ نہیں تھا۔ بعد میں ان حضورؐ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی نے عمل پر پکیر نہیں فرمائی (کیونکہ دونوں جاہلین نے اپنی فہم کے مطابق ٹھیک عمل کیا تھا۔

۱۲۸۹۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہؓ اپنے باغ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند کھجور کے درخت متعین کر دیتے تھے (کہ اس کا بھل حضور اکرمؐ کی خدمت میں بدر کے طور پر بھیج دیا جاتے) یہاں تک کہ بوقت قریظ اور بوقت قریظ کے قبائل فتح ہو گئے (تو ان حضورؐ نے ان ہدایا کو واپس کر دیا امیر سے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ لینے کے لیے اس حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضورؐ وہ کھجور امین رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی اگئیں اور کچھ امیری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ بھل تھیں نہیں ملیں گے، اس حضورؐ مجھے عنایت فرما چکے ہیں، یا اسی طرح کے الفاظ انھوں نے بیان کیے۔ اس پر آل حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنے لو (اور ان کا مال انھیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہتے جا رہے تھیں کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ آنحضورؐ نے انھیں امیر خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا (پھر انھوں نے مجھے چھوڑا) یا اسی طرح کے الفاظ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیے۔

۱۲۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے بیان کیا، انھوں نے

وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ إِذْ حُزِبَ لَدَيْمَيْكَيْنِ أَحَدُ الْعَصْرَ إِذْ فِي بَيْتِي فَرِيطَةً فَأَذَرَ لِعَبْنِهِمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَالَ لَدُنْصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَحَالَ بَعْضُهُمْ مَلْ نَصَلِّي لَمْ يَرِدْ مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَيِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ -

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اسْوَدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا شَيْخٌ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحْلَاتِ حَتَّى أَتْنَاهُ فَرِيطَةً وَالتَّصْيِيرُ وَإِنْ أَهْلِي أَمَرُوْنِي أَنْ أَفِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ التَّذْيِينَ كَانُوا عَطَلُوْهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَعْطَاهُ أَمْرًا أَيْمَنَ فَبَاءَتْ أَمْرًا أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِهَا تَقُولُ كَلَّا وَالتَّذْيِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَفَذَكَرَ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالتَّذْيِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَبِيبُ أُمِّهِ قَالَ عَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ كَمَا قَالَ -

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نماز کا وقت ہوجائے، پھر بھی نہ پڑھیے تک پہنچنے میں محبت مطلوب تھی۔

ابو امامہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ گھر سے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جنگ کے قریب ہوئے جسے آپ حضورؐ نے ناز پڑھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا تو ان حضوروں نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یا ان حضوروں نے فرمایا (اپنے سے بہتر کی تکویم کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بنو قریظہ نے آپ کو ثالث مان کر مہتیار ڈال دیئے ہیں چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے۔ ان حضوروں نے اس پر فرمایا کہ آپؐ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا ان حضوروں نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

۱۲۹۱۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن غیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے، قریش کے ایک شخص، جہان بن عرفہ نامی نے ان پر تیر چلایا تھا اور وہ ان کے بازو کی رگ میں آگے لگا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب حضورؐ کو غزوہ خندق سے واپس ہونے اور مہتیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے وہ اپنے سر سے غبار چھڑا رہے تھے۔ انھوں نے آپؐ حضورؐ سے کہا، آپؐ نے مہتیار رکھ دیئے! خدا کی قسم، ابھی میں نے مہتیار نہیں آتا ہے ہیں، آپؐ کو ان پر فوج کتنی کرنی ہے۔ آپؐ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کون پر؟ تو انھوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپؐ حضورؐ بنی قریظہ تک پہنچے،

لے مدینہ ہجرت کے بعد حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور اس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے معاہدہ امن و صلح کر لیا تھا لیکن یہودی بلالہ اسلام کے خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے۔ درپردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی برابر ہوتی رہتی تھی، لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جو انتہائی فیصلہ کن غزوہ تھا، جب مشرکوں کو اس میں شکست ہو گئی تو ان حضوروں نے فرمایا تھا کہ اب کبھی انھیں ہم پر اس طرح چڑھ کر کئے کی بہت نہ ہوگی اس غزوہ میں خاص طور سے بنو قریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس لیے غزوہ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ حکم فرمایا کہ انھیں اب مہلت نہ ملنی چاہیے۔



اَخْرَجَ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْنُ فَأَشَارَ إِلَى صَبِيٍّ قَرْنَةً فَأَتَاهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِهِ فَزَدَ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ خَارِئِي أَوْ حُكْمُ فِيهِمْ أَنْ قُتِلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبِّى النِّسَاءُ وَالذَّرِيَّةُ وَأَنْ تُقَسَّمْ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هَشَامٌ مَرَقًا خُبِرَ فِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَبِئَ أَحَدُ أَحَبِّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ ذُرِّيهِمْ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ خَارِئِي أَظُنُّ أَنَّكَ تَدْرِي وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ قَرِيبٌ شَيْءٌ فَأَبْقِي لِحَضْرَتِي أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتُ وَضَعْتُ فَأَخْرَجُهَا وَاجْعَلْ مَوَاقِفِي فِيهَا فَأَذْفَجَرْتُ مِنْ لَبَنِيهِمْ فَكَلَّ بِرِغْمِهِمْ وَفِي الْمُسْحِدِ خَيْمَةً مِنْ لَبَنِي عِفَارِ الرَّاءِ ثُمَّ سَيْدُوا إِلَيْهِمْ فَقَاتُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الشَّيْءُ يَا قَتِيلَانِ مِنْ قَتِيلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْدُو وَجُرْهُدٌ دَمَا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ صَيْفٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَفْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ أَهْلِهِمْ أَوْ حَاجِهِمْ وَحَبْرِيْلُ مَعْلَقٌ وَمَنَاذِرُ بَرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ السَّكَاوِيِّ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انھوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد احد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔ آلِ حسنور نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کا اختیار دیا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے افراد ان کے جنگ کے تابع ہیں، قتل کر دیئے جائیں ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے، ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور انھیں ان کے وطن سے نکالا، لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ آپ ختم کر دیں گے لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ باقی ہے تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں، اور اگر لڑائی کے سلسلے کو آپ نے ختم ہی کر دیا ہے تو پھر میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیجئے۔ آپ کے زخم تقریباً ٹھیک ہونے لگے تھے اور اسی میں میری موت واقع کر دیجئے، چنانچہ سیدہ پران کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا یہ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہ کا بھی ایک خیمہ تھا خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبراتے اور انھوں نے کہا، اے اہل خیمہ! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں آ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ کی وفات اسی میں ہوئی، فرضی اللہ عنہ وارضاه۔

۱۲۹۳- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، انھوں نے براہِ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی بھجور کرو، یا آلِ حسنور نے اس کے بجائے ”عاجم“ فرمایا، جبریل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں، اور ابراہیم بن ملہان نے شیبانی کے واسطے سے اٹھا دیا ہے کہ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنو قریظہ

سلسلہ ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بیٹے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بھری آبی اور اس نے ان کے سینہ پر اپنا کھردھ دیا جس سے ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔

کے موقع پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبریلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

۳۹۹۔ غزوہ ذات الرقاع

اسی کا دوسرا نام غزوہ محارب حنفہ و بنی ثعلبہ بھی ہے جو قبیلہ غطفان میں سے تھے حضور اکرمؐ نے اس غزوہ میں مقام نخل پر پڑاؤ کیا تھا۔ یہ غزوہ غزوہ خیبر کے بعد بڑا سب کبوتر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے بعد مدینہ آئے تھے (اور غزوہ ذات الرقاع میں ان کی شرکت رواترول سے ثابت ہے، اور عبداللہ بن رجاہ نے بیان کیا، انھیں عمران عطار نے خبر دی انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی یعنی غزوہ ذات الرقاع میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف دو قروں میں پڑھی تھی۔ اور یحییٰ بن سواد نے بیان کیا، ان سے زیادہ بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسوی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تھی۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے، وہاں آپ کا قبیلہ غطفان کی ایک عورت سے سامنا ہوا، لیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی، اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے (اچانک حملے کا) خطرہ تھا اس لیے آل حضورؐ نے دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ اور زید بن سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذوالقرو میں شریک تھا۔

۱۲۹۳۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوسوی اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرْيَةَ لِحْصَانَ ابْنِ ثَابِتٍ أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَهُ -

بَابُ ۳۹۹ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَجِيءَ غَزْوَةً مُحَارِبَ حَنْفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غُطَفَانَ فَتَنَزَّلَ نَخْلًا وَ هِيَ تَعُدُّ خَيْبَرَ لِحْصَانَ أَبَا مُوسَى جَاءَهُ تَعْدُ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِغَةِ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ مِيزِي قَرِيٍّ وَقَالَ مَكْرُمٌ سَوَادٌ كُنْتُ زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبِ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ اسْحَقٍ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غُطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالًا وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتِي الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرْدِ -

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے قرعہ ایک اونٹ تھا جس پر کچے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے۔ رسید بن ابی ولید اور ریشقت سفر کی وجہ سے ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، مانع بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی ٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لیے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر آپ کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہیے تھی، آپ اصل میں پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کا کوئی عمل خیر لوگوں کے سامنے آئے۔

۱۲۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن رومان نے، ان سے صالح بن خوات نے، ایک ایسی صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی، کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت دوسری جماعت مسلمانوں کی دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آپ حضور نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آپ حضور نے انہیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور رکوع و سجدہ کے بعد آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز جو باقی رہ گئی تھی پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زبیر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام محل میں تھے پھر آپ نے نماز خوف کا تذکرہ کیا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نماز خوف کے سلسلے میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں، یہ روایت ان سب میں زیادہ بہتر ہے۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی، ان سے ہشام نے، ان سے زید بن اسلم اور ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی النمار میں (نماز خوف) پڑھی تھی۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَحَدَّثَنَا كُفْرًا بَيْنَنَا بَعْضُهُمْ تَغْتَابُهُ فَنَقَّبَتْ أَفْعًا مَنَا وَنَقَّبَتْ قَدْ مَأَى وَسَقَطَتْ أَظْفَارُ وَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِصْرَقَ فَسَمِيتُ غَزَاةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَغْتَابُ مِنَ الْخِصْرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يَهْدَا هَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ شُجْبَةَ شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّهَهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاسْتَمَرَّ إِلَى نَفْسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّهَهُ الْعَدُوَّ وَجَّهَتْ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمْ الرُّكْعَةَ الَّتِي تَبَقِيَتْ مِنْ صَلَاةِهِمْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاسْتَمَرَّ إِلَى نَفْسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مَعَاذُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْعَاسِمَ بْنَ مَعْشَرٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ سَبِيٍّ أُنْمِيزَ۔

۱۲۹۵۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے ان سے صالح بن خوات نے، ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز خوف میں امام قلیل رو بہ کر کھڑا ہو گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نمازیں پڑھ کرے گی، اس عرصہ میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی، انھیں کی طرف رخ کیے ہوئے امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور دو سجود کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی، جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام اس دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے گا اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائے گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجود خود کرے گی۔

۱۲۹۶۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن خوات نے اور ان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۲۹۷۔ محمد سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، انھوں نے قاسم سے سنا، انھیں صالح بن خوات نے خبر دی اور ان سے سہل بن ابی حمزہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۱۲۹۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن زہری اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کے لیے گیا تھا، وہاں ہم دشمن کے آگے سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلے میں صف بندی کی۔

۱۲۹۹۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَايَحِي بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَخُذُّهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَعَهُ رَكْعَةٌ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ بِأَنفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ الْأُولَى فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَا شَيْءَ بَيْنَهُمَا وَلَا يَسْجُدُونَ وَنَسْجُدُونَ وَنَسْجُدُونَ ثَلَاثًا شَايَحِي عَنْ

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَايَحِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَيْتِ خُزَامَةَ الْعَدُوِّ وَفَصَفْنَا لَهُمْ

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمْدَةَ شَايَحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي  
الْعَاطِفَيْنِ وَالطَّائِفَةِ الْخَرِي  
مَوَاجِهَتَا الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فِي  
مَقَامٍ امْتَحَابِهِمْ خِجَاءٌ وَلِلَّهِ فَصَلَّى  
بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ  
قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ  
هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رُكْعَتَهُمْ -

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ سَنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ  
أَنْ حَابِرًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ رُكْعَةٍ -

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا آدِيُّ  
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ  
ابْنِ شَحَابٍ عَنْ سَيِّدِ بْنِ أَبِي سَنَانٍ الدُّؤَلِيِّ  
عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَزَامَةَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ  
رُكْعَةٍ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَضَى مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِمُ  
فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعِصَاهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ  
فِي الْعِصَاهُ يَسْتَرْخِطُونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ  
سُورَةٍ فَقَلَقَ بَيْنَهُمَا سَيْفٌ قَالَ حَابِرٌ  
فَمِنَّا نَوْمَةٌ نَوْمَةٌ ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا  
عِنْدَكَ أَعْرَابِي حَابِرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ  
فَمَا سَتَيْتُ قَطُّ وَهُوَ فِي مِثْبَاطِ صَلَاتِنَا فَقَالَ لِي مَنْ  
يَبْنَعُكَ مِثْبَاطِي قُلْتُ اللَّهُ فَمِمَّا هُوَ حَابِرٌ ثُمَّ لَمْ

علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ نماز دخول پڑھی اور دوسری جماعت  
اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی پھر یہ جماعت جب اپنے  
دوسرے ساتھیوں کی جگہ نماز پڑھ کر اچلی گئی تو دوسری جماعت آئی  
اور آنحضرتؐ نے انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ  
نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو  
کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی  
ایک رکعت پوری کی۔

۱۳۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے  
حدیث بیان کی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔

۱۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی  
نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے محمد بن ابی عتیق نے،  
ان سے ابن شہاب نے ان سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے،  
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔ پھر حباب بن جابرؓ نے  
تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قبیلہ کا وقت ایک وادی میں آیا، جہاں ببول  
کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے،  
اور صحابہ و رشتہوں کے ساتھ اسے لیے پوری وادی میں پھیل گئے حضور اکرم  
نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت  
پر لٹکادی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بھی بھٹوڑی ہی دیر میں سوتے  
ہوئے ہوئی تھی کہ آل حضورؐ نے ہمیں لپکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے  
تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آل حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص  
نے میری تلوار (مجھ پر) کھینچ لی تھی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو  
سنی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا، تمہیں میرے ہاتھ سے  
آج کون بچائے گا، میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے حضور  
اکرمؐ نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔ اور ابان نے کہا کہ ہم سے بھی بن ابی کثیر  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم

يَعَاذُكَ رَبُّنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
 أَبَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
 جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِبَادِيَةِ الرَّقَامِ فَإِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ  
 تَكَرُّمًا هَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءً  
 نَجَلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَعْلِقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ خَافَنِي  
 قَالَ لَقَدْ قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ فَخَفَا ذَا  
 أَمْعَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقِمَّتِ  
 الصَّلَاةُ فَكُنْتُ بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا  
 وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِيقُومَ رَكَعَتَيْنِ  
 وَقَالَ مَسْدُودٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَنَّ  
 غُورَثَ بْنَ الْحَارِثِ وَقَاتِلَ ذِيئَابَةَ أَخَارِبُ خَصَفَتَا  
 قَالَ أَبُو الزَّكَاكِيِّ عَنْ جَابِرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ  
 فَصْلِي الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً خُذِي صَلَاةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو  
 هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَرْحَبٍ  
 بَابِهَا غَزْوَةٌ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خَزَلَةَ  
 وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُتَرَسِّبِ  
 قَالَ بَنُو إِسْحَقَ وَذَلِكَ سَنَةُ سِتٍّ وَقَالَ

ایک ایسی جگہ آئے جہاں نہایت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہم نے آل  
 حضور کے لیے مخصوص کر دیا تاکہ آپ والے آرام فرمائیں۔ بعد میں مشرکین میں  
 سے ایک شخص آیا، اُن حضور کی تلوار درخت سے ٹک رہی تھی۔ اس سنفہ  
 تلوار اُن حضور پر چھینچ لی اور پوچھا، تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ اُن حضور نے فرمایا کہ  
 نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا، آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ اُن  
 حضور نے فرمایا کہ اللہ! پھر مجھ بڑے اسے ڈانڈ دھمکایا۔ اور نماز کی اقامت  
 بھی گئی نماز خوف کی تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ایک جماعت کو  
 دو رکعت نماز پڑھائی جب وہ جماعت اُن حضور کے پیچھے سے ابٹ  
 گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو  
 رکعت۔ اور مسدود نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابو ہریرہ نے  
 کہ اس شخص کا نام جس نے آپ پر تلوار چھینچی تھی (غورث بن حارث) تھا۔  
 اور اُن حضور نے اس غزوہ میں قبیلہ محارب حصفہ سے جنگ کی تھی۔ اور  
 ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ مقام نخل میں تھے تو آپ نے نماز خوف پڑھی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ  
 عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد  
 میں پڑھی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم کی خدمت میں  
 (سب سے پہلے) غزوہ خیبر کے موقع پر چار رکعت پڑھے تھے۔

۵۰۰۔ غزوہ بنی المصطلق۔ یہ غزوہ قبیلہ بنو خزاعہ سے ہوا تھا  
 اس کا دوسرا نام غزوہ مُرْسِیْع ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ غزوہ سنہ ۶ھ میں ہوا تھا۔ اور یحییٰ بن

سہ اس روایت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے امام کی اقتداء میں پڑھی جا  
 سکتی ہے۔ کیونکہ مجاہدوں کی یہ جماعت سفر میں تھی اور سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت باقی رہ جاتی ہے۔ روایت سے یہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز صرف دو رکعت تھی۔ اُن حضور نے چار رکعت پڑھی جس میں سے دو رکعت یقیناً نفل تھی اور فرض پڑھنے والے صحابہ  
 نے اگر اس میں آپ کی اقتداء کی لیکن محدثین احناف نے لکھا ہے کہ اس روایت کا تعلق بھی اسی واقعہ سے ہے جو سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت  
 میں بیان ہوا لیکن راوی واقعات کے بیان کرنے میں بہت سے امور کو نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ چونکہ اُن حضور نے پہلی جماعت کے بعد انتظار کیا  
 اور جب یہ جماعت اپنی نماز پوری کر کے چلی گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان کے ساتھ سلام پھیرا، اس لیے راوی نے  
 اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چار رکعت کی نسبت کی، کیونکہ دونوں جماعتوں نے مجموعی طور پر جب چار رکعت پوری کر لیں تب اُن حضور نے سلام  
 پھیرا تھا۔ سہیل رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

عقبہ نے بیان کیا کہ سترہ میں۔ اور نعمان بن راشد نے زہری  
کے واسطے سے بیان کیا کہ واقعہ انک غزوہ مرسیع میں پیش  
آیا تھا۔

۱۳۰۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر  
نے خبر دی، انھیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے، انھیں محمد بن یحییٰ بن حیان نے  
اور ان سے ابو حیر نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو سعید خدری  
رضی اللہ عنہ اندر موجود تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور عزل کے متعلق  
ان سے سوال کیا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
غزوہ بنی المصطلق کے لیے نکلے، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی  
ملے۔ جن میں عورتیں تھیں، پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی  
اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی، دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے، تاکہ ان  
عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہو، پہلا ارادہ یہی تھا کہ عزل کر لیں گے لیکن پھر ہم  
نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، آپ سے پوچھ کر بغزل  
کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس حضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ  
نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ قیامت تک جو جان  
وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور اگر مرد ہے گی۔

۱۳۰۳۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث  
بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان  
سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک  
داوی میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے، ان حضورؐ نے گھنے  
درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے تلوار کا داوی صوابہ  
بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے منتشر ہو گئے۔ ابھی ہم  
اسی کیفیت میں تھے کہ ان حضورؐ نے ہمیں پکارا، ہم حاضر ہوئے تو ایک  
اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے  
پاس آیا تو میں سورا تھا۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچی اور میں بھی  
بیدار ہو گیا۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھ سے کہنے  
لگا، آج مجھ سے تمھیں کوئی بچائے گا، میں نے کہا کہ اللہ۔ (وہ شخص صرف

موسیٰ بن عقبہ سترہ اربعہ وقال النعمان  
ابن راشد عن الزهري كان حديث الزهري  
في غزوة المرسيع

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيَّرٍ  
أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
الْخَدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعِزْلِ قَالَ  
أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي غَزْوَةٍ فَبَيْنَ الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبِي  
الْعَرَبِ فَأَسْتَقَمْنَا السَّبَا وَاسْتَشَدَّتْ عَلَيْنَا  
الْعُزْبَةُ وَأَخْبَسْنَا الْعِزْلَ فَأَرُونَا أَنْ نَعِزْلَ وَقُلْنَا  
نَعِزْلُ دَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
أَهْلِهِمْ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَ لَنَا عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ شَيْءٍ  
كَابْتُهُ إِلَى بَدْرٍ أَلْقَيْتُمُ إِلَّا وَهِيَ كَاتِبَةٌ۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً  
نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكْتُمُ الثَّالثَةَ وَهِيَ فِي دَاخِ  
كَشِيرِ الْعِمَاةِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ  
بِهَا وَعَلَى سَيْفِهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرَةِ  
فَيَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا عِنْدَ ذَلِكَ إِذْ دَعَانَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا  
فَإِذَا أَعْرَابِي قَاعِيٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمَانِي  
وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ سَيْفِي فَأَسْتَيْقَفْتُ وَهُوَ نَائِمٌ  
عَلَى رَأْسِي فَخَطَرْتُ صُلَّتَا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مَيِّتٌ

لہ عزل کا مفہوم یہ ہے کہ مردانہ بیوی کے ساتھ ہم سبزی کرے اور جب انزال کا وقت قریب ہو تو آگے تناسل کو نکال دے، تاکہ بچہ نہ پیدا ہو۔

اس ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ، تلواریں کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دیکھ لو، یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

۵۰۱۔ غزوۃ انصار

۱۳۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن سراقہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۃ انصار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ وانصر افک

لفظ افک، نجس اور نجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں۔

۱۳۰۵۔ فکھم

۱۳۰۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابیہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن علقمہ بن مسعود نے حدیث بیان کی اور ان سے نجیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل افک تہمت لگانے والوں نے ان کے منہ میں وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا۔ (ابن شہاب نے بیان کیا کہ تمام حضرات نے رحن چار حضرات کے نام انھوں نے روایت کے سلسلے میں لیے ہیں، مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو ان کی حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی اور واقعہ کا بیان بھی وہ بہت جچا لگا کرتے تھے۔ بہر حال میں نے وہ حدیث ان تمام حضرات سے محفوظ کی، جنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے مجھ سے بیان کی تھی، اگرچہ بعض حضرات کو دوسرے حضرات کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ پھر بھی ان میں باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ ان حضرات نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے اور جس کا نام آتا، تو ان حضرات انھیں اپنے ساتھ

قُلْتُ اللَّهُ فَنَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهَذَا قَالَ وَلَهُ يُعَاذُ قَبْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب غزوة انصار

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِدٍ بْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرَّاحَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْصَارٍ يُصَلِّيَ عَلَى رَأْسِ رَاحِلَتِهِ مَوَّجَهَا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُنْطَوِّعًا۔

باب حدیث الی فک

وَالِی فک بِسُؤْلَةِ النَّجَسِ وَالنَّجَسِ یُقَالُ إِفْکُهُمْ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَةَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَ كَلَّمَهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَ بَعْضُهُمْ كَانَ ادَّعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَ أَقْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَ كَذَّ وَ عَيَّتْ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَ بَعْضُ حَدِيثِهِمْ لَمْ يَصِدِّقْ بَعْضًا وَ إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ ادَّعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ سَبِينَ أَسْوَاحِهِمْ فَأَتَتْهُمْ خَرَجَ سَمْعُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا قَرَعَ



بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا  
سَهْبِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُذِلَّ الْحِجَابُ  
فَكُنْتُ أَحْمَلُ فِي هُوْدَجِي وَأُخْزِلُ فِيهِ  
فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِمْ تَذَلُّكَ وَظَفَلَ  
دَنُوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَاخِلِينَ أَذْنَ لَيْلَةٍ  
بِالْبَحْرِ حِيلُ فَفُتْتُ حِينَئِذٍ أَدْنُوَا بِالْبَحْرِ حِيلُ  
فَسُئِلْتُ حَتَّى جَا وَذُبْتُ الْحَيْشُ فَلَمَّا  
فَقُضِيَ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ  
مَدْرِي فَإِذَا عَقْدِي فِي مِنْ جَزِيمٍ أَطْعَامٍ  
مِنْهُ انْقَطَعَ فَدَجَجْتُ فَلَمَسْتُ عَقْدِي  
فَحَسَبِي ابْتِغَاءً قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ  
السَّيِّئِينَ كَانُوا مُرَحِلُونِي فَأَخْتَمُوا  
هُوْدَجِي فَدَحَلُوهُ عَلَى بَعِيدِي السَّيِّئِ  
كُنْتُ أَسْكِبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ  
أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النَّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا  
فَلَمْ يَهْبَلْنَ وَلَمْ يَغْتَمِزْنَ اللَّحْمَ إِنَّمَا  
يَا كُنَّ الْمُعْلَقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ  
خِيفَةَ الْهُودَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ  
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السَّيِّئِ فَبَعَثُوا النَّحْلَ نَسَارُوا  
وَوَحَدَاتٍ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْحَيْشُ فُجِرْتُ  
مَنَارِ لِحْمٍ وَكَانَ مِنْهُمْ دَائِعٌ وَلَا يُجِيبُ  
فَتَبَسَّتُ مَنَزِلِي السَّيِّئِ كُنْتُ بِهِ وَظَلَمْتُ  
أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَى قَبِيلِنَا  
أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي غَلَبَتْنِي عُيُنِي فَمِتْتُ وَ  
كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السَّلَمِيُّ تَحْتَ الدَّكْرَانِ  
مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَأَضْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي فَرَأَى سَوَادَ  
إِنْسَانٍ تَأْتِيهِ فَعَرَفَنِي حِينَ سَأَلَنِي وَكَانَ دَائِعِي

سفر میں لے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے  
موقعہ پر جب آپؐ نے غزوہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آن حضورؐ کے ساتھ  
سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا  
ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے  
ساتھ آتا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے، پھر جب حضورؐ کو کم اپنے اس  
غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے  
قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑا تھا) جہاں سے آن حضورؐ نے کوچ کا  
رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور  
تھوڑی دُور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی (قضاء حاجت  
کے لیے)۔ پھر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے  
پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے جو اپنا سینہ ٹوٹا تو وفادار زمین کا ایک  
شہر کے مہرہ کا بنا ہوا میز اُپر غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور  
اپنا ہاتھ تلاش کرنے لگی اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ آپؐ نے بیان کیا کہ جو لوگ  
مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انھوں نے  
میرے اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہو کر آئی تھی، انھوں نے مجھا  
کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں،  
ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ بہت معمولی خوراک  
انھیں میسر آتی تھی اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے  
پکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی، یوں بھی اس وقت  
میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ روانہ ہو گئے۔ جب  
لشکر گزر گیا تو مجھے بھی اپنا ہاتھ مل گیا۔ میں قیام گاہ پر آئی تو وہاں کوئی  
بھی موجود نہ تھا۔ نہ پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں  
وہاں آئی جہاں میری اصل قیام گاہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میری  
عدم موجودگی کا انھیں خبر ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس  
آئیں گے۔ اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔  
صفوان بن معطل سلمیٰ ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آئے  
تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز کم ہو گئی ہو تو اٹھا لیں) انھوں نے ایک سوئے  
ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان  
گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے جب وہ پہچان گئے۔ تو



سیار ہوتی، میں مشاہدہ کر چکی تھی، حضور اکرم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے، کیسی طبیعت ہے، صرف اتنا چکر واپس تشریف لے جاتے حضور اکرم کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن شر (جو بھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔

مرضی سے جب افادہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ "مناصع" کی طرف گئی۔ مناصع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے قضاء حاجت کی جگہ تھی، ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے متصل بن گئے۔

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے تھے اور میدان میں قضاء حاجت کے لیے جاتے تھے اور میں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ آپ نے بیان کیا، الغرض میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا، قضاء حاجت کے لیے گئے۔ ام مسطح، ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ صحرا بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ انھیں کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ بن عبد مناف بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔۔۔ پھر میں اور ام مسطح، غلام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انھوں نے اس پر کہا، کیوں، مسطح کی باتیں آپ نے نہیں سنیں؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ ہم نے اس حضور سے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میرا لڑہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کر لی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے حضور اکرم نے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے گھر جا کر پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی فواہیں ہیں؟

وَسَلَّمَ فَيَسَلِّمُهُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُلُهُ  
مِنْصُوفٌ فَذَلِكَ بِرَبِّي وَكَأَشْعُرُ  
بِالسَّوْحِ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ تَقَهَّفُ خَرَجْتُ  
مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَتَا جِيعٍ وَكَانَ  
مُتَبَرِّزًا وَكَانَ لَا يُخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا  
إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُتَّخَذَ الْكُفَفُ  
فَبَيْنَا هُنَّ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ  
الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قَبْلَ  
الْعَائِلِ وَكَانَ نَتَأَذَّى بِأَنْصُفٍ  
أَنْ تُتَّخَذَ هَا عِنْدَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ  
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ  
ابْنَةُ أَبِي دُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ  
عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرَةَ ابْنِ عَامِرٍ  
حَالَةً أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهُمَا مِسْطَحُ  
بْنُ اثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ  
أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ بَيْتِي حِينَ فَرَعْنَا  
مِنْ شَانِنَا فَعَثَرْتُ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي  
مِرْطَحٍ فَقَالَتْ تَعَسَى مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا  
يَسَى مَا قُلْتُ أَسْتَيْتِينَ رَجُلًا شَهَدَ بَدْرًا  
فَقَالَتْ أَيْ هُنَا هُوَ وَلَكِنْ تَسْمَعِي مَا قَالِ  
قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالِ فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ  
أَهْلُ الْإِفْلَاقِ قَالَتْ فَأَرَدْتُ مَرَضًا عَلَى  
مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ  
حَتَّى قَالَ كَيْفَ تَبْكُلُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا ذَنْ لِي  
أَنْ أَتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَرِيدُ أَنْ أَسْتَفِينَ  
الْخَبِيرَ مِنْ قَبْلِهِمَا قَالَتْ فَأَذَّنَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
لِي مَيَّ نَا أُمُّ مَنَافٍ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ

يَا بَنِيَّ هَذِي عَلَيَّ قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ  
امْرَأَةً قُطِّ دَهْنِيَّةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يَجْعَلُ لَهَا  
صَوْرًا يُرِيدُ كَثْرَنَ عَلَيْهَا كَالْتِ فَقُلْتُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا  
قَالَتْ فَبَكَيْتُ بِذَلِكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ  
لَا يَذْقَانِي دَمْعٌ وَكَأَنَّكَ تَحُلُّ بِمَوْنٍ شَمًّا  
أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَيْ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ  
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ التَّوْحَى  
نِيَا لَهَا وَكَيْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَانِ أَهْلِهِ  
قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَسَارَعْتُ شَارَعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيِّ بَعْلَهُ  
مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالدَّيِّ بَعْلَهُ لَهَا  
فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ  
إِلَّا خَيْرًا وَآ مَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَمْ يُصْنِقِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالتَّبَاءُ  
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَرَسُولُ الْخَارِجَةِ تَضَدُّ فَكَ  
قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَرِيدَةَ هَذِي رَأَيْتُ مِنْ شَيْءٍ  
يُرِي بِي قَالَتْ بَرِيدَةُ وَالدَّيِّ بَعْلَكَ  
يَا لِحَقٍّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً قُطِّ أَغْبَضُ  
غَيْرَ أَتَعَا حَارِ مَيْتٌ حَبْدٌ نِثَّةٌ السَّبَبُ تَنَامُ  
عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَنَأْكُلُهُ  
قَالَتْ فَتَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ قِيَمِهِ فَاسْتَعْدَّ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي وَهُوَ عَلَى الْمُسْبِرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ  
الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعِدُّ رُفِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ  
سَلَقَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَآلِهِ مَا  
عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا

انہوں نے فرمایا، بیٹی فکر نہ کرو، خدا کی قسم، ایسا شاید ہی کہیں ہو، ابھرا ایک  
خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا  
ہو اور اس کے سونپیں بھی ہوں اور پھر بھی اس پر تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں  
اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو، اہم المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر  
کہا، سبحان اللہ، (میری سونپوں کا اس سے کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں  
میں چرچا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ پھر جو میں نے روزنا شروع کیا، تو  
رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہیں ٹپکتے  
ٹپکتے اور نہ نیند ہی آتی تھی، بیان کیا کہ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کو  
علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں  
اب تک وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے  
تو حضور اکرم کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ ان حضور کی بیوی (مراد  
خود اپنی ذات سے ہے) کی برکت اور ان حضور کی ان سے محبت کے متعلق  
جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی اہل میں مجھے خیر و بھلائی کے  
سوا اور کچھ نہیں معلوم ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ  
نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں،  
آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمائیں، وہ  
حقیقت حال بیان کر دے گی۔ بیان کیا کہ پھر اہل حضور نے بریرہ رضی  
اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی  
ہے جس سے تمہیں شک و شبہ ہو، (عائشہ رضی اللہ عنہا پر)۔ بریرہ رضی اللہ  
عنہا نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں  
نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو قابل گرفت ہو اور بُری ہو، اتنی بات  
ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، آتا گوندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری اگر اسے  
کھا جاتی ہے (یعنی نوعمر کی وجہ سے غفلت ہے)۔ انہوں نے بیان کیا کہ  
اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے  
ہو کر عبد اللہ بن ابی منافق کا معاملہ رکھا، آپ نے فرمایا، اے معشر مسلمان!،  
اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری اہل  
کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہل میں خیر کے سوا  
اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن

رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا  
 سِيءَ خُلُقٍ عَلَيَّ أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ مَا لَكَ  
 فَطَاهَرَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبِيدِ  
 اللَّهِ شَمْلًا فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنِيكَ  
 فَإِنْ كَانَ مِنَ اللَّهِ وَفِي ضَرْبِ عُنُقٍ  
 وَإِنْ كَانَ إِخْوَانًا مِنَ الْخَزَرَجِ  
 أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَطَاهَرَهُ  
 رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ  
 بِنْتُ عَمِّهِ مِنْ خَيْبَرٍ وَهُوَ سَعْدُ  
 عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ قَالَتْ وَ  
 كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَالحَكَمِ  
 اخْتَمَلَنَّهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذِبَتْ  
 لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْتُلْهُ عَلَيَّ  
 مِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا اخْتَبَيْتَ  
 أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهُوَ  
 ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ  
 كَذِبَتْ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّ فَإِنَّكَ  
 مَنَّا فَنَزَّاجِدُكَ عَنِ الْمَنَاقِبِ فَقَالَ رَجُلَانِ  
 الْأَوْسُ وَالْخَزَرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يُقْتِلُوا  
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ  
 عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَذَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا  
 وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ كُلَّهُ  
 وَمَا قَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا قَالَتْ  
 وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيتُ لَيْلَتَيْنِ  
 وَيَوْمًا مِثْلَ قَالِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِدُ يَوْمًا حَتَّى  
 رَفِيَ لَا ظَنُّ أَنَّ النَّبَاةَ قَالَتْ كَبِدِي فَبَيْنَا  
 أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَجْلِي فَاسْتَأْذَنْتُ  
 عَلَى أُمِّ أُمِّ مَيْمَنَ الدُّخَانِ فَادْنَيْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ

معتل رضی اللہ عنہ، جوام المؤمنین کو اپنے اوٹ پر لائے تھے اکیسایہ  
 جس کے بارے میں بھی یہی خبر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا، وہ جب بھی  
 میرے گھر میں آتے تو میرے ساتھ ہی آئے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا  
 کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنی عبدالاشہل کے ہم رشتہ، کھڑے  
 ہوئے اور عرض کی، میں، یا رسول اللہ! آپ کی مدد کر دوں گا، اگر وہ شخص  
 قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا  
 ہوا تو آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہوگا ہم بجا لائیں گے۔ ام المؤمنین  
 نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی رخ کھڑے ہوئے، حسان  
 رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں، یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ  
 عنہ، آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور  
 مخلصین میں تھے، لیکن آج قبیلہ کی حیثیت ان پر غالب آگئی تھی، انہوں  
 نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، تم اسے  
 قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے، اگر وہ تمہارے  
 قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام دیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ  
 عنہ، جو سعد بن معاذ کے چچرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن  
 عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، ہم اسے  
 ضرور قتل کریں گے، اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی  
 طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں  
 قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت  
 تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المؤمنین  
 نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرنے لگے، تو  
 سب حضرات چپ ہو گئے اور آل حضور بھی خاموش ہو گئے۔ ام المؤمنین  
 نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی، نہ میرا آنسو ٹھکتا تھا اور  
 نہ آنسو ٹھکتی تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین والدہ بکریہ صلی اللہ  
 ام روانہ رضی اللہ عنہا) میرے پاس آئے، دو راتیں اور ایک دن میرا  
 روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو ٹھکتا اور نہ میرا  
 ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے  
 والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں دوسرے جباری بھی کہ قبیلہ انصار  
 کی ایک خاتون نے اندرانے کی اجازت چاہی میں نے انھیں اجازت دے دی

تَسْبِيحِي مَعِي قَالَتْ ذَبْنًا مَعَنِّي عَلَى ذَلِكِ  
وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَسَ قَالَتْ وَكَهْ  
يَجْلِسُ عِنْدِي مِنْذُ قَبْلِ مَا قَبِلَ قَبْلَهَا  
وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُؤْخِإُ إِلَيَّ فِي شَأْنٍ بَشِيٍّ  
قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ حِينَ حَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ  
إِنَّهُ مَبْعُوثٌ عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتَ  
مَبْرُكِيَّةً تَسْتَبِيرُكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ  
الْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي  
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا فَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ وَبُعِيَ حَتَّى مَا أَحْيَسُ مِنْهُ  
فَطُرْقَةً فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي خِيَمًا قَالَ فَقَالَ أَفِي وَانْتَه  
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِي فِي أَحِبِّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمًا قَالَ قَالَتْ أَفِي وَاللَّهِ  
مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السَّنَةِ  
لَا فَرَأَى مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا أَفِي وَانْتَه لَقَدْ عَلِمْتُ  
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي  
أَنْفُسِكُمْ وَهَذَا فَتَمَّ بِهِ فَلَنْ قُلْتُ لَكَوَأَفِي  
بِرَبِّيَّةٍ لَدَى تَصَدَّقْتَنِي وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكَوُ  
يَا مَرْفَعَةُ اللَّهِ يَعْلَمُ أَفِي مِنْهُ بِرَبِّيَّةٍ لَتَصَدَّقْتَنِي  
فَوَاللَّهِ لَوْ أَحْبَبْتُ لِي وَكَوُ مَثَلُ إِلَهٍ أَبَا  
يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ حَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَقِيمُ  
عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ  
عَلَى قَرْنِي وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَفِي حِينَئِذٍ بِرَبِّيَّةٍ

اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی اٹالت  
میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے سلام  
کیا اور بیٹھ گئے۔ بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی،  
آں حضور میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے  
بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا  
کہ بیٹھنے کے بعد آں حضور نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا، انا بعد  
لے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں، اگر تم  
واقعی اس معاملے سے بری ہو تو اللہ بخاری برادرت کر دے گا، لیکن اگر  
تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور  
میں توبہ کرو، کیونکہ میرے حب (دلپسے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے  
اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنا ہے تو اسے تالی اس کی توبہ کو قبول کر لیتا  
ہے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم اپنا کلام پورا کر چکے تو  
میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا  
تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو ان کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا گواہ ہے  
میں کچھ نہیں جانتا کہ آں حضور سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔ پھر میں نے  
اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب  
دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا، خدا کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آں حضور سے  
مجھے کیا کہنا چاہیے، اس لیے میں نے خود ہی عرض کی، حالانکہ میں بہت  
کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں پڑھنے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ کہ خدا کی قسم  
مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا،  
اور بات آپ لوگوں کے دل میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق  
کی اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری  
تصدیق نہیں کر سکتے اور اگر اس گناہ کا اقرار دوا عتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ  
خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے  
لگ جائیں گے، پس خدا گواہ ہے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف  
علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا  
”فَصَبْرٌ جَبِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ“۔ دس مہر جیل  
بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد مطلوب ہے، اس بارے میں جو تم کہہ رہے ہو

مجھ میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی دیکھو کہ  
 کمزور اور بیمار تھیں اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملے سے قطعاً  
 بڑی تھی اور وہ خود میری برادرت کرے گا۔ کیونکہ میں واقعی بڑی تھی لیکن  
 خدا گواہ ہے مجھے اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے  
 ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی کرے گا، کیونکہ میں اپنے کو اس  
 سے بہت کتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کام نہ فرمائیں،  
 مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے  
 جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برادرت کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، اتنی  
 حضور اکرمؐ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی گھر کا آدمی ان  
 سے اٹھا تھا کہ اُن حضورؐ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور آپؐ پر وہ  
 کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح  
 پسینے کے قطرے آپؐ کے چہرے سے گرنے لگے۔ ملاحظہ فرمادیں کہ  
 موسم تھا یہ اس وحی کی ثقل کی وجہ سے تھا جو آپؐ پر نازل ہو رہی تھی،  
 ام المؤمنینؓ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ قسم فرما  
 رہے تھے، سب سے پہلا کلمہ جو آپؐ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا، آپؐ  
 نے فرمایا اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برادرت کر دی، انھوں نے بیان کیا  
 کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ اُن حضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے  
 کہا، نہیں، خدا کی قسم میں ان کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی، میں اللہ عزوجل  
 کے سوا اور کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی کہ اسی نے میری برادرت نازل کی  
 بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ”اِنَّ السَّيِّئَاتِ جَاءُوا جَابِئُكَ  
 (جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) دس آیتیں اس سلسلے میں  
 نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برادرت کے لیے نازل  
 فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جوسطح بن اثارہ رضی اللہ عنہ کے اعتراضات  
 ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا  
 کی قسم، مسطح نے حرب عائشہ کے متعلق اس طرح کی ہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں  
 اس پر اب کبھی کچھ فرج نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل  
 کی ”وَلَا يَأْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكَ“ یعنی اہل فضل اور اہل  
 ہمت قسم نہ رکھائیں، سے غفور رحیم۔ تک کہ یہ مسطح رضی اللہ عنہ  
 یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت غلط نہی کی وجہ سے تھی) چنانچہ ابوبکر

وَ اَنَّ اللّٰهَ مَكْتَبٌ فِيْ مِثْرَةٍ فِيْ وَلٰكِنْ وَاَللّٰهَ  
 مَا كُنْتُ اَقْلَبُ اَنَّ اللّٰهَ مُثَوِّلٌ فِيْ شَايِ  
 وَحْيًا يُّتْلٰى لَشَايِ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ اَحْقَرُ  
 اَنَّ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيْ بَابٍ وَّلٰكِنْ كُنْتُ  
 اُرْحَبُو اَنَّ تَبْرِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي التَّوْحِيْدِ وَاَيُّ مَيْبَرٍ يُّتْلٰى اللّٰهُ  
 بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَلِّسَهُ وَاَلَا خَرَجَ  
 اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ  
 فَاَحَدًا وَّلَا مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ  
 الْمُبْرَحَةِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَنْتَحِدُ رَمِيْنُهُ  
 مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجَمَانِ وَهُوَ فِي  
 سِيْرٍ شَاةٍ مِّنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ  
 عَلَيْهِ قَالَتْ فَسَرِّىْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ  
 فَكَانَتْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْتَ قَالَ  
 يَا عَائِشَةُ اَمَّا وَاللّٰهُ فَقَدْ بَرَّ اَرْحَ قَالَتْ  
 فَعَالَتْ لِيْ اُمِّيْ فَوَيْ اَلْبِيْهَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا  
 اَعُوْهُ اَلَيْسَ فَاِيْ لَا اَحْمَدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّو  
 جَلَّ ثَالِثٌ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الدَّيْنَ جَاءُوا  
 بِالْاِفْعَالِ الْعَشُوْرَ اَيَاتٍ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي  
 بَرَادَةٍ قَالَتْ اَلْبُوْبُكَ الصِّدِّيقُ وَاَنَّ  
 مِيْنُفَقٌ عَلَى مِسْطَحِ ابْنِ ثَاثَةَ لِفَرَايَةِ  
 مِيْنُهُ وَفَقْرٍ وَاللّٰهُ لَا اُفْقِيْ عَلَى  
 مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ  
 جَائِشَةُ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا  
 يَأْتِلُ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهِ  
 عَفُوْرَةً حَيْثُ قَالَ اَلْبُوْبُكَ الصِّدِّيقُ  
 مَبْلٰى وَاللّٰهُ اِيْ فِيْ لَا حَيْثُ اَنْ يُّعْفِرَ اللّٰهُ

لِي فَدَحَجَ إِلَى مِسْطَحٍ الْتَفَقَّةَ النَّبِيِّ كَانَ  
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَتْرَعُهَا  
 مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَ زَيْنَبُ  
 بِنْتُ جَحْشٍ عَنْ أُمِّهِ فَقَالَ لِي زَيْنَبُ  
 مَاذَا عَلَيْكَ أَوْسَى أَيْتَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَحْبَبِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا  
 عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ  
 الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ  
 بِالنَّوَسْرِ قَالَتْ وَطَفِقْتُ أَخْتُمَا  
 حَمْنَةً تَقَارِبُ لَهَا فَهَلَكْتُ فِيمَنْ  
 هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ الَّذِينَ  
 مَلَغُوا مِنْ حَدِيثِ هُذُلٍ الرَّحْطِ  
 ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ  
 إِنْ الرَّحِيلَ الَّذِي قِيلَ لَهَا  
 مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي  
 نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنْفِ  
 أُتَيْتُ فَكُتِبَ قَالَتْ ثُمَّ قَتِلَ كَعْبُكَ  
 ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
 أَمَلَى عَلِيَّ هِشَامُ بْنُ بُسَافٍ مِنْ حِفْظِهِ  
 أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي  
 الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبْلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا  
 كَانَ حِيمَنُ قَدَافَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ  
 أَخْبَرَنِي زُهْلَدَانِ مِنْ قَوْمِ أَبِي بَرْصَةَ أَنَّ  
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَرِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 لَهَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا فَدَاحِجُوا  
 مِنْهُ يَرْجِعُ وَقَالَ مُسَلِّمًا يَلَا سَلَفَ

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم میری تناسل ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس  
 اقدام پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے  
 اسے پھر دینے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں  
 کر دوں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں آنحضرت  
 زلم المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا، آپ  
 نے ان سے پوچھا کہ عائشہ کے متعلق تمہیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا  
 چیز دیکھی ہے؟ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور  
 کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں اور گواہ  
 ہے، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی عائشہ رضی اللہ  
 عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا اسی تمام ازواج مطہرات میں میرے  
 مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ  
 سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ العربیہ ان کی بہن حمزہ نے غلط روایت  
 اختیار کیا تھا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔  
 ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہی تھی وہ تفضیل اس حدیث کی جو مجھے ان اکابر  
 کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا،  
 خدا گواہ ہے، جن صحابی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تربیت  
 لگائی گئی تھی وہ اپنے پر اس تہمت کو سن کر کہتے سبحان اللہ، اس ذات  
 کی قسم جس کے قضی میں میری جان ہے میں نے آج تک کبھی کسی (غیر)  
 عورت کا پردہ نہیں کھولا، ام المؤمنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد  
 وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۰۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام بن یوسف  
 نے زبانی مجھے حدیث لکھوائی، انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر بن زید نے  
 ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبد الملک نے  
 پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عائشہ رضی اللہ  
 عنہا پر تہمت لگائے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، العربیہ  
 آپ کی قوم (قریش) کے دو صاحب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابوبکر  
 بن عبد الرحمن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان  
 سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے معاملے میں غیر جانبدار تھے۔ پھر اگر وہ  
 نے ہشام بن یوسف سے مزید اس کی تحقیق کرنی چاہی تو انھوں نے کوئی



فِيهِ وَعَلَيْهَا كَانَ فِي أَصْلِ  
الْعَتِيقِ كَذَلِكَ :

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُودُ بْنُ الْحَدَّادِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ  
قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ  
إِذْ وَكَبَتْ أُمُّ رُوْمَانَ إِلَيْنَا فَصَارَ فَقَالَتْ  
فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ  
رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنِي خِيَمَنُ  
حَدَّثَ الْحَدِيثُ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا  
وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ  
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ  
مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا  
حُمَّى بِنَا فِضٍ فَطَرَحَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا  
فَغَطَّتْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ تَهَا الْعُمِّيُّ بِنَا فِضٍ  
قَالَ فَكَلَعَلْتُ فِي حَدِيثٍ تُحَدِّثُ  
بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدْتُ عَائِشَةَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْتَ حَلَفْتُ مَكَ  
تَصَدِّقُونِي وَلَيْتَ ثُلْتُ لَمْ  
تُعَذِّرُوا دُونِي مَشْنِي وَمَشْكُكُمْ  
كَتَيْقُوبٍ وَكَبْنِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ  
عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْصَرَفَ  
وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَخَزَلَ اللَّهُ  
عَنْ رَافِهَا قَالَتْ مُحَمَّدٌ اللَّهُ لَا يُجْنِدُ أَحَدًا  
وَلَا يُجْنِدُ لَكَ :

جواب نہیں دیا۔ اور انھوں نے بلا کسی شک کے لفظ "مُسْتَلَمًا" (غیر جانبدار) بیان کیا، لفظ "علیہ" کا بھی اضافہ انھوں نے کیا۔

۱۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے ان سے ابو وائل نے بیان کیا، ان سے مسرود بن الحداد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ اللہ نے فلاں اور فلاں کو برا کیا اور اشارہ تہمت لگانے والوں کی طرف تھا، ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا لڑکا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا جنھوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہے؟ اس پر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کر دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انھوں نے پوچھا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، انھوں نے بھی۔ یہ سنتے ہی وہ غشی کھا کر گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا تھا۔ میں نے ان کے کپڑے ان پر ڈال دیئے اور اچھی طرح ڈھک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نشر لایا، اور دریافت فرمایا کہ انھیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جاڑے کے ساتھ بجا رہ چکا ہوا گیا ہے۔ انھوں نے فرمایا، غالباً یہ اس بات کی وجہ سے ہوا کہ جس کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سچ ہاں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ کر کہا کہ خدا کی قسم، اگر میں قسم کھاؤں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تو میرا عذر نہیں سنیں گے، میری اور آپ لوگوں کی یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی مثال ہے کہ انھوں نے کہا تھا "واللہ المستعان علی ما تصفون"، بیان کیا کہ مجھ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور زیادہ کچھ نہیں کہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی بابت نازل کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا کہ اس کے لیے صرف اللہ کی حمد ہے اور کسی کی نہیں، آپ کی بھی نہیں۔

۱۳۰۸۔ مجھ سے سچی نے حدیث بیان کی، ان سے دیکھ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورہ نور کی آیت میں) قراءت "تَلْقَوْنَهُ يَأْسِدُ بَنُوكُمْ" کرتی تھیں اور (اس کی تفسیر میں) فرماتی تھیں کہ "الولن"، جھوٹ کے معنی میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ آپ کو اس آیت کے متعلق زیادہ علم براہ ہوگا، کیونکہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۳۰۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد بنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انھیں برا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رافعت کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عجو کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کر دوں گا جیسے بال گندھے برے اٹے سے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اور محمد نے بیان کیا، ان سے عثمان بن فرقہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہشام سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، کیونکہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں بہت حصہ لیا تھا۔

۱۳۱۰۔ مجھ سے ابن عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابو الضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے یہاں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور ام المؤمنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا (ترجمہ) "با عفت اور با وقار میں، کبھی آپ پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا اور بھوکا رہتی ہیں، غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتیں، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ثابت ہوئے، کیونکہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہو گئے تھے۔ مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي عِيْنِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ يَأْسِدُ بَنُوكُمْ يَا لَيْسَتَكُمْ وَتَقُولُ الْوَلَنُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَى مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لَدُنَّهَا مَذَلٌ فِيمَا -

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَ ذَهَبَاتٍ أَسْبَحَتُ حَسَانَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَوْ نَسَبْتُ فَمَا لَكَ كَانَ مَيَّا فَبِحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَلَاثَ عَائِشَةَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاؤِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ لَوْ سَلَنْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا سَلَّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَزَّادٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَانَ وَكَانَ مِنْكُمْ كَثَرٌ عَلَيْهَا -

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي يَسْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي الْمُنْجَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُبَشِّرُهَا شِعْرًا يُشَكِّبُ بِأَنْبَاءِ اللَّهِ وَقَالَ ه -

حَصَانٌ مَا زِلَ مَا تُزِنُ بِرَيْبِجَةٍ وَنُصْبِجٍ عَزَفِي مِنْ لَحْمٍ وَنَحْوِ الْخَوَالِدِ فَقَالَتْ لَوْ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسَبْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا يَحُ تَأْذِي لَمْ إِنْ

لہ یعنی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اپنے دینی بھائی بہن کی غیبت کرنے والا شخص اس کا گوشت کھاتا ہے۔

مَيَّا خَلَّ عَلَيْكَ وَكَدَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّيْ  
تَوَلَّى كِبْرًا مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
فَقَالَتْ وَآمَى عَذَابُكَ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ  
قَالَتْ لَهُ إِنَّمَا كَانَ مِثْلَ فَيْحٍ أَوْ  
يُفْجِئُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ  
مَلَأَ اللَّهُ عَيْنَهُ  
وَسَلَّمَ ۝

باب ۵۳ - غزوة الخديبية  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَمَى  
اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ  
تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۝

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ  
بْنُ مَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ كَيْسَانَ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
خَالِيفَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فَأَصَابَنَا  
مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ قَبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَّا زَوْنٌ  
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ  
فِي ذَا فَيْحٍ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ  
اللَّهِ وَبِرِسْوَ اللَّهِ وَبِفَضْلِ اللَّهِ فَهَؤُلَاءِ مُؤْمِنٌ  
فِي ذَا فَيْحٍ بِأَنَّهُمْ كُوبُوا وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَيْحٍ  
كَذَلِكَ هَؤُلَاءِ مُؤْمِنٌ بِأَنَّهُمْ كُوبُوا وَكَافَرُوا فِي ۝

عرض کی، آپ انھیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جبکہ  
اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ ”اور ان میں وہ شخص جو تہمت لگانے  
میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لیے عذاب الیم ہے۔“ اس  
پر اہل المؤمنین نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا  
رحمان رضی اللہ عنہ کی بشارت آخر عمر میں جاتی رہی تھی (عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے ان سے کہا حسان رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
سے مرافعت کیا کرتے تھے۔

۵۰۳ - غزوة حديبية

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جبے شک اللہ تعالیٰ المؤمنین سے  
راضی ہو گیا جب انھوں نے آپ سے درخت کے نیچے  
بیعت کی۔

۱۳۱۱ - ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن  
بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان  
کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ غزوة حدیبہ کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے  
تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی، اہل حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھانے کے  
بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا، معلوم ہے تمہارے رب نے  
کیا کہا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اہل حضورؐ نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صبح ہوئی تو میرے کچھ بندوں نے اس حالت  
میں صبح کی کہ ان کا ایمان مجھ پر تھا اور کچھ نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ میرا  
کفر و انکار کیے ہوئے تھے، تو جس نے کہا کہ ہم پر بارش اللہ کی رزق،  
اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا  
ہے اور سارا دل (کے اثرات) کا انکار کرنے والا ہے اور جو شخص کہتا  
ہے کہ میرا بارش فداں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو سارا دل پر ایمان لانے

۱۳۱۲ - آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول راس المؤمنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ معلوم ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں  
کسی بڑے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ سے تہمت میں شرکت کی غلطی ضرور ہوئی تھی لیکن جن صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی  
وہ سب حضرات نائب ہو گئے تھے اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی لیکن بہر حال حضرت عائشہؓ پر بہت بڑی تہمت لگانی گئی تھی اور اگرچہ دل آپ کا  
غلطی سے شریک ہونے والے صحابہؓ کی طرف سے صاف ہو گیا تھا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہوتے تو دل کا کبیدہ ہو  
جانا ایک قدرتی بات تھی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو ایک جھوٹے جملے غالباً اسی تاثر میں کہہ دیئے ہیں۔

۱۳۱۲۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سوا اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں کیے، حدیبیہ کا عمرہ بھی آپ ذی قعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے پھر دوسرے سال (اس کی قضائے میں) آپ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ حجاز سے آپ نے کیا تھا، جہاں غزوہ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی، یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۱۳۱۳۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ تمام صحابہ نے احرام باندھ لیا تھا، لیکن میں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔

۱۳۱۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو پہر حال فتح تھی ہی لیکن ہم غزوہ حدیبیہ کی سبقت رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں ڈال رہا تھا ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قعدہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا۔ یحضر اکرم کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ پانی ختم ہو گیا ہے تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا، اس سے آپ نے دھو لیا اور مضغہ دلی کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ پھر وہی درہ کے لیے ہم نے کنویں کو بول ہی رہے دیا اور اس کے بعد جبنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریل کو پلایا۔

۱۳۱۵۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن محمد بن عیینہ حوالی نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ ہمیں براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے خبر دی

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنَا قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدِيبَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً قَبْلَ الْمُجْعَرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ :

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيبَةِ فَأَحْرَمَ أَمْعَابُهُ وَلَمْ أَحْرَمْ :

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَقَدْ وَدِدْتُ أَنِّي مِمَّنْ انْفَضَّ فَتَحَ مَكَّةَ وَكَانَ قَبْلَ مَكَّةَ مَنَاحًا وَنَحْنُ نَعْدُ انْفَضَّ مَبِيعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحَدِيبَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدِيبَةَ يُكْرَهُ فَنَزَعْنَا هَا نَلْعُو مَنَزْلَكَ فِيهَا قَطْرَةً فَلَبِغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا هَا فَخَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِأَنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَعَنَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّ فَنَزَلْنَا هَا عَنَيْدَ بَكْبِيدٍ ثُمَّ إِثْمًا أَهْدَرْنَا جَائِثُنَا غُلَّ وَرَكَا بِنَا :

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَيْنٍ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ذَهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَمَّا نَا

کہ آپ حضرات غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک کنویں پر پڑا ڈبرہ یعنی حدیبیہ پر لشکر نے اس کا دسارا پانی کھینچ لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان حضور کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ ایک ڈول میں اسی کنویں کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپ نے اس میں کلی کی اور دعا کی، پھر فرمایا کہ کنویں کو یوں ہی تھوڑی دیر کے لیے رہنے دو۔ اس کے بعد سب لشکر خود بھی سیراب ہوئے اور اپنی سواروں کو بھی سیراب کرتا رہا، روانگی کے وقت تک۔

۱۳۱۶۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر سارا ہی لشکر سیاسا ہو چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھانگل تھا، اس کے پانی سے آپ نے وضو کیا۔ پھر صحابہ رضہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لیے اور نہ پینے کے لیے سوا اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح چھوٹ چھوٹ کر اگلنے لگا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیاجھی اور وضو بھی کی۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اچھڑات کتنی تعداد میں تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

۱۳۱۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی صلح کے موقع پر صحابہ کی تعداد چودہ سو تھی۔ اس پر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس موقع پر پندرہ سو صحابہ موجود تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ میں عہد کیا تھا، ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان

النَّبَا مِنْ غَايِبِ رِزَالَتِهِمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْغَاثِ أَنْبَاءُ بَائِيَّةٍ أَوْ أَكْثَرُ فَتَزَلُّوا عَلَى مَبْرٍ فَتَزَحَّوْهَا فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الشُّبْرَ وَتَعَدَّ عَلَى سَفِيرٍ حَاتِمٌ قَالَ اسْتَوْفِي سِدِّي لِيَوْمَيْنِ مَا بَيْنَهَا خَاتَمِي بِهِمْ فَبَصَقَ فَتَدَا عَاتِمٌ قَالَ دَعَوْهَا سَاعَةً فَأُرْدُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِصَا بَهُمْ حَتَّى اسْتَخْلَوْا :-

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ زَكُوًّا فَتَوَّأَ مَا بَيْنَهَا شَدَّ أَقْبَلَ النَّاسُ فَنَحَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ خَالِدُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَدَوَّأَ مِنْهُ وَلَا تَشْرَبُوا إِلَّا مَا فِي رُكُوتِكُمْ قَالَ قَوَّضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرُّكُوتِ فَبَعَلَ النَّاسُ مَاءً فَمَرُّوا مِنْ أَصَابِعِهِمْ كَأَمْثَالِ النُّعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِيَا جَبْرُ كَحْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ كَوْنُ كُنَّا مَائَةً أَنْفٍ تَكُنَّا مَائَةً خَمْسَ عَشَرَ مَائَةً :-

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَلِّغْنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ مَائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا أَرْبَعَةَ عَشَرَ مَائَةً الشُّبْرَ بَا فَعِيُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا

قَدْ رَأَى عَنْ قَتَادَةَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ :

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ سَمِعَ قَالَ قَالَ عَمْرُو  
وَسَمِعْتُ جَابِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ  
أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الدِّينِ وَكُنَّا أَلْفَاذَ أَرْبَعِ  
مِائَةٍ وَتَوَكَّلْتُ أَبْصُرُ النَّبِيَّ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ  
الشَّجَرَةَ تَابِعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ  
جَابِدًا أَلْفَاذَ أَرْبَعِ مِائَةٍ وَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي اللَّهِ  
سُبْرِ أَبِي أَدْنَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ  
أَلْفَاذَ وَتَلَفَ مِائَةً وَكَانَتْ أَسْلَمُ  
شُعْبَةُ النَّبِيِّ جَدِّ بْنِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ  
بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذَاوُدَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ :

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا  
عِيسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَمْعَانَ  
مِرْدَادِ اسْتَأْذَنَ سَلَمَةَ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ  
أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يَقْبُضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ  
قَالَ قَوْلٌ وَتَبَقِيَ حُفَالَةٌ كَهُ حَالَةَ التَّمْرِ  
وَالشَّعْبِ لَا يَغِيْبُهُ اللَّهُ بِهِمْ  
شَيْئًا :

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرُوَةَ عَنْ مَرْوَانَ  
وَالنَّسَائِيَّ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي  
بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ أَصْحَابًا مَعَهُ فَكَلَّمَا

۱۔ جابر رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

سے تباہ کرنے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی۔

۱۳۱۸۔ ہم سے علی بن حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے  
سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حُدیبیہ  
کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس  
موقع پر چودہ سو تھی اگر آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی تو میں اس وقت  
کا محل وقوع بتاتا رہاں سمیع رضوان ہوئی تھی، اس روایت کی متابعت  
اعمش نے کی، ان سے سالم نے سنا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے  
سنا کہ محمد (ص) غزوہ حُدیبیہ میں تھے (اور عبد اللہ بن معاذ نے  
بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرو نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب شجرہ (سبعیت رضوان کرنے والوں) کی تعداد  
تیرہ سو تھی، قبیلہ اسلم مہاجرین کا اٹھواں حصہ تھے۔ اس روایت کی  
متابعت محمد بن بشار نے کی ان سے ابو ذر نے حدیث بیان کی  
اور ان سے شعبہ نے۔

۱۳۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی  
انھیں اسماعیل نے انھیں قیس نے اور انھوں نے مروان اسلمی رضی اللہ عنہ  
سے سنا، آپ اصحاب شجرہ (غزوہ حُدیبیہ میں شریک ہونے والوں) میں  
سے تھے آپ بیان کرتے تھے کہ یہ صحابین کی روح قبض کی جائے گی  
جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے اور جو اس کے بعد کے درجے کا  
ہوگا اس کی اس کے بعد و علی بن القیاس نے پھر ردی اور سیکار کھجور اور جو  
طرح سیکار اور غلط قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی امت کے نزدیک  
کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عمرو نے، ان سے خلیفہ مروان  
اور مسور بن مخمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حُدیبیہ  
کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابہ کرام ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ  
ذوالحلیفہ پہنچے تو حدیبی (قرمانی) کا جانور (کو تلواد پینا یا اوران پر نشان

لکھا اور عمرہ کا احرام باندھا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے بارہ سنی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ مجھے ذہری کے واسطے سے نشان لگانے اور تلامذہ پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا، اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور تلامذہ پہنانے سے تھی یا لوری حدیث سے تھی؟

۱۳۲۱۔ ہم سے حسن بن حلف نے حدیث بیان کی، اگر مجھ سے اسحق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر ورقاد نے، ان سے ابن ابی یحییٰ عن ابی جہاد قال حدثنی عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا کہ جوڑیں ان کے چہرہ سے نیچے گر رہی، میں تو آپ نے دریافت فرمایا کیا اس سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے؟ انھوں نے عرض کی، اگر جی ہاں۔ اس پر آل حضورؑ نے انھیں سرمنڈوا لینے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حلیہ میں تھے عمرو کے لیے احرام باندھ رہے تھے، اور ابھی بیضیر نہیں ہوا تھا کہ احرام کھولنا پڑے گا۔ بلکہ میری ہمت کی توجہ اُردو تھی کہ مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا یعنی احرام کی حالت میں سرمنڈوانے وغیرہ برا اور آل حضورؑ نے انھیں حکم دیا کہ ایک فرقہ تاج چھ مسکینوں کو کھلا دی یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روئے رکھیں۔

۱۳۲۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا، عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! میرے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں، خدا گماہ ہے کہ اب نہ ان کے پاس کسی جانور کے پائے ہیں کہ اسے بکالیں، نہ کھیتی ہے اور نہ دودھ کے قابل کوئی جانور ہے، مجھے تو اس کا خطرہ ہے کہ وہ فزوق کی دھڑ سے ہلاک نہ ہو جائیں، میں خفاف بن ایاد غفاریؓ کی لڑکی ہوں میرے والد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ حدید میں شریک ہوئے تھے۔ میں کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس چھوٹی دیر کے لیے رک گئے، پھر فرمایا، مرحبا، تمھارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔ اور ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بورے غلے سے بھرے

كَانَ بَيْنَ الْحَكِيفَةِ فَتَلَا الْمُحَدَّثُ وَأَشْعَرُ وَأَحْرَمُ مِنْهَا لَمْ أَحْصِ كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَفِينٍ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ أَحْظُ مِنَ الدَّهْرِيِّ إِلَّا شَعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَقُولُ مَوْجِعَ التَّقْلِيدِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثِ كَلَّةٌ ۝

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرُقَاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي جَهَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَهُ وَحَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْؤُودُ ذِيكَ هُوَ امْرَأَةٌ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَكَرَّ مَبِينٌ أَمَهُمْ أَهْمُ يَحْلِقُونَ وَهُمْ عَلَى ظَمْعٍ أَنْ شَدَّ حُلُوْهُ امْرَأَةً فَأَنزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ مَرَقًا مَبِينٌ مَسَاكِينَ أَوْ يَهْرُسَ شَاةً أَوْ يَقْرِمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۝

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَبِالْإِسْمَاعِيلِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَحِقْتُ عُمَرَ امْرَأَةً شَابَةً فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ سَوْجُنِي وَذَلِكَ مَبِينٌ مَبْعَادًا وَاللَّهُ مَا يَنْضَحُونَ كَوَاعًا وَلَا لَهُمْ زَادٌ وَلَا مَنُوعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الصَّبْعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَفَدَا شَهْرًا أَبِي الْحَدَّيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْنَعْ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا يَنْسَبُ قَرِيبٌ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهَرَ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غَيْرَ رَكْنَيْنِ

برائے رکھ دیئے ان دلول بوروں کے درمیان دوسری مزدورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی تکمیل ان کے ہاتھ میں تھا کہ فرمایا کہ اسے لے جاؤ، یہ جب ختم ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر خیر عطا فرمے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا، یا ابراہیم المؤمنین! آپ نے اسے سمیت دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیری مال تجھے روئے، خدا کی قسم اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں شریک ہیں اور پھر آخر اسے فتح کر لیا اور پھر ہم نے اہل غنیمت میں سے اپنے حصے لئے۔

۱۳۲۳۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر شاربین سوار اور فرزاری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا جس کے نیچے بیعت رضوان ان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی، لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پہچان سکا۔ محمود نے بیان کیا (اپنی روایت میں) کہ پھر بعد میں مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا (کہ کون ہے)۔

۱۳۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے طارق بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ حج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی پھر میں سعید بن مسیبؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی اطلاع دی تو انھوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ وہ بھی اس درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں شریک تھے، انھوں نے بتایا کہ پھر جب ہم دوسرے سال وہاں آئے تو ہمیں وہ درخت یاد نہیں رہا تھا اور ہم اس کی تلاش میں ناکام رہے۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہؓ کو تو اس درخت کا علم نہیں تھا اور آپ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، پھر تو آپ ہی لوگ زیادہ عالم ہوئے۔

۱۳۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے

مَلَا هُمَا كَلَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَقْفَةً وَشَابَا  
ثُمَّ نَادَا كَمَا بَخَطَا مِمَّا ثُمَّ قَالَ اقْتَدَا بِي  
فَلَمْ يَتَّبِعْنِي حَتَّى يَأْتِيَا بَيْتَكُمْ اللَّهُ يُخَيِّرُ بَيْنَ  
رَجُلَيْنِ أَوْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرُتْ لَهَا  
قَالَ عُمَرُ ثَكَلْتُ أُمَّتَكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى  
أَبَا هَذِهِ وَآخَاهَا فَتَدَا حَا صَوَّاحِصًا  
زَمَانًا فَتَنَّتْ حَاةٌ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِي  
سُفْمًا مِثْلًا بَيْنَهُمَا

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا  
شَرَابَةُ بْنُ سَوَّابٍ أَبُو عَمْرِو الْقُدَارِيُّ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
السَّيِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ  
الشَّجَرَةَ لَمَّا أَتَيْنَاهَا بَعْدَ لَمَّا أُعْرِضْنَا  
قَالَ مَحْمُودٌ لَمَّا أَسْتَبِيهَا  
بَعْدَهُ

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ  
إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَصَلُّونَ فَلَمْ  
يَا هَذَا الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ  
بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ  
فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ  
حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ خِيَمٍ بَايَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ  
قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْغَارِ الْمُقْبِلِ بَيْنَاهَا  
فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَعْجَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوا هَذَا عِلْمُهُمْ هَا  
أَنْتُمْ قَوْمٌ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا  
طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ



اور ان سے ان کے والد نے کہا انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی، پھر جب دوسرے سال ہم وہاں آئے تو وہیں پہنچے نہیں چلا کر وہ کون سا درخت تھا۔

۱۳۲۶۔ ہم سے قبیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کی مجلس میں "الشجرہ" کا ذکر ہوا تو آپ منہ سے اور فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے اور وہ اس بیعت میں شریک تھے۔

۱۳۲۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ دعا کرتے کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو ان حضور نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ابی اوفی! پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔

۱۳۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحییٰ نے اور ان سے عبد بن تمیم نے بیان کیا کہ "حرہ" کی لڑائی کے موقع پر لوگ عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ

پر (زیر پر کے خلاف) بیعت کر رہے تھے۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کس بات پر بیعت کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر! ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں کسی سے بھی موت پر بیعت نہیں کروں گا، آپ حضور اکرم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے موت پر بیعت لی تھی۔

۱۳۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ محمد بنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، وہ "صحابہ شجرہ" میں سے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہوکہ نماز پڑھ کر واپس ہونے کو دیواروں کا سایہ بھی اتنا نہیں پڑھا تھا کہ اس کا سایہ حاصل کیا جاسکے۔

مِمَّنْ بَايَعَهُ مُحَمَّدٌ الشَّجَرَةَ فَرَجَعْنَا الْكَيْفَا  
الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَصَيْتُ  
عَلَيْنَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيرَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ طَارِقٍ  
قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
الشَّجَرَةَ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي  
كَانَ شَاهِدًا هَا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ أَبِي بَصَدَقَتِهِ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَدْنَى۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ  
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ  
يُجِئُونَ يَعْبُدُ اللَّهُ مِنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ  
زَيْدٍ عَلَيَّ مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسُ  
قِيلَ لَمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَكَ أَبَايِعُ عَلَى  
ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِيدًا مَعَهُ  
الْحَرَّةَ بَيْتَهُ۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ  
الْأَكُوْعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَكُنَّا لِلْجَيْطَانِ  
ظِلًّا نَسْتَضِلُّ فِيهِ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَدْتُ  
بِسَلَمَةَ بْنِ الدَّكْوَانِ عَلَى أَبِي شَيْخٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ  
مَنْ لَمْ يَلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَاثِمِ يَنْبَغِي قَالَ عَلَى الْمَوْتِ  
۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ هُوَ فِي يَدِكَ مَجِيئَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ  
لَدُنِّي مَا حَدَّثَنَا بَعْدَ هَذَا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ هَزْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودٍ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ  
بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ  
هَبْنِشًا مَرِيئًا فَمَالْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
حَبَاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ كُنْتُ أَسْكَوْفَةً  
فَحَدَّثْتُ بِهَذَا صُعْلِكٌ عَنْ قَتَادَةَ  
شَمًّا وَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَمْ فَقَالَ  
أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَاكَ فَعَنْ  
أَنْسَبٍ وَأَمَّا هَبْنِشًا  
مَرِيئًا فَعَنْ  
عِكْرِمَةَ۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۳۳۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث  
بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلم بن الدکوانی  
اور عمر سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱۔ مجھ سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن  
فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن المسیب نے، ان سے ان کے  
والد نے بیان کیا کہ میں براہین عازبہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی  
مبارک ہو، آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان حضور  
سے آپ نے "شجرہ" (درخت) کے نیچے بیعت کی، انھوں نے فرمایا،  
بیسے ٹھیک معلوم نہیں کہ کہاں حضور کے بعد ان چیزوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

۱۳۳۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ سلام کے صاحبزادے  
ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو قتادہ نے اور انھیں ثابت بن ضحاک  
نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت  
(عہد) کیا تھا۔

۱۳۳۳۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر  
نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھیں انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت) "بے شک ہم نے تمہیں کھلی ہوئی فتح دی"  
یہ فتح صلح حدیبیہ تھی صحابہ نے عرض کی اے حضورؐ کے لیے تو مرحلہ آسان اور  
سہل ہے مگر آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غزوات اور فوج و گزشتہ معاف  
ہو چکی ہے، لیکن ہمارا کیا ہو گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی  
"ناکہ مومن مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کی جائیں جس کے نیچے  
نہر جاری ہوں گی" شعبہ نے بیان کیا کہ پھر میں کوڑھ آیا اور قتادہ  
کے واسطے سے پوری حدیث بیان کی، پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیشک  
ہم نے تمہیں کھلی فتح دی ہے، "کی تفسیر قرآن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
لیکن اس کے بعد "هَبْنِشًا مَرِيئًا" (یعنی آل حضورؐ کے لیے تو ہر  
مرحلہ آسان و سہل ہے) یہ تفسیر عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مجزاة بن زہیر سلمی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ انڈی میں، میں گڑھے کا گوشت اُبال رہا تھا کہ ایک منادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ ان حضوروں میں گڑھے کے گوشت کے استعمال سے منع کرتے ہیں اور مجزاة نے اپنے ہی قبیلہ کے ایک صحابی کے متعلق جو بیعت رضوان میں شریک تھے اور جن کا نام اسبان بن اوس رضی اللہ عنہ تھا، نقل کیا کہ ان کے ایک گھٹنے میں تکلیف تھی، اس لیے جب وہ سجدہ کرتے تو اس گھٹنے کے نیچے کوئی گدہ رکھ لیتے تھے۔

۱۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے ان سے شعبہ نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ بیعت رضوان میں شریک تھے کہ گویا اب بھی وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے سامنے سٹولا یا گیا، جسے ان حضرات نے پیا۔ اس روایت کی متابعت معاذ نے شعبہ کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۳۶۔ ہم سے محمد بن حاتم بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو حمزہ نے بیان کیا کہ انھوں نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ کہ کیا تری نماز دو بار پڑھی جاسکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر شروع رات میں دو پڑھ لی ہو تو آخر رات میں نہ پڑھو۔

۱۳۳۷۔ مجھ سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبری، انھیں زید بن اسلم نے اور انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے (سفر حدیبیہ میں) رات کا وقت تھا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا، آپ نے پھر کوئی جواب نہیں دیا، انھوں نے پھر پوچھا، آپ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے دلچسپی سے دل میں کہا، عمر! تیری ماں تجھے روئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے تین مرتبہ سوال کیا، جو آپ کو

أَجُوعًا مَرِحَةً شَاءَ اسْتَوَيْلٌ عَنْ مَجْزَاةَ بْنِ زَهْرَةَ سَلَمِي عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنْ رَأَيْتَ رَدْقِدًا تَحْتَ الْقِدْرِ يَلْجُؤُهُ الْحُمُرُ إِذَا نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُمْ عَنْ لَحْمِ الْخُمُرِ وَعَنْ مَجْزَاةَ عَنْ زُهَلٍ مِمَّنْ مِنْ أَهْلِ مَخَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أَهْلَانُ بْنُ أَدْبٍ وَكَانَ اسْتَحْلَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ رُكْبَتَهُ وَسَادَةً ۝

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ مَخَابِ الشَّجَرَةِ كَكَاتَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَمْوَايُسُوْنِي خَلَا كُوْنُهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ ۝

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ كَانَ مِنْ أَهْلِ مَخَابِ الشَّجَرَةِ ابْنِي رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ مَخَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ إِذَا أَذْنُوتَ مِنْ أَذْلِهِ فَلَا تَوْتِرُ مِنْ أَحَدٍ ۝

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تَكَلَّمَ أُمٌّكَ يَا عُمَرُ

پسند نہیں تھا، چنانچہ اُن حضورؐ نے انہیں ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عرضی  
 اسطر میں بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو اڑھائی اور مسلمانوں سے  
 اُگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔  
 ابھی متوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں سے سنا، ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا،  
 انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے  
 بارے میں کہیں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ بہر حال میں اُن حضورؐ کی خدمت  
 میں حاضر ہوا اور آپؐ کو سلام کیا۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ رات مجھ پر ایک کھڑک  
 نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے جس پر سورج  
 طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے انا فتحنا مکہ فتحاً مبیناً (بے شک ہم نے  
 آپؐ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے، اُن کی تادیب فرمائی۔

۱۳۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمدؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
 حدیث بیان کی، کہا کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو میں نے اُن کی  
 زبانی اسے سنا، لیکن مجھے اس کا بعض حصہ ہی یاد رہا، پھر جریرؓ راشد  
 زہری سے سنی ہوئی حدیث کو مجھے یاد کرادیا، ان سے عروہ بن زہر نے  
 ان سے موسیٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم نے بیان کیا، دونوں  
 راوی اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے،  
 انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً  
 ایک ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپؐ ذوالحلیفہ  
 پہنچے تو آپؐ نے قربانی کے جانور کو قلاہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور  
 وہیں سے عمرہ کا اہرام باندھا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی  
 کو جاسوسی کے لیے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپؐ غزوہ الاشیاط  
 پر پہنچے تو آپؐ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آگئے، انھوں نے بتایا کہ قریش  
 نے آپؐ کے مقابلے کے لیے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے اور بہت سے  
 قبائل کو بلا رہا ہے، وہ آپؐ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپؐ کو  
 بیت اللہ الحرام (مکہ) سے روکیں گے۔ اس پر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے صحابہؓ سے فرمایا: لوگو! مجھے مشورہ دو، کیا تمہارے خیال میں یہ  
 مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کروں جو مجھ سے  
 بیت اللہ میں پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انھوں نے ہمارا  
 مقابلہ کیا تو اللہ عز وجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی محفوظ

مَنْزِلَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَثَلَهُ مَوَاتٍ كُلُّ ذَالِكٍ لَا يَجِيئُكَ  
 قَالَ عُمَرُ وَحَمْرُكَتُ بَعْدِي عَمَّا تَقْتَدِمُ  
 أَمَّا الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ  
 مَا نَشِيتُ أَنْ سَبَعْتُ مَبَادِئَ صِرْطِهِ فِي قَالٍ فَقُلْتُ  
 لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزْلُ فِي قُرْآنٍ وَحِثُ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ  
 عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ سُورَةٌ  
 لَيْحِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَعْرُ  
 قُرْآنٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 سَعْدُ بْنُ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَنَا  
 هَذَا الْحَدِيثَ حَقِظْتُ بَعْضَهُ وَتَبَيَّنْتُ مَعَهُ  
 عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ  
 حَزْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يُزِيدُ أَحَدُهُمَا  
 عَلَى صَاحِبِهِ ثَلَاثَ خُرُجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي بَيْضَعِ عَشْرَةِ يَأْتِي  
 مِنْ أَصْحَابِهِ قُلْنَا أَيْ ذَا الْحَلِيفَةِ حَلَدُ  
 الْهَدَنِيِّ وَاشْعَرُهُ وَاحْزَرُهُ مِمَّا بَجْمَرَةٍ  
 وَبَعَثَ عَيْنَالَهُ مِنْ خَزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِعَبْدِ  
 الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا  
 لَكَ جَمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الزَّحَابِيثُ  
 وَهُمْ مُقَاتِلُونَكَ وَمَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَ  
 مَا يَمُوكَ فَقَالَ اسْتَخِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ  
 أَمْتَرُونَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَكَرَ أَرَبَ  
 هَلُولِهِ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ أَنْ يَصْدُوكَ  
 عَنْ الْبَيْتِ فَإِنْ تَأْتَوْنَا كَانَ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ قَتْدُ  
 قَطْعَ عِيَالِهِمُ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَذَكُّنَا هُمْ

مَخْرُومِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
خَرَجْتُ عَامِدًا بِهَذَا الْبَيْتِ لَا تَرْمِي  
مَثَلًا أَحَدًا وَلَا حَزْبًا أَحَدًا  
فَنُوحِيَهُ لَمْ يَفْعَلْ  
صَدَّقْنَا عَنْهُ فَأَتَيْنَا  
قَالَ امْضُوا عَلَى  
اسْمِ اللَّهِ :

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
حَدَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
أَحْمَدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّدِ بْنِ عَنَزَةَ  
يُحْمَرَانَ خُبْرًا مَنِ خُبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمَرَةَ الْخُدَيْبِيَّةِ فَكَانَ  
فَكَانَ فِيهَا أَخْبَرَنَا عُمَرَةُ عَنْ عَمَّا أَنَّهُ لَمَّا  
كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْرٍ الْخُدَيْبِيَّةِ عَلَى قَبِيلَةِ  
الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيهَا اسْتَرْطَ سَمْعِيلُ بْنُ عَمْرِو  
أَنَّهُ قَالَ لِيَا نَبِيَّكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ  
عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَرَدَدُ نَحْنُ وَهَلَيْتَ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَهُ وَأَبِي سَمْعِيلَ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ حُكْمًا  
الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ دَا مَعْصُومًا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ  
فَلَمَّا أَفَى سَمْعِيلُ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَامِتًا رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَمْعِيلَ  
بِذِي صَيْدٍ إِلَى أَبِي سَمْعِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْرٍ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ  
إِلَّا فِي ذَلِكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاهِلًا

رکھا ہے، اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انھیں ایک شکست،  
خوردہ قوم کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول  
اللہ! آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ کا ارادہ  
کسی کو قتل کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا، اس لیے آپ بیت اللہ  
تشریف لے چلیے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے  
روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آل حنفزہ نے فرمایا کہ اللہ کا نام  
لے کر سفر جاری رکھو۔

۱۳۳۹۔ محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب نے خبر دی  
ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان  
کے چچا نے انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھوں نے مروان بن حکم  
اور مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ سے سنا، دونوں راویوں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے عروہ حدیبیہ کے بارے میں خبر بیان کی، تو عروہ  
نے مجھے اس سلسلے میں جو کچھ خبر دی تھی، اس میں یہ بھی تھا کہ جب حضور  
اکرم اور (قریش کا مانندہ) سہیل بن عمرو حدیبیہ میں ایک معینہ مدت  
تک کے لیے صلح کی دستاویز لکھ رہے تھے اور اس میں سہیل نے ایک  
شرط یہ رکھی تھی کہ سہارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے، خواہ وہ آپ  
کے دین پر ہی کیوں نہ ہو۔ تو آپ اسے ہمارے حوالہ کرنا ہو گا تا کہ ہم اس  
کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں، سہیل اس شرط پر اڑ گیا،  
اور اہل مدینہ نے لگا کر حضور اکرم اس شرط کو قبول کر لیں، مسلمان اس  
شرط پر کسی طرح راضی نہیں تھے اور اسلامی لشکر میں اس پر بڑی تشویش  
تھی۔ لیکن چونکہ اس شرط پر سہیل اڑا ہوا تھا اور اس کے بغیر صلح کے  
لیے تیار نہیں تھا۔ اس لیے آل حنفزہ نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابو جندل  
بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا جو اسی  
وقت مکہ سے فار ہو کر مدینہ کی گھیسٹے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے  
تھے، (شرط کے مطابق) مدت صلح میں (مکہ سے فار ہو کر) جو بھی آتا،  
آل حنفزہ اسے واپس کر دیتے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس  
مدت میں بعض مومن خواتین بھی ہجرت کر کے مکہ سے آئیں، ام کلثوم بنت  
عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم کے پاس  
آئی تھیں، آپ اس وقت نجران تھیں، ان کے گھروالے حضور اکرم کی خدمت

نہیں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انھیں واپس کر دیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے مومن خواتین کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی یعنی بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت یا ایہا النبیؐ اذ اجاءک المؤمنات کے نازل ہونے کی وجہ سے آپ حضورؐ ہجرت کر کے آنے والی خواتین کو پہلے اڑاتے تھے۔ اور ان کے چچا سے روایت ہے کہ یہیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہجرت کر کے چلی آتی ہیں ان کے شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو وہ اپنی ان بیویوں کو دے چکے ہیں اور یہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابو بصیرؓ، پھر انھوں نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کی۔

۱۳۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے  
نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے،  
پھر آپ نے فرمایا کہ اگر بیت اللہ سے مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کر دوں  
گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے صرف عمرہ  
کا احرام باندھا، کبوتر تک حضور اکرمؐ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر صرف عمرہ  
کا احرام باندھا تھا۔

۱۳۴۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے احوام باندھا اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ جب اُن حضورؐ کو کھار قریش نے بیت اللہ سے روکا تھا۔ اور اُن اُبت کی تلاوت کی کہ ”یقیناً تم کو گول کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے“

۱۳۴۲ھ میں سے عبداللہ بن عمر بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے، ان سے عبید اللہ بن عبداللہ اور مسلم بن عبداللہ نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کا مسئلہ سامنے کیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ دونوں کو مشرکین کے

الْمُؤْمِنَاتُ مَهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمَّ كُنْتُمْ مَبْنِيَّةٌ عَقِبَةً  
 مِنْهَا مَعْطِيبٌ مَتْنٌ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَبِهِ عَائِشَةُ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْسِلَ جَعْفَرًا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
 فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ أَبُو سَهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
 أَنَّ الدُّبَيْرَ أَرْوَاهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ  
 ابْنَ حَاظِرٍ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ هَذَا الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ إِذَا  
 جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَقِبَةٍ قَالِ بَلْعَنَّا جِنَّةً مَرَادَهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَيِّنَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ  
 مَا أَنْفَقُوا مِنْ حَاظِرٍ أَرَادَ إِجْهَادَهُ وَبَلْعَنَّا أَنْ  
 أَبَا بَكْرٍ مَدَّ كَرَاهِيَةً بَطُولِهِ

١٣٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ  
عُمَيْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ خَرِجٍ مَعْشَرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ  
إِنْ صَبَّ دَمٌ عَنِ الْبَيْتِ صَبَعْنَا كَمَا صَبَعْنَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِعُمَيْرَةَ مِنْ أَجْلِ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا  
بِعُمَيْرَةَ عَامَ الْحُدُودِ يَبِيَّةً :-

۱۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَالُوا إِنَّ  
جِبِلَّ مِثْلِي وَبَيْنَهُ لَفَعْلَتٌ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كَعْبَارَ قُرَيْشٍ  
مِثْلَهُ وَشَلَا لَفَعْدًا كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۖ

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جَوْزَيْعَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا

۱۳۔ چنانکہ معاہدہ کی شرط میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا، اس لیے جب حوالہ نہ کیا جائے کہ اس سے معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

كَلَّمَاهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرٍو. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ عَنْ تَائِبٍ أَنَّ بَعْثَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَنَا كُنَّا أَقَمْتِ الْغَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَقْبِلَ إِلَى النَّبِيِّ فَإِنْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كَعْبًا قَرَّبْتِ دُونَ النَّبِيِّ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبَاهُ وَحَلَّتْ وَفَضَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ اسْتَمِدُّكُمْ أَتَى أَوْ حَبِطَ عُمَرُ فَإِنْ خَلَّتْ مَيْنٌ وَمَيْنٌ النَّبِيِّ كُفَّتْ وَإِنْ خَلَّتْ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ مَنَعَتْ كَمَا مَنَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرِيدُ شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا اسْتَمِدُّكُمْ أَتَى وَثَدَّ أَوْ حَبِطَ حَبِطَهُ مَعَ عُمَرُ فَإِنْ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَاسْتَمِدُّكُمْ وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا حَبِطًا -

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ يَهُوذَا بْنَ حُمَازٍ حَدَّثَنَا صَفْوَةُ عَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَذُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَكَيْفَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ نَزَّاهُ الْخُدَّ فَبَيَّيْتُ أَسْأَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عَيْنًا وَجَلَّتْ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا تَأْتِي بِهِ بَيْعَاتُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ عَبْدُ اللَّهِ الشَّجَرَةَ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي مِنْ لَدُنْكَ جَائِلُهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَبَاءَ بِهِ عُمَرُ وَعُمَرُ يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ مَخْتِ الشَّجَرَةَ قَالَ مَا نَظُنُّكَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ

سے گفتگو کی۔ ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جو روایت نے حدیث، بیان کی اور ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے کسی صاحبزادے نے ان سے کہا، اگر اس سال آپ (عمرہ کرنے) جاتے تو سمیٹنا، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے تو کوفہ قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا تھا، چنانچہ اہل حضورؐ نے اپنے قربانی کے جانور دیں ذبح کر دیئے اور سر کے بال منڈوا دیئے۔ صحابہؓ نے بھی بال چھوٹے کر والیئے اہل حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر ایک عمرہ واجب کر لیا ہے اور اسی طرح تمام صحابہؓ پر بھی وہ واجب ہو گیا، اس لیے اگر آج مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو میں بھی طواف کروں گا اور اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو اہل حضورؐ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دور چلے اور فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی ضروری قرار دے لیا ہوں فرمایا، میری نظر میں توجہ اور عمرہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں اگر ان میں سے کسی کے بھی احرام باندھنے کے بعد اگر اسے اس کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو اس سے حلال ہونا جائز ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک طرف کیا اور ایک سمت کی جس دن مکہ پہنچے اور آخر دونوں ہی کو پورا کیا (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۳۴۴۔ مجھ سے شجاع بن ولید نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن محمد سے سنا، ان سے صفور نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔ تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی، پھر گھوڑا لیتے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپؐ جنگ کے لیے اپنی ذرہ میں رہے تھے، انھوں نے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضور اکرمؐ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپؐ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی





۱۳۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن ابی اسلم نے، ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ عہدِ حیدر کے موقتہ پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جوئیں آپ کے چہرے پر گرد ہی تھیں ان حضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں جو بخار سے سرے گرد ہی ہیں۔ تکلیف دہ ہیں؟ آپ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر سر منڈا لو اہد تین دن روزہ رکھو اور پھر مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا پھر کوئی قربانی کر دو اور سر منڈانے کے فدیہ کے طور پر۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تینوں امور میں سے پہلے آل حضورؐ نے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی۔

۱۳۴۷۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوشیر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی اسلم نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقتہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشرکین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرے سر پر بال بڑے بڑے تھے جس سے جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آل حضورؐ نے مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آیت نازل ہوئی، پس اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو، تو اسے بال منڈا دینا چاہئے اور تین دن کے روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا چاہئے۔

۵۰۴۔ قبائل مکمل اور عمرہ کا واقعہ

۱۳۴۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن علی بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نفع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبائل مکمل و عمرہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے پھر انھوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے تھے، کھیت وغیرہ ہمارے پاس نہیں تھے، اور انھیں مدینہ کی آب و ہوا مرافق آئی تو آنحضرتؐ نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور فرمایا کہ انھیں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پر تو تھیں صحت حاصل ہو جائے گی، ادھر لوگ دریا گاہ کی طرف آگئے لیکن مقام حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے پھر گئے،

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أُنْثَىَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَمَلٍ وَعُزْبَةٍ قَدْ مَوَّالُوا الْمَدِينَةَ مِنَ الْيَتَمَىِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِاللَّسَانِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي وَجَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَبِئْسَ تَرْبُؤًا مِنْ آبَائِنَا وَأَبَوَائِنَا نَطْلُقُوا حَتَّى

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي نَشْرٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّحْهِ يَبِيتَ وَنَحْنُ مُخْرِمُونَ وَتَدَخَّصَ بِالنَّاسِ لِيُكُونُوا قَالَ وَكَانَتْ لِي ذُرَّةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامَّ تَسَاقُطُ عَلَيَّ رَجُمِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَيْدُكَ هَؤُلَاءِ رَأْسُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَمْرُكَ هَؤُلَاءِ رَأْسُكَ فَكُنْ مِنْ صِبْيَانٍ أَوْ مَدَنِيَّةٍ أَوْ نُسْكَ - بِالنَّاسِ وَتَصْنَعُ عَمَلٌ وَعُزْبَةٌ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أُنْثَىَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَمَلٍ وَعُزْبَةٍ قَدْ مَوَّالُوا الْمَدِينَةَ مِنَ الْيَتَمَىِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِاللَّسَانِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي وَجَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَبِئْسَ تَرْبُؤًا مِنْ آبَائِنَا وَأَبَوَائِنَا نَطْلُقُوا حَتَّى

إِذَا كَانُوا حَيَّةَ النُّحْرَةِ كَفَرُوا بِغَنَةِ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا  
رَأْعَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلًا قَاتِلًا دُونَ  
قَتْلِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْعَتِ الطَّلَبِ فِي  
أَثَرِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَ  
قَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوا فِي نَاحِيَةِ النُّحْرَةِ  
حَتَّى مَا كَانُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَعْنَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ  
كَانَ يَجِيءُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمَثَلَةِ  
وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ  
عُمَيْيَةَ وَقَالَ عِيْلِيُّ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنُ أَبِي  
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ تَدَامَ نَفَرٌ مِنْ عَمَلٍ :

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْصَنِيُّ حَدَّثَنَا  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ  
الصَّوَوَاتُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَحَابَةَ مَوْلَى أَبِي  
قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيمَا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ  
الْفَسَادَةِ فَقَالُوا أَحَقُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصْنَتْ بِهَا الْخَلْفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ  
وَأَبُو قِلَابَةَ خَلَفَ سُبَيْرِيَّةَ فَقَالَ عُبَيْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
فَأَمِنَ حَيْلَتُ أَنْسٍ فِي الْعُرَيْنَيْنِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ  
إِنِّي أَمَرْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ  
مَنْ صَفِيْبٌ عَنْ أَنْسٍ مِنْ عَمْرٍو نِسَةٍ وَحَالَ  
أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنْسٍ مِنْ عَمَلٍ ذَكَرَ  
الْفَصْلَةَ - ٥٥ :

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچہ اسے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے کر  
بھاگ گئے تھے۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرم کو ملی تو آپ نے چند صحابہ کو  
ان کے پیچھے دوڑایا۔ وہ پکڑ کر ویرانے گئے، تو ان حضور کے حکم سے ان  
کی آنکھوں میں بھی گرم سلاخیال پھیر دی گئیں کہ چونکہ انھوں نے بھی ایسا ہی  
کیا تھا اور انھیں حرہ کے کنارے پھونک دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر  
گئے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور اکرم نے  
اس کے بعد صحابہ کو صدمہ کا حکم دیا اور مشدہ مقتول کی لاش بگاڑنا یا  
ایذا دے کر اسے قتل کرنا سے منع فرمایا۔ اور شعبہ ابان اور حماد نے قتادہ  
کے واسطے سے بیان کیا کہ دیر لوگ عربیہ کے قبیلے کے تھے (عمل کا نام  
نہیں لیا)۔ اور عیسیٰ بن ابی کثیر اور ابوبہ نے بیان کیا، ان سے ابوقلابہ نے  
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عمل کے کچھ لوگ آئے۔

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص  
بن عمر ابو عمر الحوصنی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوبہ اور حجاج صوفی نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
مجھ سے ابوقلابہ کے مولا ابورجاء نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ کے ساتھ  
شام میں تھے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا  
کہ اس "قتلہ" کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حق  
ہے اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر خلفاء راشدین آپ سے  
پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورجاء نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلابہ، عمر بن  
عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے تھے۔ عنین بن سعید نے کہا کہ  
مجھ قبیلہ عربیہ کے لوگوں کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا  
ذکر کیا کریں گے؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے یہ  
حدیث بیان کی۔ عبد العزیز بن صہیب نے (اپنی روایت میں) انس رضی  
اللہ عنہ کے حوالہ سے صرف عربیہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں  
انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عمل کا نام لیا اور واقعہ بیان کیا۔

## الحمد لله تفہیم البخاری کا سولہواں پارہ مکمل ہوا

لے چرچہ کا نام لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراموشی کی۔ اس پر انھوں نے ان کے ہاتھ پاؤں  
کاٹ دیئے اور ان کی زبان اور آنکھ میں کانٹے گاڑ دیئے جس سے انھوں نے شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ستر حوال پارہ

۵۰۵۔ غزوہ ذات القرد

یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین غزوہ خیبر سے تین دن پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو روک کر پھانسی دی تھی۔

۱۳۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عیینہ نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں مدینہ سے باہر جا کر کی طرف نکلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذات القرد میں چراگرتی تھیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر مجھے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فہم ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لوٹ لی گئیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے ٹوٹا ہے انھیں؟ انھوں نے بتایا کہ قبیہ عطفان والوں نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں تین مرتبہ بڑی زور زور سے چیجا، یا صاحب احاء، انھوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دو دو کنا روں تک پہنچا دی اور اس کے بعد مکہ سرعت کے ساتھ دوڑنا ہوا اگے بڑھا، اور آخر انھیں جالیا۔ اس وقت وہ پانی پینے کے لیے اترے تھے، میں نے ان پر تیر بسانے شروع کر دیے، میں تیر اندازی میں ماہر تھا، اور یہ کہنا جانتا تھا، میں ابن الاکوع ہوں آج ذیلوں کی حرکت کا دن ہے، میں ہی وجہ پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھ لیں بلکہ ان کی تیس چادریں بھی میرے قبضے میں آگئیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کو ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا ہے اور اسی وہ پیاسے ہیں، آپ.... فوراً ان کے تعاقب کے لیے لوگوں کو بھیج دیئے، ان حضور نے فرمایا، اے ابن الاکوع! جب کسی پرنا بولایا تو پھر نرمی اختیار کیا کرو۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے گئے، یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۵ غزوہ ذات القرد

وَمِنْ غَزْوَةِ النَّبِيِّ أَغَارُوا عَلَى بَنِي النَّبِيِّ  
مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ ثَلَاثَ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ  
يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُوَدَّعَ بَنُو دُولَى وَكَانَتْ بِقَاهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى مَدِينَةَ قَدْرًا قَالَ  
فَلَقِيتُ فِي غَدَاةٍ مُرَّيْعَبًا الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ  
أُخْبِدَتْ بِقَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غِطْفَانٌ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ يَا صَبَاحَاةُ قَالَ مَا سَمِعْتُ مَا بَيْنَ  
لَدَيْتِي السَّعْدِ نَيْفَةً ثُمَّ أَتَدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ  
حَتَّى أَدَسْتُ كَتِفَهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَنْقِوْنَ  
مِنْ السَّاءِ فَجَعَلْتُ أَسْمِيَهُمْ يَسْبُلِي وَكُنْتُ  
رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمَ يَوْمُ  
الرَّضْعِ وَالْخَيْبَرِ حَتَّى اسْتَفْعَدْتُ اللَّفَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ  
مِنْهُمْ نَدَايَةً بَعْدَهُ قَالَ وَهَاءَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْأَسْ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا خَبَرْتُ الْقَوْمَ  
النَّاءَ وَهَاءَ عِطَاشٍ فَأَجَبَنِي إِلَيْهِمْ اسْتَأْخَرَهُ  
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَكَتُ مَا سَجِحَ مَكَلٌ  
ثُمَّ رَجَعْنَا وَبِزِدْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِي حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

## بَابُ حَزْوِ خَيْبَرٍ

۵۰۶ - غزوہ خیبر

۱۳۵۱ - ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ماکہ نے ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور انھیں سید بن نفعان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر کے لیے آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے، بیان کیا کہ جب ہم مقام صہبہ میں پہنچے جو خیبر کے قریب میں واقع ہے (آنحضرتؐ نے عمر کی مازپچی بھیجی، پھر آپؐ نے تشریف سفر منگوایا، مستو کے سرا اور کوئی چیز آپؐ کی خدمت میں نہیں لائی گئی، بس ستویں آپؐ کے حکم سے پانی ڈالا گیا اور وہی آپؐ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کے لیے آپؐ کھڑے ہوئے (چونکہ وضو پہلے سے موجود تھی) اس لیے آپؐ نے نماز پڑھ لی اور ہم نے بھی، پھر نماز پڑھی اور اس نماز کے لیے (نئے سرے سے) وضو نہیں کیا۔

۱۳۵۲ - ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن کھیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، عامر! اپنے کچھ رجز سنو، عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدیث خوانی کرنے لگے، کہا اے امیر! اگر آپؐ زہرتے تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ہم صدمہ کرتے اور ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے، جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں آپؐ کے راستے میں ہماریں، اور اگر ہماری مدد نہ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھیے، ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمائیے، ہمیں جب باطل کی طرف لایا جانا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کہ وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت خدی کوسن کر اونٹ بیزی سے چلنے لگے) آپؐ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ نے تو ہمیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لیے اس کے دوران میں سخت بھوک اور غافل سے گزارنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی، جس دن قلعہ فتح ہوا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی،

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ دَخَلْنَا مِنْ أَذَى خَيْبَرَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ دَعَا بِأَلَا دُرَادٍ فَلَمَّ كِبُوتَ إِلَا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَتَوَشَّى فَأَكَلَ وَاشْكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضْنَا ثُمَّ

وَلَحَّ

يَتَوَضَّأُ - ۵۰۶

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ كَهِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَبَدَأَ لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ وَلِلْعَمْرِو لَعَامٍ يَا عَامِرُ أَرَأَيْتَ لَمْ يَمُتْ مِنْ هُنَا بَيْتٌ وَكَانَ عَامِرُ رَجُلًا شَاعِرًا فَنُذِلَ حَتَّى إِذَا بِالْعَمْرِو يَقُولُ -

اللَّهُمَّ نَزَلَتْ أَنْتَ مَا أَهْتَدِينَا

وَلَا تَصَدِّقُنَا وَلَا صَلِّبْنَا

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا مَا أَبْقَيْنَا

وَأَثَبْتَ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِيَنَا

وَالْقَيْنِ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّمَا إِذَا صَبِيحَ بِنَا أَبِينَا

وَبِالصَّبِيحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِلُ قَالَ لَعَامٍ عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْعَمْرِو وَجَبَتْ يَا بَيْتُ اللَّهُ لَوْلَا أَمْنُنَا مِنْهَا فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَأَصْرَحْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَنَا حُمَةُ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ اگ کسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے حبس کر کے جلا رکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لیے، اُن حضور نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تمام گوشت چھینک دو اور ہاڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو چھینک دیں اور ہاڈیوں کو دھولیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ یوں ہی کرو۔ پھر ردن میں جب صحابہ نے (جنگ کے لیے) نصف ہندی کی تو چوٹی عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے انھوں نے جب ایک یہودی کی پٹلی پر جھک کر ادرار کرنا چاہا تو خود انھیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹے کے اوپر کا سحر زخمی ہو گیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہو گئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہوا تھا تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے انھوں نے دیکھا اور میرا گھڑ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت کیا، کہہ نہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی، اُن حضور نے فرمایا، جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انھیں تو دوسرا حربہ ملے گا، پھر آپ نے اپنی دونوں آنکھوں کو ایک ساتھ ملایا، انھوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید یہی کئی عربی ہرجس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے بیان کیا بد بھائے مشی بہا کے (نشا بہا۔

۱۳۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ رات کے وقت پہنچے، آپ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لیے رات کے وقت روقہ پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہوجاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے گھارے اور ٹوکے لے کر باہر نکلے۔ لیکن جب انھوں نے اُن حضور کو دیکھا تو ستر کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم، محمد شرک کر کے آگئے، اُن حضور نے فرمایا: خبر بر باد ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں آئے جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے۔

۱۳۵۴۔ ہمیں صدیق بن فضل نے خبر دی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک

شَدِيدَةً ثُمَّ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى فَصَحَّاهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَهَيَّ النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَنَجَحَتْ عَنْهُمْ جِدَارٌ وَ حُدُودٌ مِنْدَانَا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا النَّبِيُّانَ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوَقَّدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ؟ قَالُوا لَحْمَ حُمُرٍ النَّبِيُّانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْذِبُوا هَذِهِ وَالْكَسِيرُ هَا فَقَالَ رَهْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ هُمْ يَنْفَعُهُمَا وَنَفْسُهُمَا۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا نَصَحَاتِ الْقَوْمُ كَانَ سَيِّفٌ عَامِرٌ فَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَبَرَجِعَهُ دُبَابٌ سَيِّفُهُ فَاصَابَ عَيْنَ رُكْبَةٍ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا فَعَلُوا قَالَ سَلَّمَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنِّي عَامِرٌ أَحْبَبْتُ عَمَلَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّ لَهُ لَأَخْرَجَنِي وَجَعَمَ بَيْنِي إِبْصَعَيْهِ إِنَّهُ لِحَابِهُ مَحَابُهُ قُلْتُ عَرَفْتُ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا:

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَقْبَى قَوْمًا يَنْبِذُ لَهُ يُعْرِضُ بِهِمْ حَتَّى يُبْصِرَهُمْ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ النِّعُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَكَانَ تَابَهُمْ فَلَمَّا رَوَاهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْبَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ خَيْبَرُ إِذَا تَرَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ مَسَاءً صَبَاحُ الْمُتَدَارِينَ۔ ۱۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر صبح کے وقت پہنچے۔ یہودی اپنے بھادر کو  
وغیرہ لے کر باہر آئے، لیکن جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
تو چلنے لگے کہ محمد! اِذَا کی قسم، محمد! شکرے کر آگئے۔ آل حضورؑ نے  
فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان  
میں آجائیں تو پھر ڈرتے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں ہمیں گدھے  
کا گوشت ملا، لیکن آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے  
اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ انھیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے  
ہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

۱۳۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک  
صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر حضورؐ  
نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت  
کھایا جا رہا ہے۔ آل حضورؐ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے  
اور عرض کی کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آل حضورؐ نے ایک مادی سے اعلان  
کرایا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ انھیں پالتو گدھوں کے گوشت کے ہستعلی سے  
منع کرتے ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت اہل  
رہا تھا۔

۱۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید  
نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز خیر کے قریب پہنچ کر ادا کی، پھر  
اندھیرا تھا۔ پھر فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و تر ہے، خیر برباد ہوا،  
یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں آجائیں تو ڈرتے ہوئے لوگوں کی صبح  
بُری ہو جاتی ہے۔ پھر یہودی گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے، آخر حضور اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کر دیا اور عورتوں کو زچوں کو  
قید کر لیا۔ قیدیل میں اُم المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ آپؐ دھیرے کھی گئے

۱۔ ابھی اس سے پہلے کی روایت میں گزرا ہے کہ رات کے وقت اسلامی لشکر خیر پہنچا تھا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ غلبات رات کے وقت ہی لشکر وہاں  
پہنچا ہوگا۔ لیکن رات مرقہ سے کچھ فاصلے پر گزاری ہوگی، پھر جب صبح ہوئی ہوگی تو لشکر میدان میں آیا ہوگا اور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کا ذکر ہے  
کی اسی نوعیت کی وجہ سے ہے۔

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَبَحْنَا خَيْبَرَ  
مَكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا  
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْحَمْدُ  
وَاللَّهُ مُحَمَّدٌ وَالْخَنِيزِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا مَشَرْنَا  
بِمَسَاحَةٍ قَوْمٌ مَسَاءً صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَاصْبِرْ لِمِنْ لِحُومِ  
الْحُمْرِ فَإِنَّهُ إِذَا دُيِّمَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ يَهَيِّئَانِ لَكُمْ عَنْ لِحُومِ الْحُمْرِ فَاهَارِضِينَ :

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادَّةً حَامَةً فَقَالَ أَكَلَتِ الْحُمْرُ  
فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ فَقَالَ أَكَلَتِ الْحُمْرُ  
فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ أَفْنَيْتِ الْحُمْرُ  
فَأَمَرْنَا بِهَا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
يَهَيِّئَانِ لَكُمْ عَنْ لِحُومِ الْحُمْرِ الْهَدْيَةَ  
فَأُكْفِيَتْ الْفُتُوْرُ وَإِنْهَا لَتَقُوْرُ

بِاللَّحْمِ :

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ  
فَرُبَّمَا مِنْ خَيْبَرَ فَبَلَغَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ  
خَيْرٌ إِنَّا إِذَا مَشَرْنَا بِمَسَاحَةٍ قَوْمٌ مَسَاءً صَبَاحُ  
الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا لِيَتَوَعَّدُوا فِي السَّيْئَةِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرْمَةَ وَ  
كَانَ فِي السَّيْجِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى دُخْيَةِ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ

حصے میں آئی تھیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہما کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں وہ آپ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے مہر میں انھیں آزاد کر دیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا: ابوہریرہ! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا تھا کہ ان حضور نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیا مہر دیا تھا؟ ثابت نے اثبات میں سر ہلایا۔

۱۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں میں تھیں، لیکن آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ان حضور نے انھیں مہر کیا دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ خود انھیں کو ان کے مہر میں دیا تھا یعنی انھیں آزاد کر دیا تھا۔

۱۳۵۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کے ساتھ (مشرکین یعنی یہود و خیر کے خلاف صف آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے غمے کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے غموں میں واپس چلے گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا کوئی بھی فرد ان میں مل جاتا ہے تو وہ بھی کا پھینکا کر کے اسے قتل کیے بغیر نہیں رہتے، کہا گیا کہ آج نذال شخص ہماری طرف سے متنبی ہادی اور بہت سے لڑا ہے، شاید اتنی ہادی سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا، لیکن ان حضور نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ سب ہر حال اہل دوزخ میں سے؛ ایک صحابی نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ ساتھ زہل گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے چمچے ہو لیے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہی ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب دھن کے متعلق ان حضور نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا اور انھی پر لکھے، انتہائی شدید طور پر اور چاہا کہ جلدی موت آجائے، اس لیے انھوں نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح خود کشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی دھوان کے پیچھے پیچھے لگے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

صَاحِبَاتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَدَ عَيْتُهَا مَمْدًا فَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِبَابِثٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ قُلْتَ لِرَبِّ نَبِيٍّ مَا أَمَدًا فَهَا فَخَرَكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ ثَبِتًا يَقَالُهُ :

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةً فَأَغْتَفَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِرَبِّ نَبِيٍّ مَا أَمَدًا فَهَا قَالَ أَمَدًا فَهَا فَغَفَهَا فَأَغْتَفَهَا :

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمَنَّى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَأَقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَدَيْهِمْ شَاذٌ وَكَانَ قَدْ كَانَ لَمْ يَتَّبِعُوا لِيَضْرِبُوا سَيْفَهُ فَقِيلَ مَا أَحْزَنُ مِنْهُ الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَحْزَنُ فَلَنْ يَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الشَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ وَخَرَجَ مَعَهُ كَلْمًا وَفَقَّ وَفَقَّ مَعَهُ وَإِذَا اسْتَرْجَعَ اسْتَرْجَعَ مَعَهُ قَالَ فَجَبْرَحَ الرَّجُلُ حُرْطُشْدًا فَإِذَا سَنَدُ حُجَلِ الْمَوْتِ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِلَا مَرَحٍ وَوَكَبَتْهُ سَبِيحٌ ثَدْيِيهَا ثُمَّ خَالَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ

الرَّحِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ  
الرَّحِلُ الشَّيْءُ ذَكَرْتَ أَجْفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ  
مَخْرَجٌ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ حَرِّمَ حُرْبًا شَدِيدًا  
فَأَسْتَعِجِلَ النُّوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي  
الْأَرْضِ دُؤْبَابَةً بَيْنَ شِدَائِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ  
فَقَتَلَ نَفْسَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ  
الْحَبَّةِ فِيمَا بَيْنَهُ وَالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ وَإِنَّ الرَّحِلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ  
النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُ وَالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ  
أَهْلِ الْحَبَّةِ :-

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ تَاخِيْبَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ  
مِمَّنْ مَعَهُ بَدَأَ عِيَالَهُ هَذَا مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَالَ تَكَدَّ الرَّحِلُ أَشَدَّ  
الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ  
يَعِضُ النَّاسُ يَدَيَّاهُ فَوَحَّيَا الرَّحِلُ أَلَمْ أَلْجُودَ  
فَمَا هُوَ يَبِيدُ إِلَى بَنَانِهِ مَا تَخْرُجُ مِنْهُ  
أَسْهَمًا فَتَحْرِبُهَا نَفْسُهُ مَا شَتَدَّ رَحَالُ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَّ قَبْلَهُ  
حَيْثُ يَشْكُ أَنْتَ خَرَفَكَ أَنْ تَقْتُلَ نَفْسَهُ فَقَالَ ثُمَّ  
يَا فُلَانُ مَا ذَاكَ أَنَّهُ لَوْ بَدَأَ حُلَّ الْحَبَّةِ إِلَّا  
مَوْجِينَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْيَمِينَ بِالرَّحِلِ الْفَاجِرِ  
تَابِعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ شَيْبَةُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ان حضورؐ نے دریافت  
فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابی رضی عنہ نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی ان حضورؐ  
نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپؐ کا یہ ارشاد پڑا  
شاق گذار تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں  
چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی  
ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انھوں نے زمین  
میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑے  
اور اس طرح انھوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقع پر ان حضورؐ نے  
فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر حجت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ  
وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل  
کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہل دوزخ کے عمل  
کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (آخر میں قرآن کی وجہ سے)۔ (حدیث پر  
نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۵۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے  
زہری نے بیان کی، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوجہرہ رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ ہم خیر کی جنگ میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک صاحب کے متعلق جو آپ کے ساتھ تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے، فرمایا  
کہ یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے۔ پھر جنگ جب شروع ہوئی تو وہ صاحب  
بڑی پامردی سے لڑے اور بہت زیادہ زخمی ہو گئے ممکن تھا کہ کچھ لوگ شہر میں  
پڑ جاتے (کہ ان حضورؐ نے ایک ایسے شخص کے متعلق اس طرح کے کلمات کیسے  
ارشاد فرمائے جو اتنی پامردی سے لڑا ہے) لیکن ان صاحب کے لیے زخموں  
کی تکلیف ناقابل برداشت تھی، چنانچہ انھوں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالے  
اور اپنے سینے میں انھیں چھبوا دیا۔ بہ نظر دیکھ کر مسلمان دوڑتے ہوئے حضور اکرمؐ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا  
ارشاد سچ کر دکھایا، اس شخص نے خود اپنے سینے میں تیر چھبوا کر خود کشی کر لی۔ یہی  
پر ان حضورؐ نے فرمایا، اے فلاں جاؤ اور اعلان کردو کہ جنت میں صرف مومن ہی  
داخل ہو سکتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فرما کر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔  
اس روایت کی متابعت معمر نے زہری کے واسطے سے کی اور شیبہ نے یونس  
کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے، انھیں





زخم کا نشان دیکھ کر ان سے پوچھا، اے ابوسلم! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟  
انھوں نے فرمایا کہ غزوہ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ سمجھ گئے کہ سلمہ  
زخمی ہو گیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
اور آپ نے تین مرتبہ اس پر دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر  
کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۱۳۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی  
حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد  
سعودی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ (خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم اور مشرکین کی ٹھٹھیر ہوئی اور خوب جم کر جنگ ہوئی۔ اُتر دوڑوں  
لشکر اپنے اپنے خیموں کی طرف واپس ہوئے مسلمانوں میں ایک صاحب  
جنس مشرکین کی طرف کا کوئی شخص کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کر کے قتل  
کیے بغیر رہتے۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! منتہی پامردی سے آج غلام شخص  
لڑا ہے، اتنی پامردی سے تو کوئی نہ لڑا ہوگا۔ ان حضور نے فرمایا کہ وہ اہل  
دوزخ میں سے ہے۔ صحابہ نے کہا، اگر یہ بھی دوزخی ہیں تو پھر ہم جیسے لوگ  
کس طرح جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اس پر ایک صحابی نے کہا کہ میں ان کے  
پیچھے پیچھے رہوں گا۔ چنانچہ جب وہ دوڑتے یا اُہستہ چلتے تو میں ان کے  
ساتھ ساتھ ہوتا، آخر وہ زخمی ہوئے اور حاکم الموت جلدی اُجھائے، اس  
لیے انھوں نے تلوار کا قبضہ زمین گاڑ دیا اور لوگ کو سینے کے محاذ میں کر کے  
اس پر گر پڑے، اس طرح انھوں نے خود کشی کر لی۔ اب وہ صحابی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ  
اللہ کے رسول ہیں۔ ان حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے  
تفصیل بتائی تو ان حضور نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں کے سے عمل  
کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرا  
شخص بظاہر دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن سعید خوافی نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن  
ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ نے (بغیر کی مسجد میں) جمعہ کے دن لوگوں کو دیکھا کہ ان کے سروں پر  
چادریں ہیں جن پر بچوں بوٹے لکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اسی  
وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

سَلَمَةُ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذَا الصَّرَبُ  
فَقَالَ هَذَا صَرْبٌ أَهْمَانِي يَوْمَ خَيْبَرَ  
فَقَالَ النَّاسُ أَهْمَانِي سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَنَنْتُ فِيهِ ثَلَاثَ فَنَاتٍ فَمَا  
اسْتَكْبَتْهَا حَتَّى السَّاعَةِ ۝

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ  
مَا فَتَنَّا لَهُمْ أَفْئَالَ كُلِّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي  
الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَمْ يَدْعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَةً  
وَلَا مَذَابَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا سَيْفِهِمْ فَقِيلَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْبَبَ أَحَدُهُمْ مَا أَحْبَبَ مَا أَحْبَبَ فَلَمَّا  
فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَتَبَا مِنْ  
أَهْلِ الْخَيْبَةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا تَبْعَنُوا  
فَإِذَا أَسْرَعُوا وَانْبَغَا كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى حَبْرُ  
فَأَسْتَحْبِلُ الْمَوْتَ فَوَضَعُوا يَمَانِي  
سَيْفِهِمْ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ شَا مِيَهُ ثُمَّ  
تَحَامَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوا نَفْسَهُ نَجَاءَ الرَّجُلِ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْمُهُ  
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ  
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْبَةِ فَيَتَّبِعُهُ  
بِلَيْسَ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَقْتُلُ بِعَمَلِ أَهْلِ  
النَّارِ فَيَتَّبِعُهُ وَلَيْسَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْبَةِ ۝

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْفَخْرَانِيُّ حَدَّثَنَا  
زَيْدُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَفَرْنَا  
إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَا  
طَبَا لَيْسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمْ السَّاعَةُ  
يَهُودُ وَخَيْبَرُ ۝

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا شَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْلُفُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ رَمِيًا فَقَالَ أَنَا أَنْخَلُفُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَحْنِي فَلَمَّا بَيَّنَّا السَّلَاحَ الشَّيْءَ فَتَجَعْتُ قَالَ لَوْ عَطِيتَ الرَّايَةَ عِندَ أَوْ لَبَا خُذَنَّ الرَّايَةَ عِندَ رَحْلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَتَحْنُ تَرْجُوَهَا فَقِيلَ هَذَا عَلَى قَاعَلَمَا فَنَزَلَ عَلَيْهِ :-

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَمُورُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَوْ عَطِيتَ هَذِهِ الرَّايَةَ عِندَ رَحْلٍ يُفْتَنُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُنَّ لَيْلَتَهُمْ أَنَّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُمْ تَرْجُوَانِ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَرِي عَيْنِيهِ قَالَ فَأَسْأَلُ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَعَالَهُ فَبَاكَ كَانَ لَهُ نَكْنُيَةٌ وَحَبَّيْنَا عَطَاهُ السَّلَاحَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ... فَأَنصَحَهُمْ عَنِّي بِيَكْرٍ لَوْ أَمْلَكْتُ فَقَالَ أَفْعَدُّ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يُحِبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ نَبِيِّهِ فَوَاللَّهِ لَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بِكَ رَجُلًا وَدَاهِبًا عَيْنًا لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُصْنُ النُّعْمَةِ

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تھے مگر نہ کہ آشوب چشم میں مبتلا تھے (جب ان حضورؐ جا چکے تو) انھوں نے سوچا، اب میں حضورؐ کو دم کے ساتھ غزوے میں بھی شریک نہ ہوں گا، چنانچہ وہ بھی آگئے جس دن خیبر فتح ہونا تھا جب اس کی رات آئی تو ان حضورؐ نے فرمایا کہ کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا رہے فرمایا کہ کل علم دشمنوں کے پاس ہے اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر نسخہ حاصل ہوگی ہم سب ہی اس سعادت کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ میں علی رضی اللہ عنہ، اور ان حضورؐ نے انھیں کو علم دیا اور انھیں کے ہاتھ پر خیبر فتح پڑا۔

۱۳۶۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حارث نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سہل بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اسے عزیز رکھتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ رات سب کی اس بیچ و تاب میں گذر گئی کہ کچھیں حضورؐ کو صلی اللہ علیہ وسلم علم کے عنایت فرمائے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اس توقع کے ساتھ کہ علم انھیں کو ملے گا لیکن انھوں نے دریافت فرمایا، علیؑ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہؐ! وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ جب وہ لائے گئے تو ان حضورؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی، اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی، علی رضی اللہ عنہ نے وہ علم سنبھال کر عرض کیا، یا رسول اللہؐ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں، انھوں نے فرمایا، بول ہی پہلے جاؤ، ان کے میدان ہیں اگر کہ پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق واجب ہے، خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو تمہارے لیے مرض اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۵۔ ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، اور محمد سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے

ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یعقوب بن عبدالرحمن زہری نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیر ائے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُن حضورؐ کو خیر کی فتح عنایت فرمائی تو آپؐ کے سامنے صفیہ بنت حمی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا کسی نے ذکر کیا، ان کے شوہر قتل ہو گئے تھے اور ان کی شادی ابھی نئی ہوئی تھی۔ اس لیے اُن حضورؐ نے انھیں اپنے لیے لے لیا اور انھیں ساتھ لے کر اُن حضورؐ روانہ ہوئے، آخر جب ہم مقام سد الصبایہ میں پہنچے تو ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا جہن سے پاک ہوئیں اور اُن حضورؐ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر آپؐ نے جہن بنایا۔ کھجور کے ساتھ گھی اور پیسہ وغیرہ ملا کر بنا یا جاتا تھا اور اسے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھ کر کھجور سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے قریب ہیں، انھیں بلاؤ۔ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا، اُن حضورؐ کی طرف سے یہی ولیہ تھا۔ پھر ہم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے عباؤنٹ کے کوٹان میں باندھ دی تاکہ مجھے سے وہ اسے پکڑے رہیں اور اپنے اونٹ کے پاس بلیغہ کر اپنا گھنٹہ اُن پر لٹکا اور صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں اُن حضورؐ کے گھنٹے پر رکھ کر سوار ہوئیں۔

۱۳۶۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے بکھی نے ان سے حمید طویل نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا کے لیے خیر کے راستہ میں تین دن تک قیام فرمایا اور آخری دن ان کے خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہو گئیں۔

۱۳۶۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیر کے درمیان (مقام سد الصبایہ میں) تین دن تک قیام فرمایا اور وہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تھی۔ پھر میں نے اُن حضورؐ کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ آپؐ کے ولیمہ میں زردی تھی، نہ گوشت تھا صرف آنا بڑا کہ آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو دسترخوان بچانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اُن پر کھجور، پیسہ اور گھی رکھا (مالیدہ) رکھ دیا مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر اُن حضورؐ نے انھیں پر دے دی

وَهُبَّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّهْرِيُّ عَنْ عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ كُلَّمَا فَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْخَيْبَ ذَكَرَ لَهُ حَبَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ بِنِ أَخْطَبَ وَكَدَّ تَبَلَّ زَوْجَهَا وَكَانَتْ عَمْرُسًا فَاصْطَفَاَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَّجَ بِهَا حَتَّى بَلَغَا سِدَّ الصَّعْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْثَا فِي نِظْمٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي إِذْنٌ مَنْ حَذَلَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَتُهُ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّي لَهَا دَرَاهِمًا بِعَبَا دَتٍ ثُمَّ يَحْلِسُ مِنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَيَصْنَعُ مِنْ كَبْتَةٍ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رِجْلَيْهِ حَقًّا شَرَكَبًا:

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ بِنِ أَخْطَبَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيْمَنْ طُوبِ عَلَيْهَا الْخَبَابُ:

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ لَيَالٍ مَبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَكَدَّ عَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيْمَا مِنْ خَيْرٍ وَرَحْلِهِ وَمَا كَانَ فِيْمَا إِذْ أَنْ أَمْرٌ يَدْرُكُ بِلَا ذَنْبٍ فَبَسِطَتْ فَأَنَفَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْزَّيْطَ وَالشَّمْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ

نہیں رکھا تو پھر اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت بڑا تو ان حضور نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھنے کی جگہ بنائی، اور ان کے لیے پردہ کیا۔

يَمِينُهُ؟ قَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِمْحَادِي اُمَحَاتِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَ اِنْ لَمْ يَحْجَبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَكَكْتَ يَمِينَهُ فَلَا  
اَنْحَدِلْ وَهَا لَهَا خَلْفَةٌ وَمَتَا الْحِجَابُ ؟

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِذَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خُصِمَ بِي خَبِيرٌ فَدَرَمِي اِنْشَاءً  
بِحَبْرِ ابْنِهِ سَحْمٌ فَدَرَمْتُ لِحَدَاكَ فَلَا تَقْتُلْ فَإِذَا الْيَتِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ -

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الشُّؤْمِ وَعَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ  
الْحَلِيَّةِ نَهَى عَنْ أَكْلِ الشُّؤْمِ هُوَ عَنْ تَائِبٍ وَحَدَاكَ  
وَلُحُومِ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ ؟

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُذَّحَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ  
بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِي جَاهٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ مُشْعَةِ النَّسَاءِ وَ نَوَهِ خَبِيرٌ وَعَنْ أَكْلِ  
الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ ؟

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ ؟

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ ابْنِ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَ سَالِمٍ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمْرِ الْهَلِيَّةِ ؟

۱۳۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہذال نے اور ان سے عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم خیمہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چمڑے کی ایک کپڑی پھینکی جس میں چربی تھی، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا، لیکن میں نے جوڑ کر دیکھا تو حضور اکرم موجود تھے، میں پانی پانی ہو گیا۔

۱۳۶۹۔ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسن اور پالتو گھوڑوں کے کھانے سے منع فرمایا تھا، ہنسن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گھوڑوں کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

۱۳۷۰۔ مجھ سے یحییٰ بن قزحہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ اور حسن نے فدوؤں حضرات محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر غزوؤں سے منع فرمایا تھا، ہنسن کی ممانعت کی تھی اور پالتو گھوڑوں کے کھانے کی بھی۔

۱۳۷۱۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گھوڑوں کے کھانے کی ممانعت کی تھی۔

۱۳۷۲۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گھوڑوں کے کھانے کی ممانعت کی تھی۔

۱۳۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے سنا، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور ٹھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دے دی تھی۔

۱۳۷۴۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبار نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غزوہ خیبر میں ایک موقع پر ہم بہت بھوکے تھے، اور ہاڈیوں میں ابال ام راتھا گدھے کا گوشت پکا جا رہا تھا اور کچھ ایک بھی گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ ان حضور نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے شمس نہیں نکلا لگیا تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے اس کی واقعی ممانعت (بشمیر کے لیے) کر دی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔

۱۳۷۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی اور انھیں براہ اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انھیں گدھے کے ترانوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن ان حضور کے منادی نے اعلان کیا کہ ہاڈیاں انڈیل دو۔

۱۳۷۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، انھوں نے براہ بن عازب اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا، یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ ان حضور نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہاڈیوں کا گوشت پھینک دو، اس وقت ہاڈیاں چولہے پر رکھی جا چکی تھیں۔

۱۳۷۷۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَمَنْ خَفَعَ فِي الْخَيْلِ ۝

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الشَّيْبَانِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَّا بَيْنَنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلَى قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ لِحَاءُ مُنَادٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَنَا كُلُّوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا وَآهَرِ خَيْلُهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخْسَنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تَأْكُلِ الْقِدْرَةَ ۝

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا بَيْنَنَا حُمْرٌ فَطَبَخُوا هَافًا مَنَادٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَيْتُمُ الْقِدْرَةَ ۝

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ كُنَّا نَصْبُو الْقُدُورَ أَكْفَيْتُمَا

الْقِدْرَةَ ۝

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ عَزَّ وَ ذَا مَعَ النَّبِيِّ

۱۷۔ ام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے گھوڑے کے گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان حضور نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔ بہر حال دلائل دونوں طرف ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفْرَةً ۖ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ الشُّبَّانِ عَنْ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نَتَلَّقِيَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ نَبِيئَةً وَنَضِجَةً فَمَرَرْنَا بِمَرْثَا بِأَكْبَرِ بَعْدَ ۖ

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا شَأْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَلَمْ يَأْمُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ آتِهِ كَانَ خُمُولَةً النَّاسِ فَكِرَةً أَنْ تَذْهَبَ خُمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَتْهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ ۖ

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِقٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ تَارِيعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلدَّاهِلِ سَهْمًا قَالَ فَفَرَسُهُ تَارِيعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَشْهُمٌ فَإِنْ لَحْمٌ لِكُلِّ ثَلَاثَةٍ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ ۖ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حُبَيْرَ بْنَ مَطْلُوحٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَتَاوَعْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ يَمْتَنِلُونَ وَاحِدَةً مِّنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ حُبَيْرٌ وَلَكِنْ يَعْصِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتِي عَبْدُ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا ۖ

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا حَدَّثَنَا أَبُو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے پہلی روایت کی طرح۔

۱۳۷۸۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں عامر نے اور ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ اپنی گھوڑوں کا گوشت ہم بھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی آپ نے حکم نہیں دیا۔

۱۳۷۹۔ مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بار برداری کا جانور ختم ہو جائے، یا آپ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی (کہ ابھی اس کا ختم نہیں نکالا گیا تھا)۔

۱۳۸۰۔ ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر تھا ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔ اس کی تفسیر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی شخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملنے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ملتا تھا۔

۱۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن مکین نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انھیں جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ حضورؐ نے بنو مطلب کو تو خیبر کے ختم میں سے عنایت فرمایا ہے اور میں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ سے قرابت میں ہم اور وہ برابر تھے، آپ حضورؐ نے فرمایا: یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضورؐ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا (خمس میں سے)۔

۱۳۸۲۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث

أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَكُنَا خَلْفَ مُحَمَّدٍ لَيْلَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَعَ أَهْلِي  
إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانِي فِي أَنَا أَهْضَمُهُمْ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ  
بَرْزَةَ وَالْأَخِيرُ أَبُو سُهَيْبٍ إِذَا قَالَ يَنْتَعِزُ وَإِنَّمَا  
قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ أَوْ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ  
رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَذَكَبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا  
سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَعْنَا  
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَقْبَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا  
حَبِيبًا فَوَاقَعْنَا النَّجَاشِيَّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ انْتَبَحَ خَيْبَرُ وَكَانَ أَتَى مِنَ النَّاسِ  
يَقُولُونَ لَنَا يَعْزِي رَهْ هَلِ السَّفِينَةُ سَبَقْنَاكَ  
بِالْهَجْرَةِ وَذَخَلْتَ أَسْمَاءُ مِثْتُ عُمَيْسٍ وَ  
هِيَ مِثْتُ قَدِيمٍ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّجَاشِيِّ  
مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ثَرَّةٍ وَقَدْ كَانَتْ  
هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ خِيَمَتِ هَاجِرٍ  
فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ  
عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ  
مِثْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ  
الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ  
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَتَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ  
اللَّهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَ  
قَالَتْ كَذَبٌ وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطْعِمَكُمْ جَائِعَكُمْ  
وَيُعْطِيَكُمْ هَبْطَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْفَى أَرْضِ  
الْبُعْدَاءِ الْبُخَارَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ  
وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ اللَّهُ  
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرِبُ شَرَابًا حَتَّى  
أَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے البردہ نے اور  
ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو یمن میں تھے۔ اس لیے ہم بھی ان حضوروں  
کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے میں اور میرے دو بھائی میں  
دو نول سے چھوٹا تھا، میرے ایک بھائی کا نام البردہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور  
دوسرے کا البردہم (رضی اللہ عنہ)۔ انھوں نے کہا کہ کچھ اور پیاس یا انھوں  
نے یوں بیان کیا کہ تریپن یا باون میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی  
پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لیے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں بخاشی کے ملک  
حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے  
ہو گئی (جو پہلے ہی مکہ ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انھیں کے  
ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور اکرم  
کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیر فوج کر چکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے  
یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ اور اسماء  
بنت عیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین  
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ان سے ملاقات کے لیے۔ وہ  
بھی بخاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔  
عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عیس  
رضی اللہ عنہا وہیں تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو دریافت فرمایا  
کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عیس، ام عمر رضی اللہ عنہ نے  
اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں اسماء رضی اللہ  
عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگوں سے ہجرت میں  
آگے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم، تمھارے مقابلہ میں  
زیادہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا، ہرگز نہیں  
خدا کی قسم تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے  
ہوتے تھے اسے ان حضوروں کو کھانا کھلاتے تھے، اور جو نادانف ہوتے اسے  
ان حضوروں نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غریب  
اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول  
کے راستے ہی میں کر لیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی نہ  
پانی پیوں گی جب تک تمھاری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہہ لوں۔



وَعَنْ مُحَمَّدٍ ثَوْرٍ وَغُنْدَرٍ وَسَائِرٍ ذَلِيلٍ لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلَهُ اللَّهُ لَا كَذِبَ وَلَا إِذْيُجُ وَلَا  
أَسْرَئِي عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ يَا بَيْتُ اللَّهِ إِنَّ عَمْرًا قَالَ كَذَا وَكَذَا أَقَالَ  
فَمَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا كَذَا وَكَذَا  
قَالَ لَكُنْ بِأَحَقِّ فِي مِثْلِكَ وَلَا ضَمَامِيهِ هَجْرَةً  
وَاحِدَةً وَلَكُمُ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هَجْرَتَانِ  
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ  
يَأْتُونِي أُرْسِلُ نِسَاءً تُؤْنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ  
مَا مِنْ الشَّيْءِ شَيْءٍ هُمْ أَخَذُوا وَلَا أَعْطَوْهُ  
فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ  
فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِجِدُ هَذَا  
الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
قَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِضُ  
أَمْوَاتٍ رَفَقَتْ الشَّعْرِيَيْنِ بِالْفُزَّانِ جَبِينًا يَخْلُونَ  
بِاللَّيْلِ وَأَعْرِضُ مَنَازِلَهُمْ مِمَّنْ أَصَوَّاهُمْ بِالْفُزَّانِ  
بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَمَّا مِنْهُمْ جَبِينًا نَزَلُوا بِالْقَهَارِ  
وَمِنْهُمْ حَكِيمُهُ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَذْقَالَ الْعُدُوِّ قَالَ لَهُمْ  
إِنْ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكَ أَنْ تَنْظُرَ وَهَهُ

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ  
بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا مَرْثِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَفْتَحَتْ خَيْبَرَ  
فَقَسَمَ لَنَا وَلَهُمُ يَغْتَمِرُ لِأَحَدٍ لَمْ  
يَكُنْ مِنَ الْفَتْحِ غَيْرَنَا

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ  
بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي

بیس ازیت دی جاتی تھی، دھکیا ڈرایا جاتا تھا، میں ان حضور سے اس کا ذکر کر لی  
گی اور آپ سے اس کے متعلق پوچھ لی گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں جھوٹ بول لی گی، نہ  
کج روی اختیار کر دی گی اور نہ کسی (حدیث و اقوال کا) اضافہ کر دی گی، چنانچہ  
جب حضور اکرم تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں  
کرتے ہیں، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انھیں کیا جواب دیا؟ انھوں  
نے عرض کی کہ میں نے انھیں یہ جواب دیا تھا۔ ان حضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے  
زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انھیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل  
ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ انھوں نے بیان کیا  
کہ اس واقعہ کے بعد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام کشتی والے میرے پاس گردہ در  
گردہ آئے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لیے دنیا میں  
حضور اکرم کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر اور کوئی  
چیز نہیں تھی۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ  
رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے، ابو بردہ نے بیان کیا اور ان  
سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ان حضور نے فرمایا، جب میرے اشعری احباب  
رات میں آنے نہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ  
دن میں، میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو لیکن جب رات میں وہ  
قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں،  
میرے انھیں اشعری احباب میں ایک مرد انا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سوا دیں  
مذہب بڑھ جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں  
نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کر لو۔

۱۳۸۴- مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھوں نے حفص بن غیاث  
سے سنا، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان  
سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، لیکن ان حضور نے (مال غنیمت میں) ہمارا بھی حصہ  
لگایا، ان حضور نے ہمارے سوا کسی بھی ایسے شخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا  
جو فتح کے وقت (اسلامی لشکر کے ساتھ) موجود نہ رہا ہو۔

۱۳۸۵- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے امام مالک بن انس  
نے بیان کیا، ان سے ثور نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولا سالم نے

مُعَلِّمٌ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَفْلَحْنَا خَيْرًا  
وَلَمْ نَفْعَمْ ذَهَبًا وَكَذَلِكَ فَضَّلْنَا مَا عِنْدَنَا النَّعْرَ وَالْبَدَلَ وَالْمَتَاعَ  
وَالْحَوَاطِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى دَاوَى الْعُرَى وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ مِدْعَةُ هَذَا أَهْ كَمَا  
أَحَدٌ بَيْنَ الصُّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ حَيَّطُ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِدٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ  
النَّاسُ هَذَا ثَالِثُ الشَّهَادَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَبِيٌّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّعْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ  
مِنَ الْخَافِرِ لَهَتْ صَبْغًا لَمَّا سَمِعْتُ شَتْلَ عَلَيْهِ نَارَ أَجْدَادِ رَحْلٍ حِينَ

سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّهِ أَوْ بِشَرِّ الْكَلْبِ فَقَالَ  
هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبِيئُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّهِ أَوْ

۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَلَدْتُ أَنْ أَمُرَّكَ إِخْرَ النَّاسِ

بَيْنَنَا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحَتْ عَلَى قَرْيَةٍ  
إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَمُرُّكُمْ  
خِزَانَةَ لَهُمْ يَقْسِمُونَهَا

۱۳۸۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا أَخْرُ  
الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا

قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُمَيَّةَ

قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
لَهُ عَنْهُ أَوْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لَهُ

رَحْلَهُ لِبَعْضِ بَنِي سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ

حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ  
جب خیر فوج ثروا مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملتا تھا، بلکہ گائے، اونٹ

سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دواوی  
القریٰ کی طرف لوٹے، اُن حضور کے ساتھ ایک غلام تھے، مدغم نامی، بنو صہب کے

ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ اُن حضور کو کجاوہ انا رہے تھے کہ کسی  
نامعلوم سمت سے ایک تیرا کر ان کے لگا لوگوں نے کہا، مبارک ہو شہادت:

لیکن اُن حضور نے فرمایا، اگر نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری  
جان ہے، جو چارہ اس نے خیر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی،

وہ اس پر اُن کا سونہن کر چھڑک رہی ہے۔ پس کہ ایک دوسرے صاحب نے  
ایک یا دوسرے کے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض

کی کہ میں نے تمھاریے تھے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری جہم کا تسمیہ  
۱۳۸۵ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر

دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھوں نے عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا، مال، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ و قدرت

میں میری جان ہے، اگر اس کا خطو نہ ہوتا کہ بعد کی نسلیں بے جا ڈال دے جائیں گی  
اور ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی سستی میرے زمانہ خلافت میں فتح ہوتی، میں سے

اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کی تھی، میں  
ان مفتوحہ اراضی کو بعد میں کنے والے مسلمانوں کے لیے محفوظ چھوڑے جارہا ہوں

ناکردہ (ان کی منصفانہ) تقسیم کرتے رہیں۔

۱۳۸۶ - مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث  
بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے

والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا  
تو جو سستی بھی میرے دور میں فتح ہوتی، میں سے اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی تقسیم کر دی تھی۔

۱۳۸۷ - مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، اور ان سے اسماعیل بن ابیہ نے سوال کیا تھا تو

انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غلبہ بن سعید نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مانگا (خیر کی غنیمت میں سے)

سعید بن عامر کے ایک لڑکے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ!

انہیں دیکھ کر اہل بوہرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیشخص تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ ابان رضی اللہ عنہ اس پر بولے، حیرت ہے اس دہر ربی سے چھوٹا ایک جانور پر جو قدوم الفان پہاڑی سے اتر آیا ہے۔ اور زبیدی سے لدا ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبید بن سعید نے خبر دی، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعید بن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہے تھے کہ ابان رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریر پر دیر سے بچہ کی طرف بھیجا تھا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی ان حضور کی خدمت میں خبیہ حاضر ہوئے، خبیہ فتح ہو چکا تھا ان لوگوں کے گھوڑوں کے تنگ چھال ہی کے تھے (یعنی انہوں نے مہم میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگائیے۔ اس پر ابان رضی اللہ عنہ بولے، اے دہر اتیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قدوم الفان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ اہل حضور نے فرمایا، ابان! بیٹھ جاؤ۔ اہل حضور نے ان لوگوں کا حصہ نہیں لگایا۔

۱۳۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے دادا نے خبر دی اور انہیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سلام کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قریظ رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ اور ابان رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، حیرت ہے اس دہر پر جو قدوم الفان سے اتر آیا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں راہ بن قریظ رضی اللہ عنہ کو عزت دی۔ اور ایسا نہیں ہونے دیا ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرنا۔

۱۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عیث نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے ابوہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ (جب آپ خلیفہ ہوئے) اپنی میراث کا مطالعہ کیا، اہل حضور کے

ابوہریرہؓ ہذا قاتل ابن قریظؓ فقال دا عجباً  
لو بدت لى من قديم الضان ويدا كد عرس  
الزبيدي عن الزهري قال اخبرني عن عتبة بن  
سعيد انه سمع ابا هريرة عن محمد بن سعيد بن العاص  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابان  
على سريته من المدة منذ قبل محمد قال ابو  
هريرة فقدم ابان واصحابه على النبي صلى  
الله عليه وسلم فخير لجهاد ما افتتحها وارت  
خدم خيلهم لئلا قال ابو هريرة قلت يا رسول  
الله لئلا تفسد لهم قال ابان وانت مهذا ابا  
ومررتهم من راس منان فقال النبي صلى  
الله عليه وسلم يا ابان احبس فلكم  
تفسيد لهم

۱۳۸۸۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عوف  
بن يحيى بن سعيد قال اخبرني حبان ان  
ابان بن سعيد اتى النبي صلى الله عليه وسلم  
عليه فقال ابو هريرة يا رسول الله هذا  
قاتل ابن قريظ قال ابان يدي هزيمة و  
اعجاب لك وجرحتك اذ امين قدوم منان  
ينبغي على امرؤ ان يمسك الله بيدي و  
منعه ان يهينني بيده

۱۳۸۹۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن  
عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان  
فاطمة عليها السلام مررت النبي صلى الله عليه  
وسلم ارسلت الى ابي بكر تساله ميراثها من

سہ ابن قریظ رضی اللہ عنہ تھا جس پر ابان بن سعید رضی اللہ عنہ بھی سلام نہیں لائے تھے اور اسی حالت میں انہوں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

یعنی میں نے ابن قریظ رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور بہ حال شہادت ایک مطلوب امر ہے اللہ کی بارگاہ میں اس سے عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھ میں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروا جو میری انزوی بیت کا باعث بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
بِالْمَدِينَةِ وَحَدَّثَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٌ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
خُورَتْ مَا تَذَكُّنَا مِنْهُ فَإِنَّمَا نَكُلُ آلَ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا النَّوَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ  
لَأَعْيِدُ شَيْئًا مِنْ مَدَنِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِيهَا الشَّيْءُ كَانَ عَلَيْهِ رَافِي  
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غَمَلَنَّا  
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا  
فَوَحَّدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ  
فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى تَوَفَّيْتُ وَعَاشَتْ لَعْنَةُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ دَفَعَهَا  
زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلَةً وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا  
وَكَانَ بَعِيٌّ مِنَ النَّاسِ وَهِيَ حَيَاةٌ فَاطِمَةُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتُ  
اسْتَشْكِرْتُ عَلَى وَجْوهِ النَّاسِ فَأَلْخَسْتُ مُصَاحَفَةً  
أَبِي بَكْرٍ وَمَا بَعَثَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَبْأِجِ بِلَدِّكَ إِذْ شَهِدَ  
فَارْسَلْنَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَتِينَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ  
مَعَكَ كَذَا هِيَ لِيَحْضُرَهُمْ فَقَالَ عُمَرُو  
كَوَاللَّهِ لَا مَنَاحَ خَلَّ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَكَ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فِي وَاللَّهِ  
لَأَتَيْتَهُمْ فَمَا خَلَّ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَمَّعُوا  
عَلَيَّْ فَقَالَ إِنَّا فَدَعَدْنَا فَضْلَكَ وَمَا  
أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ تَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا  
مَاحَتَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ  
عَلَيْنَا بِأَلَدٍ مَيُورَكْنَا نَدَى لِيَقْرَأَ بَيْنَنَا مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا  
حَتَّى نَأْمَنْتَ عَيْنًا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ  
أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَاللَّهِ لَتَفْنِي بِيَدِهِ لِقَابَةَ

اس ترک سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دینے اور فزک میں عنایت فرمایا تھا، اور خیر کا  
جو خمس باقی رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چاہیں  
جائیں وہ صدقہ ہے اللہ تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے اپنی عز و ریاست  
پوری کرے گی، اور میں، خدا کی قسم، جو صدقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں  
کسی قسم کا تفسیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضرت کے عہد میں تھا اب بھی  
اسی طرح رہے گا اور اس میں اس کی تقسیم وغیرہ میں، میں بھی وہی طریقہ عمل اختیار  
کروں گا جو ان حضور کا اپنی زندگی میں تھا۔ گویا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ  
عنها کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنها  
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کبیرہ ظاہر ہو گئیں اور ان سے ترک تعلق کر لیا،  
اور اس کے بعد وفات تک ان سے (اس معاملہ پر) کوئی گفتگو نہیں کی فاطمہ  
رضی اللہ عنها اُن حضور کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر صلی اللہ علیہ وسلم  
آنحضرت نے انھیں رات میں دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی  
اطلاع بھی نہیں دی۔ اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنها  
جب تک زندہ رہیں صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں بہت عزت اور جاہلیت  
حاصل رہی لیکن ان کی وفات کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ اب وہ بات  
نہیں رہی اس لیے ان سے مصالحت کرنی چاہی اور بیعت بھی جلی رضی اللہ  
عنہ نے ان چھ مہینوں میں ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ انھوں نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کے یہاں کہہ دیا اچھا اگر آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں لیکن  
آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ اس میں علی رضی اللہ عنہ اس مجلس میں عمر رضی  
اللہ عنہ کی موجودگی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ  
سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ ان کے یہاں تنہا تشریف نہ لے جائیں۔  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے اس کی توقع نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ  
ان کا کوئی بڑا ارادہ ہوگا، خدا کی قسم میں ان کے پاس (تنہا ہی) ضرور جاؤں گا پھر  
آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت کے بعد فرمایا  
ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے، سب کا ہمیں  
اعتراف ہے، جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی  
دشمنی بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی اگر خلافت کے معاملے میں  
ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت

کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں، دیکر آپ ہم سے مشورہ کرتے ۱۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ  
 پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا  
 اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے، لیکن  
 میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا  
 ہے تو میں اس میں حق اور ضریعے نہیں بٹا ہوں اور اس سلسلے میں جو اختلاف ہوا  
 میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا، خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔  
 علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دو پیر کے بعد میں  
 آپ سے بیعت کر دل کا چپناچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ  
 منبر پر گئے اور کلمہ شہادت کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب  
 تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے  
 پیش کیا تھا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ  
 عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا  
 باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور زبان کے اس فضل و کمال کا  
 انکا مقصد تھا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عنایت فرمایا تھا، یہ بات ضرور تھی کہ  
 ہم اس معاملہ عنایت میں اپنا حق سمجھتے تھے، دیکھ کر ہم سے بھی مشورہ کیا جانا، ہمارے ساتھ  
 بھی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا، مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش تھے  
 اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا، جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں مناسب  
 طریقہ عمل اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے اور زیادہ قریب ہو گئے (اسی مضمون  
 کی روایت پراس سے پہلے نوٹ گذر چکا ہے)۔

۱۳۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث  
 بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمارہ نے خبر دی، انھیں  
 عکرمہ نے دوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب خیر بن خویلد ہوا تو ہم  
 نے کہا کہ اب کھجوروں سے ہمارا جی بھر جائے گا۔

۱۳۹۱۔ ہم سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے قریبی نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے  
 ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تک خیر  
 بن خویلد ہوا تو ہم نے خیر بن خویلد سے خبر لی کہ وہ کس سے خبر لیتے تھے۔

۵۰۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیر پر عامل مقرر کرنا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَمِلَ  
 مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي  
 وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ أَلْ  
 فِيهَا عَنْ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَصْدا  
 رَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ  
 إِنَّ فِي مَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَيْشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ  
 فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَفِيَ عَلَى  
 الْمُنْبَرِ فَشَهِدَ وَذَكَرَ شَأْنَهُ  
 عَلِيٌّ وَتَخَلَّفَ عَنْ الْبَيْعَةِ وَعُذِرَ  
 بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ  
 وَشَهِدَ عَلِيٌّ فَعُظِمَ حَقُّ أَبِي بَكْرٍ وَ  
 حَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْهُ عَلَى الشَّيْءِ  
 صَنْعَ نَفَاسَةٍ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا انْكَارًا  
 لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّ مَرَأَى  
 لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِييَةً فَاسْتَبَدَّ  
 عَلِيٌّ فَوَحَّدَنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسَرَّ بِذَلِكَ  
 الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ ذَكَرَ  
 الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاحَ  
 الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ  
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ مَكْرَمَةَ عَنْ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا  
 إِنَّهُ نَشْتَبِعُ مِنَ التَّمْرِ

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
 مَا شَيْعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ

بَابُ ۵۰۷ اسْتِغْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ

۱۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد المجید بن سہیل نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو خیر کا عامل مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمدہ قسم کی کھجوریں لاتے تو ان حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انھوں نے عرض کی، نہیں، خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے خراب) دو صاع یا تین صاع کھجور کے بدلے میں ان سے لے لیتے ہیں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو، بلکہ اگر اچھی کھجور لانی ہی ہو تو ساری کھجور پہلے درہم کے بدلے بیچ ڈالا کرو، پھر ان درہم سے اچھی کھجور خرید لیا کرو۔ اور عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے خاندان بنی عدی کے بھائی کو خیر بھیجا اور انھیں وہاں کا عامل مقرر کیا۔ اور عبد المجید سے روایت ہے کہ ان سے ابو صالح سماں نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت کی۔

۵۰۸۔ اہل خیر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

معاملہ،

۱۳۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی زمین و باغات، وہاں کے ایسے دیل کے پاس ہی رہتے دیتے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوٹیں جوئیں اور انھیں ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

۵۰۹۔ بکری کا گوشت جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر میں زیور دیا گیا تھا۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیر کی فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی عورت

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَأَعَادَهُ بِثَمَرِ خَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ خَيْرٌ خَيْرٌ هَذَا فَقَالَ لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَوْ تَفَعَّلَ بِحِجَابِ الْجَنَّةِ بِاللَّذَائِجِ لَمْ أَتَبِعْ بِاللَّذَائِجِ خَيْرًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَرَكَ عَلَيْهِمَا. وَعَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ:

بَابُ ۵۰۸ مَعَالِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَتَسَلُّوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا:

بَابُ ۵۰۹ الشَّاةُ الَّتِي دُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

رَدَاةُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَلَعَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتْ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنًا فَيَمَّا سَمِعَ -

بَابُ الْغَزْوَةِ بِمَدِينَةِ حَارِثَةَ

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ قَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَعَدُ كَانَ خَلِيفًا لِلَّهِ مَارَةً وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَرَأَتْ هَذِهِ الْيَمَنُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ لَعْنَةُ

بَابُ عُمَةِ الْقَضَاءِ

ذَكَرَهُ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُدَسِّسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَ هُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا لَوَاكَ فَقَرِطُ يَهْدُ الْوَلَعُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ سُبْحًا وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَمْ أَصْحَبْكَ إِلَّا حَتَّى رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مُحْسِنٌ يَكْتَبُ فَمَكَّتَبَ هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْغُرَابِ وَأَنْ لَمْ يَخْرِجْ مِنْ أَهْلِهَا بَاحًا بِإِنْ أَمَّا أَنْ تَبْنَعَهُ وَأَنْ

کی طرف سے) بکری کے گوشت کا بدیہ پیش کیا گیا جس میں نہر تھا۔

۵۱۰ - غزوة زيد بن حارثه

۱۳۹۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (کبار مہاجرین و انصار کی) ایک جماعت کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی عنہما کو بنایا ان کی امارت پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو ان حضوڑے فرمایا کہ اس کی امارت پر اعتراض ہے تمہیں کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر کر چکے ہو حالانکہ خدا کا وہ ہے وہ امارت کے مستحق اور اہل تھے اس کے علاوہ کہ وہ مجھ سے زیادہ عزیز بھی تھے جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھ سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۱۱ - عمرة القضاء

انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵ - مجھ سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے البراء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن حدیبیہ تک پہنچے تھے کہ اہل مکہ آپ کے مکہ میں داخل ہونے سے مانع آئے۔ آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ارشدہ سال (مکہ میں تین دن قیام کر سکتے ہیں جب معاہدہ دکھا جانے لگا تو اس کی استیلاء اس طرح ہوتی کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا، قریش کہنے لگے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکنے کی کوئی چیز ہی نہ تھی، آپ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں، آل حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا کالفاظ متادو۔ انھوں نے کہا کہ اگر کوئی نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کہی نہیں سکتا۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس کے الفاظ اس طرح کر دیئے کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے کیا کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں نہیں آئیں گے، اللہ ایسی تلوار جو نیام میں ہو ساتھ لاسکتے ہیں اور یہ کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے، لیکن اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں

لَا يَمْنَعُ مِنْ أَصْحَابِهِمْ أَحَدٌ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقِيمَ  
بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَصَفَى الرَّجُلُ أَتَوْا عَلَيْهِ  
فَقَالُوا قَتَلْ لِيَصَاحِبُكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَالَ مَعْنَى  
الرَّجُلِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَبِعَهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمَّ يَا عَمَّ  
مَتَمَّا وَلَمَّا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِبِدْهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ  
عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا  
فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَرَبُّدٌ وَجَعَفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ  
أَنَا أَحَدُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ  
إِبْنَةُ عَمِّي وَخَالَاتُهَا مَخْشِيٌّ وَقَالَ رَبُّدٌ  
إِبْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِحَاكَمَتِهَا وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ  
الدُّمْرِ وَقَالَ يَعْنِي أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِثُّكَ  
وَقَالَ لِيَجْعَلَ أَشْهُمَتْ حَلْفِي وَحَلْفِي  
وَقَالَ لِيَزِيدُ أَنْتَ أَحْوَنُ وَمَوْلَاكَ وَقَالَ  
عَلِيٌّ أَكَلَا تَشْتَرِ دَجْرُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ  
لَهَا ابْنَةُ أَخِي مِنْ

الرِّضَاعَةِ

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِدٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ  
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ  
بُنْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ  
سُلَيْمَانَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارٌ قُدْرَيْشِيَّةً وَكَلَبِيَّةً النَّبِيَّةَ  
فَنَحَرَ هَذِهِ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحَدِّ يَبِيَّةً  
وَقَامَ هَارِعًا عَلَى أَنْ يُعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَ  
لَا يَحْدِلُ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُبُونًا وَلَا يَقِيمُ بِهَا إِلَّا مَا  
أَحَبُّوا فَأَعْتَمَرُوا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَنَاحَلَهُمَا كَمَا كَانَ  
صَاحِبُهُمَا فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا تَلَا تَامُودًا أَنْ يَخْرُجَ خَوْفًا

رہنا چاہے گا تو وہ اسے نہروں گے پھر جب (۱۷ سہ سال) آں حضورؐ دعرہ قضا  
کے لیے مکہ میں داخل ہوئے اور (تین دن کی) مدت پوری ہو گئی تو مکہ والے علی رضی اللہ  
عنے کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے ہو کر اب یہاں سے چلی جائیں، کیونکہ  
مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب آں حضورؐ مکہ سے نکلے تو آپؐ کے پیچھے حمزہ رضی اللہ  
عنے کی صاحبزادی چچا چچا کہتی ہوئی آئیں علی رضی اللہ عنہ نے انھیں لے لیا اور ساتھ  
پکڑ کر فاطمہ علیہا السلام کے پاس لائے اور کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو بگھامو،  
میں اسے لیتا آیا ہوں۔ (مدینہ منورہ کی پرورش کے لیے انھیں اپنے ساتھ رکھنے  
میں اعلیٰ زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے  
اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے لیکن آں حضورؐ نے ان کی خالہ کے حق میں  
فصلہ فرمایا اور جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور فرمایا کہ خالہ ان کے دیبے  
میں ہوتی ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواور میں تم سے ہوں جعفر رضی  
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت و شکل اور عادات و اخلاق دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔  
اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو علی رضی اللہ عنہ نے  
آں حضورؐ سے عرض کی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپؐ اپنے نکاح میں لے لیں۔  
لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ  
آں حضورؐ علی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی اور حقیقی چچا تھے۔

۱۳۹۶۔ اس مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی ان سے سرتیج نے حدیث  
بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ح۔ اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ارادہ سے نکلے لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے آپؐ کو  
روکا چچا نچاں حضورؐ نے اپنا قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی  
منڈوایا۔ اور ان سے معاہدہ کیا کہ آں حضورؐ ۱۷ سہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن دنیام  
میں اتواروں کے سوا اور کوئی ہفتیا رسامہ نہیں لاسکتے۔ اور حقینہ دنوں کفار قریش  
چاہیں گے اس سے زیادہ آپؐ وہاں ٹھہر نہیں سکتے، اس لیے آں حضورؐ نے ۱۷ سہ  
سال عمرہ کیا اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے تین دن آپؐ وہاں  
مقیم رہے پھر قریش نے آپؐ سے جانے کے لیے کہا اور آپؐ مکہ سے چلے آئے۔



۱۳۹۷۔ حدیثی عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عرس کئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ پھر ہم نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے حجرہ میں) مسواک کرنے کی آبیٹ سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا، ام المؤمنین! آپ نے سنا نہیں، ابو عبد الرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ان حضوڑ نے چار عرس کئے تھے؟ ام المؤمنین نے فرمایا کہ ان حضوڑ نے جب بھی عرس کیا تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے، لیکن آپ نے رجب میں کبھی عرس نہیں کیا۔

۱۳۹۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرس (قنات) کیا تو ہم ان حضوڑ کی مشرکین کے چکر دوں اور مشرکین سے حفاظت کرتے رہتے تھے کہ مبادا وہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں۔

۱۳۹۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، جو زید کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ (عرسہ قضاء کے لیے مکہ) تشریف لائے تو مشرکین مکر نے کہا کہ تمہارے پیالہ وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یشرب (دینے) کے بخارنے لاغزو و کمزور کر رکھا ہے۔ اس لیے ان حضوڑ نے حکم دیا کہ طواف کے تین چکروں میں اکڑ کر چلا جائے، تاکہ مشرکین کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہو سکے (اور دونوں گنیمانی کے درمیان حسب معمول چلیں۔ تمام چکر دوں میں اگر کہ چلنے کا حکم آپ نے اس لیے نہیں دیا کہ ہمیں یہ پریشقت اور دشواری نہ ہو جائے۔ اور اپنی تسبیح کے واسطے سے اٹھا دیا گیا ہے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ان حضوڑ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال عرس کرنے آئے جس سال مشرکین نے آپ کو امن دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی چکر چلا، تاکہ مشرکین تمہاری قوت و طاقت کا مظاہرہ دیکھیں۔ مشرکین جبل قبیعان کی طرف سے (دیکھ رہے تھے)۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْشُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى الْحَجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ كَمْ عَمْرًا لَبِثْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا أَحَدًا فِي رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِئْذَانَ عَائِشَةَ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكُنَا مِنْ غِيَمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَنَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَا وَهَنَهُمْ حَتَّى يَشْرَبُوا وَأَصْرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبُوا إِلَّا شَوَاطِلَ الشَّلَاةِ وَأَنْ يَشْرَبُوا مَا يَكُونُ الْكَرْكَيْنِ وَلَمْ يَنْتَعِ أَنْ يَأْكُلَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا الْوَهَاطُ كُلُّهَا إِلَّا إِلَى لِقَاءِ عَلَيْهِمْ وَمَا دَابْنُ سَلَاةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَنَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْذَنَ قَالَ أَمَلُوا إِلَيْكَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ تَهَمُّوْنَ الْمُشْرِكُونَ قَبْلَ قُبَيْعَانَ

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُزَيِّرَ الْمُشْرِكِينَ قَوْلَهُ :

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا أَنُوبٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ وَهُوَ مُغْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَ بِسَرَفٍ . وَنَادَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَحْظٍ وَابْنُ مَالٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمُونَةَ فِي عُمَرَةَ الْفُضَاءِ :

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

عُمَرُ وَعَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ قَالَ خُبْرِي مَا فِیْ أَنْ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى حَبْرٍ مَثْبُتٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَقَدَتْ بِهِ خُمُسَيْنَ بَنَيْنَ مَخْنَةً وَخَرَبَةً لَتَيْنِ مِثْلًا مِثْلًا فِي دُبُرِهِ بَعِثْنِي فِي ظَهْرِهِ :

۱۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعِينَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ تَافِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَلَا نَمُسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَحَدَنَا لَا فِي الْفَتْحِ وَوَحَدَنَا مَا فِي جَسَدِهِ

۱۴۰۰۔ مجھ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں بدل اور صفا و مرہ کے درمیان سعی، مشرکین کے سامنے اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کے لیے کی تھی۔

۱۴۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے المومنین مبینہ رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا تو آپؐ محرم تھے، اور جب آپؐ کے خلوت کی تو احرام کھول چکے تھے۔ مبینہ رضی اللہ عنہما کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا جہاں ان حضورؐ نے سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی۔ اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں اصنا ذکر کیا ہے، ان سے ابن ابی نجیح اور ابان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء اور مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبینہ رضی اللہ عنہما سے عمرہ و تہنہ میں نکاح کیا تھا۔

۵۱۲۔ غزوہ موتہ، سرزمین شام میں

۱۴۰۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابوالہلال نے بیان کیا اور انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس دن (غزوہ موتہ میں) جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہو کر میں نے شمار کیا تو نو فیروز اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے، لیکن چپکے یعنی لپٹت پر ایک زخم بھی نہیں تھا یعنی آخری وقت تک آپؐ نے لپٹت نہیں پھیری۔

۱۴۰۳۔ ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی، ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سعد نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، ان حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوہ میں میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تیرہ یا ستر زخم

بِصُغَرٍ وَتَسْعِينَ مِنْ كَعْبَةٍ وَرَمِيَتْ -  
 ۱۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
 بْنُ سَیْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَدَلٍ عَنْ  
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَعِيَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ  
 لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ  
 أَخَذَ الدَّاحِيَةَ سَيْدٌ خَاصِيْبٌ، ثُمَّ  
 أَخَذَ جَعْفَرًا فَاصْبِيْبٌ ثُمَّ أَخَذَ ابْنَ  
 رَوَاحَةَ فَاصْبِيْبٌ وَعَيْنَاكَ تَذْهَبُ  
 فَإِنْ أَخَذَ الدَّاحِيَةَ سَيْفٌ مِمَّنْ  
 سَيُوفِ اللَّهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -

۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
 قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 عُمَرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَ  
 جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يُغْرِفُ فِي خِيَرِ الْحُرِّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ  
 أَنَا أَطْلِعُ مِنْ صَافِرِ الْبَابِ نَعْنِي مِنْ شِقِّ الْبَابِ  
 فَأَنَا كَرَجُلٍ فَقَالَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ إِنْ بَيَّتَ جَعْفَرًا قَالَ وَذَكَرَ  
 بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَ أَنْ يَمَافَهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى  
 فَقَالَ قَدْ نَهَضْتُمْ وَذَكَرَ أَنَّكُمْ لَيُجَنُّنَ قَالَ فَأَمَرَ أَنْ يَمَافَهُنَّ  
 فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَتْهُنَّ فَرَعَمَتْ أَنْ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثٍ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ  
 التَّوَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرَعَمَهُ اللَّهُ أَنْفَقَ خَوَالِدُ اللَّهِ  
 مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنَاءِ -

نیزوں اور تیروں کے تھے۔ فرمہی اللہ عنہم وارضاهم اجمعین۔  
 ۱۴۴- ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
 حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے ان سے حمید بن ہدل نے اور ان سے انس  
 بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر  
 اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ کو دے دی تھی،  
 جب ابھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے جا رہے  
 تھے کہ اب زید غم لیے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے، اب جعفر نے  
 غم اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، اب ابن رواحہ نے غم اٹھا لیا وہ  
 بھی شہید کر دیئے گئے۔ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے آنسو  
 جاری تھے۔ آخر اللہ کی تزاروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی  
 اللہ عنہ نے غم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح  
 عنایت فرمائی۔

۱۴۵- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث  
 بیان کی، کہا کہ میں نے حبی بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی  
 کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابن حارثہ  
 جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع  
 آئی تھی، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے سے  
 غم و الم صاف ظاہر تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں دروازے  
 کی دراز سے جھانک کر دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک صاحب نے آکر عرض  
 کیا، یا رسول اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں۔ بیان کیا کہ انھوں نے  
 ان کے نوحہ دیکھا کا ذکر کیا۔ اُن حضور نے حکم دیا کہ انھیں روک دو، بیان  
 کیا کہ وہ صاحب چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں روکا اور  
 یہ بھی کہہ دیا لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی۔ بیان کیا کہ اُن حضور نے  
 پھر منع کرنے کے لیے فرمایا۔ وہ صاحب پھر جا کر واپس آئے اور کہا بخدا،  
 وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُن حضور  
 نے ان سے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ ام المومنین نے بیان  
 کیا، میں نے اپنے دل میں کہا، اللہ تیری ناک غبار و لود کر دے، یہ تو تم کہنے سے  
 ہے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کر کے ہی چھوڑا۔

۱۷- اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ میں شریک نہیں تھے اور یہ سب اطلاعات مدینہ میں بیٹھے کر صحابہ کو دے رہے تھے۔

۱۴۰۵۔ محمد بن محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

۱۴۰۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے کئی تلواریں ٹوٹی تھیں، صرف ایک مین کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۷۔ محمد بن محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں صرف ایک مین کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار میں باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۸۔ محمد بن عمران بن میسر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عامر نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہا نے کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر ایک مرتبہ کسی مرض میں بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا رہے سمجھ کر کہ کوئی حادثہ پیش آگیا ان کا زہر واکم کرنے لگیں۔ واجبلہ واکلا، واکلا ان کے محاسن اس طرح ایک ایک کر کے گننے لگیں لیکن جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ نہ ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔

۱۴۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی، ادھر کی حدیث کی طرح (تفصیلات بیان کیں) چنانچہ جب (غزوہ موتہ میں) آپ نے شہید ہوتے تو آپ کی بہن آپ پر نہیں روئیں (کیونکہ آپ نے

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْبَبَ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اسْتَطَلَّ مَرْعَايَكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ تَيَمَّنِيهَا.

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُتُّ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْثَةَ سَبْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرْتُ فِي يَدِي صَفِيحَةً لِي تَيَمَّنِيهَا.

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِي عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْجَنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةَ تُبْكِي وَاجْبَلُهُ وَاکْلَا وَاکْلَا أَكْثَرُ انْقِدَادٍ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَئِذٍ أَنَا مَا هَلْتُ

شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَا لَكَ.

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ اشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَعْجَنِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهَذَا أَفَلَمَا مَاتَ لَمْ تَبْكِي عَلَيْهِ.

۱۴۰۸۔ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی اور جان کنی کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ ان کے گھر والوں نے سمجھا کہ کوئی حادثہ پیش آگیا اور ان کی بہن رونے لگیں تو اب فرشتہ نے ان سے یہ سوال کیا تھا۔ گویا ان کی کیفیت اس حال کو پہنچ چکی تھی کہ عالم غیب کی بعض چیزیں نظر آنے لگی تھیں۔

اگر ہرض میں انھیں منہج کر دیا تھا۔

۱۴۱۰ھ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجا۔

۱۴۱۰ھ - مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حصین نے خبر دی، انھیں ابولعبان نے خبر دی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ سرقر کی طرف بھیجا۔ ہم صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی پھر میں نے اور ایک اور انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا جب ہم نے اس پر قابو پایا تو اس نے کہا، لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رک گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرم کو اس کی بھی اطلاع ہوئی، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اسامہ! کیا اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا اور ذرہ دل کا ایمان سے اس وقت بھی خالی تھا۔ حضور نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا کہ کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں کج سے اسلام نہ لاتا۔

۱۴۱۱ھ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں کبھی ہم پر ابوجہر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ اور عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور تو ایسی مہموں پر گیا ہوں جنھیں حضور اکرم نے بھیجا تھا، کبھی ہمارے امیر

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ عیسائی بر غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے چچے گناہ دھل چکے ہوتے، کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہر حال اس جگہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے مواقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوئے اور کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ۔

۱۴۱۲۔ ہم سے ابو عامر الضحاکی بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور میں نے ابن حارثہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی غزوہ کیا ہے، آل حضور نے انہیں ہم پر ایمر بنایا تھا۔

۱۴۱۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبیدہ نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے کیے، اس ضمن میں آپ نے غزوہ خیبہ، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرداء ذکر کیا یزید نے بیان کیا کہ باقی غزوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

۵۱۴۔ غزوہ فستج مکہ

اور جو خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے مطلع کرنے کے لیے بھیج رہے تھے۔

۱۴۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں حسن بن محمد نے ضروری اور انھوں نے عبد اللہ بن رافع سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے زبیر اور مقداد رضوان اللہ علیہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا اور ہدایت کی کہ مکہ کے راستے پر چلے جاؤ، مقام روضہ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی، تم خط اس سے لے لینا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لیے جا رہے تھے جب ہم روضہ خاخ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں ایک عورت ہودج میں ملی ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ لیکن ہم نے جب اس سے یہ کہا کہ اگر تم نے خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تمہارا کپڑا اتار کر تلاشیں گے، تب اس نے اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(یہاں جب خط پڑھا گیا) تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام، اس میں انھوں نے مشرکین کو حضور اکرم کے بعض راز کی افشاء دی تھی۔ آل حضور نے دریافت فرمایا، حاطب! کیا کیا چیز ہے؟

عَزَّوَالَتْ عَلَيْنَا مَرَّةً اُخْرٰی كَبُرَ مَقَادَرُ اسَامَةَ  
۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا ابُو عَامِرٍ الصَّحَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَزَّوَالَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَاهِدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ عَزَّوَالَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَّيْنِ وَبُؤَيْمَ حُنَيْنٍ وَبُؤَيْمَ الْقُرْدَاءِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ۔

باب ۵۱۴ غَزْوَةُ فَسْتَجِ مَكَّةَ

وَمَا بَلَغَتْ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ خَبْرَهُمْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَشَى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالْحَكِيمُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ فِيهَا طَوْعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَاخْذُوهُ مِنْهَا قَالَ نَا انْطَلَقْنَا نَعَادِي بِأَخِيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَادْخَلْنَاهُ بِالطَّوْعِيْنَةِ قُلْنَا لَهَا أَخْبِرِيْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَابِهَا فَأَتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْخَلْنَاهُ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُجَادِلُهُمْ بِبَعْضِ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ تَعَجَّلَ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قَدْرَيْش يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهَا قَرَابَاتٌ يَحْسُونَ أَهْلِيَهُ حُدُودَ أُمَمٍ إِلَهُهُمْ فَأَجَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَخْلُصَ عَنْهُمْ هَدِيدًا يَحْسُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُمُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفَرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَمْ تَهْ قَدْ صَدَقْتُكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَصْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمَنْفِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ اغْمُكُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا أَعْدَائِي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ مَنَلَهُ سَوَادُ السَّبِيلِ ۝

### باب ۱۵ غَزْوَةُ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ - قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قَدِيدٍ وَعُشْفَانَ أَفْطَرَهُ فَهُوَ يَزِلُّ مُفْطِرًا حَتَّى اسْتَلْخَمَ الشَّمْسُ ۝

اخول نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں فیہ کہنے میں آپ مجھ پر فرمائیں (مکہ کی زندگی میں) میں قریش کے ساتھ رہتا تھا، انھوں نے کہا کہ میں قریش کا حلیف تھا، ان سے میری کوئی قرابت نہیں تھی، لیکن جو دوسرے مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں، ان سب کی قریش کے ساتھ قرابت ہے، اس لیے ان کے عزیز و اقرباء (مکہ کے) وہاں ان کی اولاد اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے، لیکن چونکہ میرا ان سے کوئی نسب تعلق نہیں تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ ان پر ایک احسان کر دوں اور وہ اس کے بدلہ میں (مکہ میں موجود) میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام اپنے دین سے بچ کر نہیں کیا ہے اور اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کفر کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے۔ اس پر ان حضرات نے فرمایا کہ واقعی انھوں نے تمہارے سامنے سچی بات کہہ دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں لیکن ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوہ بدر میں شریک ہے ہیں، اور تمہیں کیا معلوم۔ اللہ تعالیٰ جو غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کے اعمال پر واقف ہے، وہ آئندہ وہ کیا کریں گے، اس نے ان کے متعلق خود فرمایا ہے کہ ”جو چاہو کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو رستہ دینا و کراں سے تم اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو، ارشاد ”فقد فضل سواد السبیل تک“

۵۱۵ - غزوہ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا۔

۱۴۱۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیل نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ رمضان میں کیا تھا۔ روزہ کھانے بیان کیا، کہ میں نے ابن مسیب سے سنا، وہ بھی اسی طرح بیان کرتے تھے۔ ابو عبیدہ سے روایت ہے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوہ فتح کے لیے جلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، لیکن جب آپ مقام کوید پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چٹان ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا۔

سہ کریو سافر تھے اور جہاد مقصد تھا۔ روزہ سے انسان قدرا کمزور ہوتا ہے، جو خاص طور سے جہاد کے وقت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ ان حضرات صلی اللہ

۱۴۱۶ھ - حجہ سے محمدؐ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں  
معمر بن خزریؒ نے کہا کہ مجھے زہریؒ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہؒ نے اور انھیں  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رفع مکہ کے لیے مدینہ سے  
روانہ ہوئے آپ کے ساتھ دس ہزار کاشک تھا۔ یہ واقعہ ۸ھ کے نصف  
سال گذر جانے کے بعد کا ہے چنانچہ آل حضورؐ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان  
تھے، مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آل حضورؐ بھی روزے سے تھے اور تمام  
مسلمان بھی۔ لیکن جب آپ مقام کدیر پہنچے، جو تہذیب اور عسکان کے درمیان  
ایک چٹم ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی  
روزہ توڑ دیا۔ زہریؒ نے فرمایا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے آخری عمل  
پریم شدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔

۱۴۱۶ھ مجھ سے عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں حینین کی طرف تشریف لے گئے۔ مسلمانوں میں اختلاف تھا (کہ ان حضوروں کو روزے سے ہیں یا نہیں) اس لیے بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ لیکن جب ان حضوروں کی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا (وادی کو شکھا) چنانچہ برتن آپ کے ہاتھ میں دے دیا گیا یا (ارواہی نے یہ بیان کیا کہ) آپ کے کھانے پر رکھ دیا گیا پھر آپ نے لوگوں کو دیکھا اور جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا، انھوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔ اور عبد اللہ رزاق نے کہا، انھیں عمرہ نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فوج کے لیے روانہ ہوئے۔ اور حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۸۴۱۔ اہم سے علیؑ عبد اللہؑ نے حدیث میان کی، ان سے جریر نے حدیث میان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاووس نے اور ان سے

١٢١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَفِيهِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقَدِمِ الْمَدِينَةِ فَسَارَهُوَ وَمِنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمَكَّةِ نَعِيمٌ وَيَقِيمُونَ حَتَّى يَلْغِيَ الْكَدِيدُ وَهُوَ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَتَدْيِدٍ أَفْطَرُوا أَفْطَرُوا. قَالَ الدُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَفْطَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ:

١٢١٧- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حَنِينَ وَالنَّاسُ مُتَخَلِّفُونَ فَصَابَهُمْ وَفُطِرُوا فَلَمَّا اسْتَدْوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْفُطْرُ ذَنْ لِلصَّوَامِ أَفْطَرُوا وَكَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَفِيهِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقَدِمِ الْمَدِينَةِ فَسَارَهُوَ وَمِنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمَكَّةِ نَعِيمٌ وَيَقِيمُونَ حَتَّى يَلْغِيَ الْكَدِيدُ وَهُوَ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَتَدْيِدٍ أَفْطَرُوا أَفْطَرُوا. قَالَ الدُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَفْطَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ:

١٣١٤ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي رَمَضَانَ إِلَى حُسَيْنٍ وَالنَّاسُ مُتَتَبِعُونَ  
فَصَاحُوا وَنَفِطِيرُهُمْ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ  
وَعَايَانَا مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى  
رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ  
فَقَالَ الْمَفْطِيرُونَ لِلصَّوَامِ أَفْطِرُوا وَ قَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَقْبَرْنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي يُوَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ . وَ قَالَ  
حَسَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي يُوَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
... ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُعْتَبِرٍ أَنَّ اللَّهَ مَا جَرَدَ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ هَارِثٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ

۱۔ مشہور روایتوں میں ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے لیے شوال میں منع مکہ کے بعد منتر لایا ہے گئے تھے۔ محدثین نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ اُن حضور نے رمضان ہی میں غزوہ حنین کا ارادہ کیا تھا اور رادی نے آپ کے ارادے کی تعبیر ایسے لفظ سے کی ہے جس کے معنی روانہ ہونے اور مہم پر جانے کے ہیں۔ بہر حال روایات اور واقعات بیان کرتے ہوئے اُس طرح کی تورات میں کوئی استیجاد اور اجنبیت نہیں ہے۔



قَالَ سَأَدَّرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بَابًا مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارَ الْيَوْمِ الْيَوْمِ الثَّانِي قَا فَطَرَحْتُ قَدِيمَ مَكَّةَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ - صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّفَرِ وَآ فَطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

پارا ۱۵۱۹ اِنَّ رَزَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَلَبَّحَ ذَلِكَ قَدْ نَشَأَ خَرْجُ ابْنِ سُمَيَّانَ بْنِ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِرَاهٍ وَبَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءٍ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا لِيَسِيرُوا حَتَّى أَتَوْا مَدِيْنَةَ الظُّلُمَانِ فَإِذَا هُمْ بِبَنِي إِدْنَ كَانَتْهَا بَنِي إِدْنَ عَرَفَتْهُ فَقَالَ ابْنُ سُمَيَّانَ مَا هَذَا لَكَ لَمْ تَكُنْ تَعْرِفُ عَرَفَتْهُ فَقَالَ بَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءٍ بَنِي إِدْنَ بَنِي عَمْرِو فَقَالَ ابْنُ سُمَيَّانَ عَمْرُو أَفَلَا مِنْ ذَلِكَ فَدَا هُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْكُوهُمْ فَأَخَذُواهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَهُ ابْنُ سُمَيَّانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِبِعْبَاسٍ وَخَيْسَ ابْنِ سُمَيَّانَ عِنْدَ حَقْمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرُوا إِلَى السَّيْلَيْنِ فَبَسَّ الْعَبَّاسُ فَبَعَلَتْ الْغُبَاتُ لَمْ تَنْتَرَمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَتَبَتْ كَتَبَتْ عَلَى ابْنِ سُمَيَّانَ فَمَرَّتْ كَتَبَتْ قَالِ يَا عَبَّاسُ مِنْ هَذِهِ قَالَ هَذِهِ عِفَارَةُ قَالَ مَالِي وَلِيخْفَرُ ثُمَّ مَرَّتْ كَتَبَتْ هَذِهِ قَالِ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُدَيْجٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سَلِيمُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں سفر شروع کیا۔ آپ روزے سے تھے لیکن جبہ تمام عسکان پر پہنچے تو پانی طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ نے وہ پانی پیا تا کہ لوگ دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا اور کہیں داخل ہو گئے۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں (بعض اوقات) روزہ بھی رکھا ہے اور (بعض اوقات) نہیں بھی رکھا۔ اس لیے (سفر میں) جس کا بھی چاہے روزہ رکھے اور جس کا بھی چاہے نہ رکھے۔

۵۱۹ - فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کہاں نصب کیا تھا؟

۱۴۱۹ - آپ سے عبید بن اسامی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ ہشام بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے چلتے مقام الظلمان پر پہنچے تو انھیں حکم جگہ آگئی مورتی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام غزنی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کیسی ہے؟ یہ غزنی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ نبی کریم (یعنی قبائک) کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ نبی کریم کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اسے میں آں حضور کے محافظ دستانے نے انھیں دیکھ لیا، اور پھر کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے دھڑکی طرف بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو اسی گدڑ گاہ پر روکے رکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے اڑھام ہوتا کہ وہ مہلوں کی طاقت قوت کو دیکھ لیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ انھیں ایسے ہی مقام پر روک کر کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم کے ساتھ قبائل کے دستے ایک ایک کر کے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرنے لگے، ایک دستہ گزرا تو انھوں نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو ان کے متعلق بھی انھوں نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گزرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا

فَقَالَ مَثَلُ ذَلِكَ حَتَّى أَذِلَّتْ كَيْفِيَّتُهُ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا  
قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمُ سَعْدُ  
بْنُ عُبَادَةَ مَعَ الرَّايَةِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا  
أَبَا سَعْدَيَانَ الْيَوْمَ يُكُونُ الْمَلْحَمَةُ الْيَوْمَ تُشْتَلُ  
الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سَعْدَيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَ الْيَوْمُ  
الْكَعْبَةُ مَا رَئَيْتُ حَبَّاتٍ مِثْلَ كَيْفِيَّتِهِ وَهِيَ أَحَدُ  
الْكَفَاتِ فِيهِ رَحِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَهْلُهَا وَمِثْلُ رَأْيِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سَعْدَيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ  
مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا  
فَقَالَ كَذَابٌ سَعْدُ قَالَ لَكِنْ هَذَا الْيَوْمُ يُعْظَمُ اللَّهُ  
فِيهِ الْكَعْبَةُ وَكَيَوْمَ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَّا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكُوا بَيْنَهُ  
بِالْعَجُونِ قَالَ عُدُوَّةٌ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جَبْرِ بْنِ  
مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ  
يَا أَبَا عَبِيدٍ إِنَّ هَهُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكُوا الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَيْنِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى  
مَكَّةَ مِنْ كَذَا يَوْمَ وَقَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَا  
فَقِيلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِلِي فِي حَبِيشِ بْنِ الْأَشْعَرِ وَكَرَزَ  
۱۲۲۰- هَذَا ثَمَامُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مَعَاذِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَةَ بْنَ مَعْقِلٍ  
يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ عَلَى نَافِقِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ  
يُرْجَعُ قَالَ لَوْلَا أَنْ يُجَنِّمَ النَّاسُ حَوْلِي  
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ ۝

۱۲۲۱- هَذَا ثَمَامُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَعْدَانَ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ

اس جیسا نوحی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟  
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ  
عنہ اس کے امیر ہیں اور انھیں کے ہاتھ میں (انصار کا) علم ہے سعد بن عبادہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔  
آج کعبہ یعنی حرم حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان اس پر بولے، اے عباس!  
(فریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمھاری مدد کی ضرورت ہے! پھر  
ملک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اور آپ کے صحابہ تھے۔ ان حضور اکرم کا علم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے  
ہوئے تھے جب اس حضور ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو انھوں نے  
کہا، آپ کو معلوم نہیں سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، ان حضور نے دریافت  
فرمایا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے  
ہیں۔ ان حضور نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں  
اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا عروہ نے  
بیان کیا کہ پھر ان حضور نے حکم دیا کہ آپ کا علم متامرجون میں کاڑ دیا جائے۔  
عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبر بن مطعم نے خبر دی کہ میں نے  
عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا فتح مکہ  
کے بعد اگر ان حضور نے آپ کو سب علم غصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ  
اس دن ان حضور نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی علاقہ  
کد اوی کی طرف سے داخل ہوں اور زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نیشی علاقہ)  
کد اوی کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو  
صحابی، حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے تھے۔  
۱۲۲۰- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی،  
ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ  
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح  
مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی  
 تلاوت فرما رہے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ  
مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرم کی طرح تلاوت کر کے دکھانا۔

۱۲۲۱- ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعدان  
بن یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے محمد بن ابی حفصہ نے حدیث بیان کی، ان

الْمُزْهَرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ  
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرًا أَنَّهُ تَنَزَّلَ عِنْدَ الْإِنْبِيَاءِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهَكَذَا تَنَزَّلَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا  
يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَلَا الْكَافِرُ الْمُؤْمِنُ  
فَبَلَغَ الْمُزْهَرِيُّ وَمَنْ دَرَسَ أَبَا طَلِبٍ قَالَ وَرِثَةُ  
عَقِيلٍ وَطَالِبٍ - قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ الْمُزْهَرِيِّ أَنَّهُ  
تَنَزَّلَ عِنْدَ الْإِنْبِيَاءِ فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ حَجَّتِهِ  
وَلَا تَنَزَّلَ مِّنَ الْفَتْحِ :

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزَّلْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا  
فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَامَسُوا عَلَى  
الْكُفْرِ :

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْأَدْنَا  
مَنْزِلًا عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُجِيفٌ بَنِي كَمَا نَهَيْتُمْ تَقَامَسُوا عَلَى  
۱۴۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
شُعَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ  
يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ  
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَبِيرَةِ فَقَالَ  
اغْتَلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيزُ  
نَرَى وَاللَّهِ أَغْلَهُ يَوْمَئِذٍ مُحَرَّمًا :

۱۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عَمِيئَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الْبَيْتُ صَلَّى

سے زہری نے ان سے علی بن حسین نے ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ  
بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کل (مکہ میں) آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟  
اُن حضور نے فرمایا، ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر ہی کہاں حضور اسے ابھر  
اُن حضور نے فرمایا کہ مؤمن، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر، مؤمن کا وارث  
ہو سکتا ہے۔ زہری سے پوچھا گیا کہ پھر ابوطالب کی وارثت کسے ملی تھی؟ انھوں نے  
بتایا کہ ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے معمر نے زہری کے واسطے سے  
اسامہ رضی اللہ عنہ کا سوال یوں نقل کیا ہے کہ (آپ اپنے حج کے لیے کہاں قیام  
فرمائیں گے؟ اور یونس نے اپنی روایت میں) حج کا ذکر کیا ہے اور فتح مکہ کا۔

۱۴۲۲- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی،  
ان سے ابوالبراء نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے اور ان سے ابوبریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ! ہماری قیام گاہ  
اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو، خیف بنی کنانہ میں ہوگی جہاں قریش نے کفر  
کے لیے عہد کیا تھا حضور اکرم اور بنو مطلب اور بنو ہاشم کو مکہ سے وہاں نکال دینے  
اور ان سے ہر طرح کا تعلق قطع کر لینے کے لیے۔

۱۴۲۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسم بن سعد نے حدیث  
بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ انشاء  
اللہ! کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا۔ جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔  
۱۴۲۴- ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے  
موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر چڑھتے، آپ نے  
اسے اتار ہی تھا کہ ایک صاحب نے آپ عرض کی کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے چٹا  
ہوا ہے۔ اُن حضور نے فرمایا کہ اسے دوہیں قتل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے  
فرمایا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اہرام باندھے ہوئے  
نہیں تھے۔

۱۴۲۵- ہم سے صفوان بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں  
ابن ابی نجیح نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابویوسف نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو

بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ ”حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا۔“

۱۴۲۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا، انھیں میں ایک قصور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے باغیچوں میں (پائسہ کے) تیر تھے۔ ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان مشرکین کا برا کرے، انھیں خوب جحیم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پائسہ نہیں بھیجا پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکمیر کی، پھر بارگشتر لے لائے۔ آپ نے اندر نہ داخل نہیں ہوئے تھی۔ اس روایت کی متابعت معمر نے ایوب کے واسطے سے کی۔ اور وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

۵۱۷۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے داخل ہوئے۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں داخل ہوئے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے ساتھ ہلال رضی اللہ عنہ اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آخر اپنے اونٹ کو آپ نے مسجد میں بٹھایا اور بیت اللہ کی گنجی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ بیت اللہ کے اندر گشتر لے گئے، آپ کے ساتھ اسامہ بن زید ہلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثَةَ نَصْبٍ فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا يَجُودُ فِي مَكَّةَ وَيَقُولُ حَيَّ عَلَى الْحَقِّ وَهَيَّا لِلْبَاطِلِ حَيَاةً لِحَقِّ وَمَا يُبَدِّئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعْبِدُ

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَجَا أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأُلُوهَةُ فَأَمَرَهَا فَأُخْرِجَتْ فَأُخْرِجُوا مَوَاسِدُ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ فِي أُمْدٍ يَهُيمَا مِنَ الْأَرْضِ لَكِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَنَلِمُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَفْسَمُوا بِهَا فَطُرْتُ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَهُ يَصِلُ فِيهِ مَا بَعْدَ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ - وَقَالَ وَهَبُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ الْخَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

وَقَالَ الْثَبْتِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا اسْمَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ حَتَّى آتَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ حُلَفَةَ

۱۵۔ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعیبی علاقہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بالائی علاقہ سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس روایت میں اس کے خلاف ہے یعنی خود ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقہ سے داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ شیخ نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔

فَمَكَثَ فِيهِمْ مَخَارَاطَ طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعَهُ  
النَّاسُ فَكَانَ عَقْدًا مِمَّنْ دَخَلَ  
فَوَحَّدَ مَذَلًا وَتَرَاةَ الْبَابِ تَاكْمًا فَسَأَلَهُ  
أَيُّ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ دَلًا إِلَى الْمَكَانِ  
الَّذِي مَلَى فِيهِ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَنَسَّيْتُ  
أَنْ أَسْأَلَ كُمْ مَلَى مِنْ  
سَجْدَةٍ -

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ  
بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
عَاشِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ الْبَيْتِ بِأَعْلَى  
مَكَّةَ - ثَابِتُهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوَهْبُ بْنُ كَدَاءٍ -  
۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءِ  
بِأَعْلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدًا أَنَّ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلِي الْقُلُوبِ غَيْرَ مَرَّةٍ  
فَاتَّهَذَا كَذِبٌ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي نَبْتِهَا ثُمَّ  
صَلَّى ثَلَاثِي ذَكَرَاتٍ قَالَتْ لَمْ أَرَكَ صَلَاةً حَلَاةً أَحَقَّ  
مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ سَبَّحَ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ -

### باب ۵۱۹

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ عَاشِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے بڑھے، عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے انھوں  
نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے ہلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے  
ہوئے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں  
نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ  
نے نماز پڑھی تھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا  
بھول گیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۱۲۲۷۔ ہم سے شعیب بن خارجه نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن میسرہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور  
انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ  
کے بالائی علاقہ کداء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت  
ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

۱۲۲۸۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔

۵۱۸۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی قیام گاہ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،  
ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی سیلی نے کہ ام لوی رضی اللہ عنہا کے سوا میں کسی  
نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے انھیں  
نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا اور  
آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ آپ حضور کو میں نے اتنی ہلکی رکعتیں  
کبھی نہیں دیکھا، اس میں بھی آپ رکوع اور سجدے پوری طرح کرتے تھے۔

۱۲۳۰۔ محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالفتحی نے، ان  
سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سارے ایک روایت میں تھا کہ بیت اللہ کے اندر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھی تھی اور اس حدیث میں اس کے خلاف ہے یہ ایک طویل الذیل بحث ہے اور  
آمر اس میں اختلاف ہے کہ ان حضرات نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں، اس مضمون کی حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور وہ بھی کجا جا چکا ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَخُجُوعِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي :

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ أَنَّهُ  
عَنْ أَبِي يُسَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ  
أَسْيَاخٍ يَذُوبُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِي تَدْخُلْ هَذَا  
الْفَتْحُ مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِثْلُ قَدِّ  
عَلَيْنَا - قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَا فِي مَعْلَمِهِ  
قَالَ وَمَا رَدِيْتُهُ دَعَا فِي يَوْمٍ مِثْلِهِ إِلَّا لِيَرِيَهُمْ  
مِثِّي فَقَالَ مَا تَعْمَلُونَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ  
الْفَتْحُ وَآيَةُ النَّاسِ مَدَّ خُلُوفَهُمْ حَتَّى  
حَنَمَ اسْتَوْرَعُوا ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِيزُنَا  
أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نَصَرَنَا وَقَتُّهُ  
عَلَيْنَا . وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَذَرِي أَوْلَاهُ  
تَقُولُ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ  
أَكُنْ أَكُفُّوا قَوْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ ؟  
قُلْتُ هُوَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَمَّا إِذَا  
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتَحَ مَكَّةَ  
فَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَحْبَبْتُ ، فَسَبَّحُ  
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ  
نُصْرًا - قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا  
مَا نَعْلَمُ :

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرْحَبِيلَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْتُ عَنْ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ النَّدَوِيِّ  
أَنَّهُ قَالَ يَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ تَبِعْتُ الْبُحْرَثَ  
إِلَى مَكَّةَ أَشَدَّنَ لِي أَيْهَا الْأَمِيرُ أَحَدًا تِلْكَ قَوْلُ  
قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَا  
يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَاهُ وَدَعَا قَلْبِي وَ

اپنے دُکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے : " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا  
وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي "۔

۱۲۳۱- ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابوشیر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی مجلس میں اس وقت بھی بلا لیتے جب وہاں  
بدر کی جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ بیٹھے ہوتے۔ ان میں سے ایک بزرگ  
نے کہا، اس نوجوان کو آپ ہماری مجلس میں کیوں لاتے ہیں؟ اس کے جیسے تو ہمارے  
بچے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہیں آپ  
لوگ جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ان حضرات اکابر کو ایک دن انہوں نے بلایا  
اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس دن آپ نے اس لیے  
بلایا تھا تاکہ انہیں دکھا سکوں کہ آپ کا علم و کمال (پھر آپ نے دریافت کیا،  
اذا جاء نصر الله والفتح و آيات الناس مدخلون حتى  
حنم استورعوا؟ فقال بعضهم أميزنا  
أن نحمد الله ونستغفره إذا نصرنا وقتفه  
علينا . وقال بعضهم لا تذري أولاه  
تقول بعضهم شيئا فقال لي يا ابن عباس  
أكن أكفوا قول قلت لا قال فما تقول؟  
قلت هو أحب رسول الله صلى الله  
عليه وسلم أعلمه الله لما إذا  
جاء نصر الله والفتح فتح مكة  
فذلك علامة أحببت ، فسبح  
بحمد ربك واستغفره إنه كان  
نصرا - قال عمر ما أعلم منها إلا  
ما نعلم :۔۔۔۔۔ کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال تھا کسی نے کہا کہ  
ہمیں اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے  
استغفار کریں کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں فتح عنایت فرمائی بعض حضرات  
نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔  
پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابن عباس! کیا تمہاری بھی یہی رائے ہے؟  
میں نے جواب دیا کہ نہیں، ابھیچھاپھر تم کیا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ اس میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خوفناک شہادت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی  
مدد اور فتح حاصل ہو گئی، یعنی فتح مکہ، تو پھر یہ آپ کی وفات کی نشانی ہے۔  
اس لیے آپ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیجئے اور اس کی مغفرت طلب کیجئے کہ  
وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہی میں  
بھی سمجھتا تھا۔

۱۲۳۲- ہم سے سعید بن شریح نے حدیث بیان کی، ان سے الثئی نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوشریح نے کہ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کے کلبہ)  
عمرو بن سعید سے کہا۔ عمرو بن سعید (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف) مکہ کی  
طرف لشکر بھیج رہے تھے۔ کہ لے لے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک  
حدیث بیان کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن  
ارشاد فرمائی تھی، اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے

اس کو محفوظ رکھا اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں نے آپ کو دیکھ لیا تھا۔ حضور اکرم نے پہلے اللہ کی حمد ثنا بیان کی اور پھر فرمایا، بلاشبہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے باحرمیت شہر قرار دیا ہے کسی انسان نے اسے اپنی طرف سے باحرمیت نہیں قرار دیا ہے۔ اس لیے کسی شخص کے لیے بھی جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنا ہو جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون پیائے اور کوئی اس سرزمین کا کوئی درخت کاٹے، اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفعِ مکر کے موقع پریم جنگ سے اپنے لیے بھی رخصت نکالے تو مگر لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے رسول کو دفعِ مکر دیے اس کی اجازت دی تھی، ہمارے لیے قطعاً اجازت نہیں ہے، اور مجھے بھی اس کی اجازت، دن کے مختصر سے حصے کے لیے ملی تھی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح کوٹ آئی ہے جس طرح کل یہ شہر باحرمیت تھا، پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو میرا کلام پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں، البتہ میں کہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمر و نے آپ کو کو پھر کیا جواب دیا تھا؟ تو آپ نے بتایا کہ اس نے کہا، میں اس کے متعلق تو سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، خون کر کے بھاگنے والے کو بھی پناہ نہیں دیتا اور مفسد کو بھی پناہ نہیں دیتا۔

۱۴۳۳- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیت نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فتحِ مکہ کے موقع پر مکہ معظمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے۔

۵۲۰۔ فتح کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں قیام۔

۱۴۳۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ میں) دس دن قیام کیا تھا اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے تھے۔

۱۴۳۵- ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں

ابہر تَدْعَانِي حِينَ تَكْتُمُ بِهِ حَمْدَ اللَّهِ وَاسْتُئِذِنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَيِّرْهَا النَّاسُ لِأَجْلِ رَدِّ مَرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَغْضِبَهَا شَجَرًا فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنْ أَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنَ لَكُمْ وَإِنَّمَا أُوْذِنُ فِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَحَتَّى عَادَتْ خُرُمَتُهَا الْيَوْمَ كَخُرُمَتِهَا يَالَا مَنْسٍ وَلَيْسَ لَكُمْ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَقِيلَ لِي سُرَيْحٌ مَاذَا قَالَ لَكَ عَنْدُكَ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا سُرَيْحٍ إِنَّ الْخُرْمَ لَا يُهَيِّدُ عَاصِبًا وَلَا فَاسِقًا أَمِيدٌ وَلَا فَاسِقًا مُخْرِجَةٌ :

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بَيْكَةُ إِنْ أَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِرَسُولِهِ حَتَّى يَبِيعَ الْخُمَيْرَ بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ رَضِيَ الْفَتْحُ :

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ أَفْصُرٍ الصَّلَاةُ :

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

عامم نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں انیس دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف دو رکعتیں چار رکعتوں کی پڑھتے تھے۔

۱۴۳۶ھ - ہم احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامم نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں (فتح مکہ کے) انیس دن تک مقیم رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم (سفر میں) انیس دن تک تو نماز قصر پڑھتے تھے لیکن جب اس سے زیادہ مدت گزر جاتی ہے تو پھر پوری رکعتیں پڑھتے تھے۔

۵۲۱۔ اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبداللہ بن عثمان بن صفیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷ھ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے اور انھیں سفین ابی حمید رضی اللہ عنہ نے، زہری نے بیان کیا کہ جب ہم سے ابو حمید نے حدیث بیان کی تو سعید بن مسیب کے ساتھ تھے۔ بیان کیا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پائی ہے اور آپ کے ساتھ غزوہ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

۱۴۳۸ھ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابوقلابہ کے واسطے سے اور ان سے عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوقلابہ نے فرمایا، عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہو کر کہیں نہیں پوچھتے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جہلیت میں ہمارا قیام ایک چٹھے پر تھا، جو عام گذرگاہ تھی سو اسرار سے قریب سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا)

۱۴۳۹ھ - احناف نے اتنی مدت تک مکہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی تاویل بھی بیان کی ہے کہ ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کی نیت نہ کی ہو اور آپ نے وہاں اتنی اقامت پر یقین رکھی ہو، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین درمیان تھا۔ اس کے علاوہ اس سفر میں مکہ میں آپ کی اقامت کی مدت مختلف ہے بعض روایتیں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی۔ اس سے پہلے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مکہ میں صرف دس دن قیام کا بیان ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

عَامِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثِيْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يَمُوتُ وَكَصُفًا ۝

۱۴۳۶ھ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَامِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ ثِيْعَةَ عَشَرَ بِقَصْرِ الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَخُنْ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ ثِيْعَةَ عَشَرَ فَإِذَا زِدْنَا أَتَمَمْنَا ۝

۵۲۱۔ قَالَ لَيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْلَانٍ عَنْ صَعْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَامَنَ وَجْهَهُ عَامِرُ الْفُتَيْحِ ۝

۱۴۳۷ھ - حَدَّثَنِي الْإِسْهَاقُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَنَنِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَخُنْ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَبَلَةَ أَنَّ أَدْرَاكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامِرُ الْفُتَيْحِ ۝

۱۴۳۸ھ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَا فَنَسَأُ؟ قَالَ فَلَقِينَهُ فَنَسَأُ لَنَهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَسَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِالنَّاسِ فَنَسَأُ لَهُمْ مَا لَنَا مِنْ مَا لَدُنَّا الشَّجَلُ فَيَقُولُونَ يَنْزِعُهُمُ اللَّهُ أَمْ سَأَلُوا أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى



یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے۔ وہ قرآن کی کوئی آیت سننا تھا۔ میں وہ کلام یاد کرتا تھا، اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ اور ہر سارا عرب فتح مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کیے ہوئے تھا، ان کا کہنا یہ تھا کہ اس نبی کو اور اس کی قوم رقریش کو بخش دے، اگر وہ ان پر غالب آگئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں جتنا بچہ فتح مکہ جب حاصل ہو گئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ کر ہوں، انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں غلام اس طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور فلاں غلام اس طرح فلاں وقت پر تھا کہ وہ اور جب غلام کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امانت وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا کہ کسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہے، تو کوئی شخص (ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں ملا کہ میری عمر سے کم کے سوا اور اسے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا، چنانچہ مجھے لوگوں نے امام بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی تھی اور میرے پاس ایک ہی چادر تھی، جب میں اسے لپیٹ کر اکھڑے کرتا تو اوپر ہو جاتی اور چھپانے کی جگہ بھل جاتی، اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا تم اپنے قاری راہم (امام) کا سرس تو سیلے چھپا لو۔ آخر انھوں نے کچھ اصرار کیا اور میرے لیے ایک قمیص بنائی میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

۱۴۳۹ھ - مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور روایت نے کہا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حدیث ابن ابی وقاص نے (زائد جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ وہ زمرہ کی باندی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں، عندیہ یہ کہا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہوگا چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا۔ پھر وہ اسے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ بھی آئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہہ کر میرے بھائی کا لڑکا ہے، بھائی نے وصیت کی تھی کہ وہ اسی کا

اللہ یکنذا فکننت احفظ ذلک الکلام وکانتا نعیری فی صدری وکانت العرب یتکلمون بلسانہم الفصح فیکولون انہم کوه وکوه فانتہ انت کلہم علیہم فہو سبی مادی فلما کان وقتہ اهل الفتح باذکر کل قوم یا سلاہم وکانت ابی قحی یا سلاہم فلما قدیم قال حبکم واللہ من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقا فقال متکوا صلاہ کذا فی جنین کذا وصکوا کذا فی جنین کذا فاذا احضرت الصلاہ فلیؤدین احدکم ولیؤمکم اکثرکم فزانا فنظروا کلہم بکین احد اکثر فزانا فلیما کنت استلئی من الرکبان فقد مو فی بین امیر یہم واما ابن سبت اذ سلج سینین - وکانت علی بزدہ کنت اذا سجدت تغلصت علی فقال امراة من النبی الا لخطوا عنا است قاری کلہ فاستندوا ففعلوا فی تسمیما فما فیرحت یسئ فدی بذلک القسمین :

۱۴۳۹ھ - حدیثی عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن ابن شہاب عن عروہ بن الزبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - وقال النبی حدیثی یونس عن ابن شہاب اخبر فی عروہ بن الزبیر ان عائشہ قالت کان عتبہ بن ابی وقاص عہد الی اخیه سعد ان یقبض ابن ولید ذمعة وقال عتبہ انہ سبی فلما قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة فی الفتح احدا سعد بن ابی وقاص ابن ولید ذمعة فاقبل یم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لڑکا ہے۔ لیکن عید بن زمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ تھا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا ہے، (میرے والد زمرہ کا بیٹا ہے کیونکہ انھیں کے فرانس پر پیدا ہوا ہے۔) ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باغی کے لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی رسد رضی اللہ عنہ کے بھائی احمہ بن ابی وقاص کی صورت تھا، لیکن ان حضور نے قانون شریعت کے مطابق فیصد یہ کہ لڑے عید بن زمرہ! یہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا، یہ تمہارا بھائی ہے، کیونکہ یہ تمہارے والد کے فرانس پر یعنی اس کی باغی کے بیٹن سے پیدا ہوا ہے لیکن دوسری طرف امام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمرہ کی صاحبزادی تھیں، فرمایا، سودہ! اس لڑکے سے پرہیز کیا کرنا، کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی شباهت پائی تھی۔ ان شباب نے بیان کیا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لڑکا، "فرانس" کے تحت ہوتا ہے، اور زنا کرتے والے کے حصے میں تہرہ ہے۔ ان شباب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آخری ٹکڑے کو بہت بلند آواز سے بیان کیا کرتے تھے۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۴۴۰۔ ہم سے محمد بن مغال نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو بن عبد بن یونس نے خبر دی، انھیں زمری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عروہ بن زمرہ (حکم) کے وقت پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی اس عورت کی قوم گجراتی تھی اسامہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تاکہ وہ ان حضور سے اس کی سفارش کر دی کہ اس کا ہاتھ سزا کے طور پر کاٹا جائے، عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں ان حضور سے گفتگو کی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا، تم مجھ سے اللہ کا قائم کردہ ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو! اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے لیے دعا سے مغفرت کیجیے، یا رسول اللہ! پھر وہ پھر ان حضور نے صحابہ کو مخاطب کیا اللہ تعالیٰ کی اس کی مثال کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد، تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر عذاب قائم کرنے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ناظر نبوت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد ان حضور نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ پھر انھوں نے صدق دل سے توبہ کر لی اور شاہی بھی کر لی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آئی تھیں اور کوئی

وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عُمَيْدٍ إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي هَذَا ابْنُ رُمَّةَ وَلَدًا عَلَى فِرَاشِهِمْ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةٍ رُمَّةَ فَإِذَا اشْتَبَهَ النَّاسَ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَهْلُكَ يَا عَبْدُ بْنُ رُمَّةَ مِنْ أَهْلِ أَنَّهُ وَلَدٌ عَلَى فِرَاشِهِمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ عُنْتَةُ بِنْتُ أَبِي وَقَّاصٍ۔ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ ثَلَاثَ عَاشِرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَكَ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِدِ الْحَجَرِ۔ وَقَالَ ابْنُ شَيْبَةَ وَ كَانَ أَكْبَرُ هَمًّا يَكْبِيهِ بَنَاتُكَ ۝

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَخَزَعَتْ قَوْمَهَا إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَتَشَفَعُونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أَسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنِ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكَلِّمُنِي فِي حَدِّهِ مِنْ حَدِّ وَرَدِ اللَّهِ؟ قَالَ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشَاءُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثَرَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَعْنَةُ قَائِمَا أَهْلَكَ النَّاسُ قَبْلَكَ أَهْلَهُ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَمَّا وَعِيبُ الْحَدِّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَفَطَعْتُ مِذْبَاحَهُ ثُمَّ أَهَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَفَطَعَتْ بِيَدِهَا فَخَسَنَتْ تَوْبَعًا لَعْنَةُ ذَلِكَ وَمَنْ وَحَّتْ ثَلَاثَ عَاشِرَةَ

ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتی۔

۱۴۴۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت و ثواب کو حاصل کر چکے (دوراب مدینہ کی طرف) مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی یہی نے عرض کی، پھر آپ اس کے کس چیز کا بعد رجعت الیں گے، آپ حضور نے فرمایا، ایمان، اسلام اور جہاد کا، پھر میں دعا شروع رضی اللہ عنہ کے بھائی، ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے آپ سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی۔

۱۴۴۲- ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان ہندی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں (اپنے بھائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے۔ آپ حضور نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت و ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا، البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر رجعت لیتا ہوں پھر میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجاشع نے ٹھیک طرح حدیث بیان کی اور خالد نے ابو عثمان کے واسطے سے بیان کیا، ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے بھائی خالد رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے تھے۔

۱۴۴۳- محمد بن محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو نعیم نے اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ میرا ارادہ ہے کہ شام ہجرت کر جاؤں فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی جہاد ہی باقی رہ گیا ہے اس لیے جاؤ اور خود پیش کرو، اگر تم نے کچھ البتہ ترقبہا وردہ واپس آ جانا نہ غرض نے بیان کیا کہ میں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ

ذُکِرَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَمَّا فَمُحَاجَّتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُبَيْرٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِاخِي لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهَجْرَةِ مِمَّا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى آتِي شَيْءٌ تَتَّبِعُهُ؟ قَالَ أَتَابِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ بَعْدَ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي

مُجَاشِعٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِاخِي مَعْبُدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّبَاعِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَهْنَتِ الْهَجْرَةِ لِيَهْتَلِمَا أَتَابِعُهُ، عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ: قَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّ خَبَاءً بِاخِيهِ

مُجَابِدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ أُرِيدَ أَنْتَ أَهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَاعْرِضْ فَفَسَدَتْ فَإِنْ وَحَدَّثَكَ شَيْئًا وَلَا تَرْجِعْ وَقَالَ النَّبِيُّ أَخْبَرْنَا شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ

سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی یا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوہریرہ اور اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر، مکی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۲۴۵۔ ہم سے اسحاق بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاف بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن جبر کے ساتھ حاضر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا عبید بن جبر نے ہجرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی پہلے مسلمان اپنے دین کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کی طرف پناہ کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کے معاملے میں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، اس لیے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے اب تو خلوص نیت کے ساتھ جہاد باقی رہ گیا ہے۔

۱۲۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جبر نے بیان کیا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی اور انھیں مجاہد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی اسی دن اس نے مکہ کو باحرمیت علاقہ قرار دیا تھا، پس پھر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے باحرمیت ہے، مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، اور میرے لیے بھی صرف ایک متعین اور محدود وقت کے لیے حلال ہوا تھا، یہاں (حدود حرم) کے شکار کے قابل جانور نہ بھڑکائے جائیں، یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے اور یہاں پر گری بڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھانی جائز نہیں، اس پر عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اگر خراج اس کا مستثنیٰ

مجاہد! اُمْتُ لَدَا بَنِ رِعْمٍ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ اَوْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَقُولُونَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ :

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَافِ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ دُرُسْتُ عَاشِيَةً مَعَ عَبِيدَةَ بْنِ عَمِيرٍ مَسَامَا عَنْ الْمُهَاجِرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَتِ الْمُؤْمِنِينَ يَهْدُوا أَحَدَهُمْ مَبْدِئُهُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافُوا أَنْ يَفْتَنُوا عَلَيْهِ فَمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَطَهَّرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُونَ يَعْبُدُونَ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءُوا وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيْبَةٌ :

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِجَوَارِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَوْ تَحَلَّلَ لَوْ حَتَّى يَلْبَسَ رِدَائِي وَلَا تَحُلْ رِدَائِي بَعْدَ مَا وَكَلْتُ تَحْلِيلِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ السَّاعَةِ لَا يُنْقَرُ صَدِيدُهَا وَلَا يُغْنَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَافُهَا وَلَا تَحُلْ لَفْظُهَا إِلَّا بِمُسْتَبَدٍّ فَقَالَ الْغُبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا إِذَا خَرَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَدَّ مِنْهُ

سلہ جن حضرات نے ہجرت کے متعلق صحابہؓ سے سوال کیا وہ اسلامی حکومت کے تحت ہی رہتے تھے اور جو یوہودی آزادی کو میں حامل نہیں تھی اس لیے وہاں سے ہجرت کا حکم ہوتا تھا اور ہجرت کا مقصد بھی یہی ہے یہی وہ سب سے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی جواب اس کے سوا کہ انھیں عبادت کی آزادی ہو اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مدینہ بھی ابتداء میں کوئی دارالاسلام نہیں تھا جن حضرات نے سوال کیا ان کا مقصد اسلامی مملکت ہی کے حدود میں ہجرت کرنا تھا۔ ہجرت کا منشا جو یہی اس سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کی مانعت کی گئی۔ دارالکفر سے ہجرت کا سوال ہی ان حضرات نے نہیں اٹھا یا تھا۔

کو دیکھے، کوہِ سناور دل کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے بیروز دی ہے۔  
 اس حضورِ خاتمِ نبیؐ ہو گئے پھر فرمایا، اذخراس حکم سے مستثنیٰ ہے، اس کا کاشنا  
 حلال ہے۔ اور ابنِ جریرؒ کے روایت ہے، انھیں عبدِ اکرمؒ نے خبر دی، انھیں  
 عکرمہؒ نے اور انھیں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے، سابقہ حدیث کی طرح، بے مثلھا  
 یا نحو ہذا (راوی کو شک ہے اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۵۲۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جنین کے دن جبکہ تم کو اپنی کشت

تعداد پر غور ہو گیا تھا، پھر وہ تمہارے کچھ کام نہائی اور تم پر زمین باوجود  
 اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر جاکھوڑے  
 ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے تسلی تازل کی، عفو و  
 رحیم تک۔

۱۴۳۷ - ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی  
 نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن خریزہ بیان کی، ان کے بیان نے عبد اللہ بن ابی  
 اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یہ  
 زخم اس وقت آیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں  
 شریک تھا میں نے کہا، آپ حنین میں شریک تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اس  
 سے پہلے بھی کئی غزوات میں شریک ہو چکا تھا۔

۱۴۳۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سیفان نے حدیث بیان  
 کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے یہاں  
 ایک شخص آیا تھا اور ان سے کہنے لگتا کہ اے ابوعمارہ! کیا آپ نے حنین  
 کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں  
 جدا باز تھے، انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن  
 والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ، اس حضورؐ  
 سفید چرخ لگام تھا، ہوئے تھے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے  
 میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۳۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
 ان سے ابواسحاق نے کہ بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں سن رہا  
 تھا، کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں

لِلْيَقِينِ وَالْبَيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا إِلَهُ دُخِرَ  
 فَاتَهُ حَذَلٌ - وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي  
 عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا رَوَاهُ  
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ -

باب ۵۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ

إِذَا عَجَبْتُمْ كُفَرْتُمْ كُفَرْتُمْ فَلَمْ تُعْنِ عَنْكُمْ  
 شَيْئًا وَمَنَّا قَدْ عَلَيْكُمْ الْإِيمَانُ بِمَا رَحِبْتُ ثُمَّ  
 وَلَيْتُمْ مَدَابِرِينَ، ثُمَّ أَتَى اللَّهُ سَكِينَتُهُ  
 إِلَى قَوْلِهِ عَفْوٌ رَّحِيمٌ -

۱۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمِيرٍ  
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
 رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوَيْسٍ هَازِلًا قَالَ  
 ضَرِبْتَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ سَفِهَدَتْ حُنَيْنًا؟ قَالَ  
 قَبْلَ ذَلِكَ -

۱۴۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا رَجُلٌ وَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو  
 أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَاسْتَعِذْ  
 بِاللَّهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنَهُ لَمْ  
 يُؤَلَّ وَلَكِنْ عَجِلَ سَوْعَانَ الْقَوْمِ فَزَشَقْتُهُمْ  
 حَوَازِينَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي  
 بِرَأْسِ بَعْلَتِهِمُ النَّبِيَّ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ  
 أَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

۱۴۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوْلَيْتُمْ  
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

پیٹھ پھری تھی، انھوں نے فرمایا جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ وہ انکار تیرا انداز تھے، ان حضرات نے اس موقع پر فرمایا تھا، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ نہیں، میں غلبہ مطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۵۰۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندرنے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے انھوں نے برابر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ حنین میں چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انھوں نے فرمایا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرا انداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے (مقتدر یہ ہوا کہ) ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا، میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سنبیل خیمہ پر تشریف رکھتے ہوئے تھے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے، ان حضور فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ امرئیل اور زبیر نے بیان کیا کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے اتر گئے تھے (اور اللہ کی مدد کی دعا کی تھی)

۱۴۵۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابی ریمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے حدیث بیان کی کہ محمد بن شہاب نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور یحییٰ مروان بن حکم اور مسور بن خزيمة رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، انھوں نے کہا کہ ان کا مال جو مسلمانوں کے پاس غنیمت کے طور پر آیا تھا، اور ان کے قبیلے کے اقبیدی اٹھیں واپس دے دیئے جائیں۔ ان حضور نے فرمایا، جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اس لیے آپ لوگ ایک ہی چیز پسند کر لیجیے، یا قیدی یا مال (دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں) میں نے آپ ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپس ہو کر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ہوازن

فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كُنُوزَ وَمَا هُوَ فَقَالَ أَمَّا السَّبْيُ لَا كَذِبَ أَمَّا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَكْرَةَ وَسَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ أَفَرَسَ ثُمَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَأَنَّهُ هَوَازِنٌ وَمَا هُوَ وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَا سْتَقْبَلْنَا بِاسْتِغْنَامٍ وَلَقَدْ سَأَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْثَةِ ابْنِ صَبَّاحٍ وَإِنَّا لَأَسْفِيَانِ اخْذُ بِيَدَيْهِمَا وَهُوَ يَقُولُ أَمَّا النَّبِيُّ وَقَالَ زُهَيْرٌ مَّزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْثَتِهِ :

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسُورَ بَنِي خُزَيْمَةَ أَخْبَرَاكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ حِينَئِذٍ جَاءَهُمَا وَقَدْ هَوَازِنٌ مُّسْلِمِينَ فَبَايَعُوهُ أَنْ يُؤَدَّ إِلَيْهِمَا مَوَالِيَهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَى مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْخَدَائِعِ إِلَيَّ أَصْدَقُ فَأَخْتَارُوا أَحَدَهُمَا الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا السَّبْيُ وَ أَمَّا الْمَالُ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ مِنْكُمْ وَكَأَنَّا نُنْظَرُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر یہ واضح ہو گیا کہ ان حضورؐ انھیں صرف ایک ہی چیز دے پس کریں گے تو انھوں نے کہا کہ پھر ہم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں، چنانچہ ان حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق نشانہ کرنے کے بعد فرمایا، لا بعد، تمھارے بھائی (قبیلہ ہوازن) تو یہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میری رائے سے کہ ان کے قیدی انھیں واپس کر دینے چاہئیں، اس لیے جو شخص (بلا کسی دنیادی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ وہاں سے کہہ دے اور جو لوگ اپنا حضورؐ چھوڑنا چاہتے ہوں، وہ یوں کریں کہ اس کے بعد جو سب سے پہلے غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلہ میں دے دیں تو وہ ان کے قیدی واپس کر دیں، تمام صحابہؓ نے کہہ، یا رسول اللہ! ہم خوشی سے (بلا کسی بدلہ کے) واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن ان حضورؐ نے فرمایا اس طرح ہمیں اس کا امتیاز نہیں ہوا کہ کس نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہے اور کس نے نہیں اس لیے سب لوگ واپس جائیں اور تمھارے نمائندے تمھارے معاملہ ہمارے پاس لائیں، چنانچہ سب حضرات واپس آ گئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر ان حضورؐ کی حدیث میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب نے خوشی اور لاشائے قلب کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہی ہے وہ حدیث جو مجھے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے مستحق پہنچی ہے۔

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم غزوہ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے زناذ جاہلیت میں اعتکاف کی مانی تھی، اور ان حضورؐ نے انھیں اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض (احمد بن عبدہ رضی اللہ عنہ) نے حماد کے حوالہ سے روایت بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور اس کی روایت جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطے سے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں عمر بن کثیر بن النعمان نے، انھیں ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے،

بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتَّى قَعَلَ مِنَ الطَّيْفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ مَا آدٍ إِلَيْهِمْ إِذْ أَحَدَى الطَّيْفَتَيْنِ قَائِلًا يَا نَاخَنَّا مَسْبِينَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسِيرِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا خَوَّكُمُ فَمَا كَعَمْرُنَا تَابِعِينَ وَإِنِّي مَتَدَرَأَيْتُ أَنَّ أَسَدًا إِلَيْهِمْ سَبِيَهُمْ فَكُنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَطْلُبَ ذَلِكَ فَلْيَقْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ أَيَّامًا مِنْ أَوَّلِ مَا يَنْبَغِي عَائِدَةً عَلَيْنَا فَلْيَقْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَبَعْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَدْنِ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَاذْجَعُوا حَتَّى تَبْزُغَ إِلَيْنَا عُرْفَاءُكُمْ أَمْزَكُمْ فَارْحَبْ النَّاسُ فَلَكَمُ هُمْ عُرْفَاءُكُمْ وَهُمْ تَعَرَّجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَبَعُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي سَلَعْتُمْ عَنْ سَبِي هَوَازِنَ

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُؤُوبَ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِنْ عَنَّا قَوْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَوْمًا - وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ حَبْرِيُّ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ السَّيْثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ

مُحَمَّدٌ صَلَّى أَيْ قَتَا دَاةَ عَنْ أَبِي قَتَا دَاةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُتَيْنٍ فَلَمَّا التَّفَهِيبَا  
كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَوَافَيْتُ رَجُلًا مِنْ  
الشُّرَكِيِّينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَضَيْتُهُ مِنْ  
وَأَسْرَأْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدَّرَمَ  
وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَمْتَنِي صَمَةً وَحَدَّثْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ  
ثُمَّ أَدْرَكْتُ الْمَوْتَ فَأَرْسَلَنِي فَلَقِيتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا  
بَالُ أَتَاكَ؟ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَحَلَسَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ ذِيئِيلًا  
لَنَا عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَكْبَةٌ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي  
ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ  
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ  
فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَا دَاةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ  
صَدَّقَ وَسَكْبَةٌ عِنْدِي فَأَرْضَيْتَنِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
لَا هَذَا اللَّهُ إِذَا لَا يَجْعَلُنِي إِلَى أَسَدٍ مِنَ أَسَدِ  
اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيُعْطِيكَ سَكْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَدَّقَ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَنْبَغْتُ بِهِمْ مُخْرَفًا فِي نَبِيٍّ  
سَلِمَةً فَإِنَّهُ لَا وَلَّيَ مَالٌ ثَا ثَلُثْتُ فِي الرِّسَالَةِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي بِحَبْلِي مِنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَخٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَا دَاةَ أَنَّ أَبَا  
قَتَا دَاةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُتَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الشُّرَكِيِّينَ وَآخَرُ مِنَ  
الشُّرَكِيِّينَ يُخَالِفُهُ مِنْ وَرَائِهِ بِمِثْلِهِ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْ  
النَّبِيِّ حَتَّى لَدَيْتُهُ فَدَفَعْتُهَا لِي بِضَرْبِي وَأَضْرَبْتُ بِهَا فَقَطَعْتُهَا  
ثُمَّ أَخَذْتُ فِي فَضَمَمَتِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَتُ  
مَتَحَلِّكَ وَدَفَعْتُهَا ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَدَفَعْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ  
وَأَنْفَرْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا بَعْضُ بَنِي الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ

اور ان سے البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر پیغمبر کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی، میں نے  
دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے، میں نے پیچھے سے اس کی  
گردن پر تلوار ماری اور اس کی ذرہ کاٹ ڈالی، اب وہ مجھ پر پڑا اور مجھے اتنی زور  
سے جھینچا کہ موت کی بو مجھے آنے لگی، آخر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات  
عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا  
یہی اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ پھر مسلمان بیٹے اور جنگ ختم ہونے کے بعد حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، جس نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو  
اور اس کے لیے کوئی شہادہ بھی رکھنا ہو تو اس کا نام سامان و ہنہیارے ملے گا۔  
میں نے دیکھ لیا کہ میرے لیے کون کوئی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا  
کہ پھر حضور اکرم نے دوبارہ یہی فرمایا، اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے  
لیے کون کوئی دے گا؟ اور پھر بیٹھ گیا، آن حضور نے پھر ایسا فرمان دے دیا تو میں اس  
مرتبہ بھی کھڑا ہوا۔ آن حضور نے اس مرتبہ فرمایا، کیا بات ہے؟ البوقتوہ: میں نے  
آپ کو بتایا تو ایک صاحب نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا سا زوسا  
میرے پاس ہے آپ میرے حق میں انھیں راضی کر دیں کہ سامان مجھ سے دے دیں، اس  
پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں عدا کی قسم، اللہ کے شہروں میں سے ایک شہر  
جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے، اہل حضور اس کا حق  
تھیں ہرگز نہیں دے سکتے۔ آن حضور نے فرمایا کہ سچ کہا، تم سامان البوقتوہ کر دے دو  
انھوں نے سامان مجھ سے دے دیا میں نے اس سامان سے قبیلہ بنو سلم میں ایک بارغ  
خریدار اسلام کے بعد یہ میرا سیلا مال تھا جسے میں نے حاصل کیا تھا۔ اور لیٹ نے بیان  
کیا، ان سے بچتی بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن کثیر بن افعس نے ان سے ابو  
قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا ابو جہر نے کہ البوقتوہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوہ حنین  
کے موقع پر میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان سے دست و گریبان تھا اور ایک  
دوسرا مشرک پیچھے سے مسلمان کو قتل کرنے کے لیے گھات لگا رہا تھا، یہ دونوں  
اسی کی طرف بڑھا۔ اس نے پناہ مانگتے ہوئے مجھے مارنے کے لیے اٹھا یا تو میں نے اس کے  
ہاتھ پر وار کر کے کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے چپٹ گیا اور اتنی زور سے مجھے جھینچا  
کہ لاپٹ ہو گیا، آخر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور ڈھیلا پڑ گیا۔ میں نے اسے دھکا دے کر  
قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں میں جھگڑا مچ گئی اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ پڑا، لوگوں میں  
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نظر آئے تو میں نے ان سے پوچھا، لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟



لَمْ يَأْتِ النَّاسَ ۚ قَالَ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ تَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا أَهْلُ مَبِيتَةٍ عَلَى قَتِيلٍ فَتَكَلَّفُوا لَكُمْ سَلْبَةً فَقُمْتُ لِلْأَمْرِ مَبِيتَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمَّا أَسْرَأَ أَحَدًا أَتَيْتُهُمْ فَبِئْسَتْ نَجَسًا إِلَى فَنَذَرْتُهُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حُلَسَائِهِ سَلَبٌ هَذَا الْقَتِيلِ الْكِنَانِي سَيِّدٌ كَرَّ عَيْنِي فَأَرْضِيهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَصْبِيغٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَصِدْعٌ أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ فَاسْتَرَيْتُ مِنْهُ خَيْرًا فَانْكَرَ أَقُولُ مَا لِي تَأْتَلُكُمُ ۚ

فَالْإِسْلَامُ ۚ

### باب ۵۲۳ عَزَاةُ أَوْطَاسٍ

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بِحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَبِشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ وَرَدَ بْنَ الصَّخْتَمِيِّ فَقَتِلَ وَرَدٌ وَهَذَا اللَّهُ أَصْحَابُهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَهُ أَبِي عَامِرٌ فَرَمَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جَبِشٌ فِي مِسْهِمٍ فَأَنْبَتَتْهُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَنْفَخْتِ الْبَرَّةُ فَقُلْتُ يَا عَمْرٍو مَنْ سَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ ذَلِكَ قَاتِلِي النَّبِيَّ رَمَانِي فَقَصَصْتُ لَهُ فَحَقَّقَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ تَابَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَعِي أَلَا تَنْتَبِهُ فَكَلَفَ فَأَخْلَفْنَا مَرَدَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ بِدِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَهُ قَالَ فَأَنْزَعُ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَقَتَلَ مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَفَرِيئِي السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَدًا

انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا۔ پھر لوگ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ ان حضور نے فرمایا کہ جو شخص اس پر دِل قائم کر دے گا اگر کسی مقتول کو اسی نے قتل کیا ہے تو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا۔ میں اپنے مقتول پر شاہد کے لیے اٹھا، لیکن مجھے کوئی شاہد دکھائی نہیں دیا۔ آخر میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی میں نے اپنے معاملے کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ کے پاس بیٹھ ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ ان کے مقتول کا ہتھیار میرے پاس ہے آپ میرے حق میں بھی راضی کر دیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کے شہیدوں میں سے ایک شہید کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس کے لیے جنگ کرتا ہے، تریش کے ایک بزدل کو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دے سکتے۔ سبایاں کیا کہ چاہیے ان حضور کو کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان عطا فرمایا۔ میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

### ۵۲۳- غزوہ اوطاس

۱۲۵۴- ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فاس ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکہ میں ورید بن الصختمی سے مدھیہ ہوئی۔ ورید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان حضور نے مجھے بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں نیزا کر لیا، ہی جستم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا، میں ان کے پاس پہنچی اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ کیس نے پھینکا ہے؟ انھوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ ہے میرا قاتل جس نے مجھے نشانہ بنایا تھا، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا میں نے اس کا پیچھا کیا اور دیکھتا جاتا تھا، مجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا، انھوں نے فرمایا کہ گھٹنے میں سے تیر نکال لو میں نے نکال لیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انھوں نے فرمایا، بھتیجی!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں داپس ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چار پائی پر نشتر لٹا رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھیہ اور سپہو پر پڑ گئے تھے میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انھوں نے استغفار کے لیے عرض کیا ہے، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضوء کی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبیدہ ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپ کی بغل کی سفیدی دیکھی جب آپ دعا کر رہے تھے اذیکھی مجھ کو حضور تے دعا کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی، اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت طلب فرما دیجیے۔ اس حضور نے دعا کی اے اللہ! عبداللہ بن قیس کی بہن کو معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت فرما اور وہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

۵۲۴۔ غزوہ طائف، شوال سنہ ہجری میں

موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۱۴۵ھ۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انھوں نے سرفیان سے سنا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیر سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمھیں عنایت فرمائی تو غیلان کی بیٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار ہل دکھائی دیتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص اب تمھارے گھوڑوں میں نہ آیا کرے۔ ابن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابن حریج نے فرمایا، اس مخنث کا نام ہمیت تھا۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اسی طرح۔

وَقَدْ لَئِهَ اسْتَغْفِرُنِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَلَكَ سَبِيْرًا ثَمَمَاتٍ فَدَجَعْتُ فَنَدَخْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَبِيْرٍ مَزْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاسٌ فَذَا أَثَرُ رِمَالِ السَّبِيْرِ ظَهَرَ وَحَبْنَبِيْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ عَجَبْنَا وَخَبَرْنَا أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ تَدُلُّهُ اسْتَغْفِرُنِي فَذَا عَابَايَ فَتَوَمَّنَا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِي أَبِي عَامِرٍ وَسَأَيْتُ بَيَاضَ ابْطِيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ فَاسْتَغْفِرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَادْخُلْهُ بَيْتَ الْمُقَيَّمَةِ مَدْخَلَهُ كَيْفَمَا قَالَ أَبُو بَرْزَةَ أَحَدَاهَا يَدِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى

يَدِيْ مُوسَى :

باب ۵۲۴ غزوہ طائف فی شوال سنۃ ثمان

قالہ موسی بن عقبہ

۱۴۵ھ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سَعِيْدَانِ حَدَّثَا هِشَامَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ذَيْلِبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ مُحَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَسَأَيْتُ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ طَائِفَ عَدَا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ عِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَخَنْدِ بِرِمَالَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَدَّ خَلْقٌ هَلَوُكُمُ عَلَيْنَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ تَخْنَثْ هَيْتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ هَذَا

اور یہ اصراف کیا ہے کہ آل حضور اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔  
 ۱۲۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابوالعباس شاعر اعلیٰ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہر جائیں گے۔ صحابہ کے یہ یہ مرد بڑا شاق تھا۔ انھوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں! (راوی نے) ایک مرتبہ ازہب کے بجائے، نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر آل حضور نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ صحابہ صبح سویرے ہی آگئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اب پھر آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے بہت پسند کیا۔ آل حضور اس پر منہس پڑے۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آل حضور مسکرا دیے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، اس پر زہری۔

۱۲۵۸۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا، انھوں نے ابوالعثمان سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا جنھوں نے طائف کے قلعہ پر چند مسلمانوں کے ساتھ چڑھے تھے اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم نے حضور اکرم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا تو جنت اس پر حرام ہے۔ اور ہشام نے بیان کیا اور انھیں عمر نے خبر دی، انھیں عامر نے، انھیں ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان نے (راوی کو شبہ تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عامر نے بیان کیا کہ میں نے (ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان نے) خبر دی، انھیں عامر نے، انھیں ابوالاعلیٰ یا ابوالعثمان نے (راوی کو شبہ تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لہذا ان میں سے ایک دو اصحاب (سعد و ابوبکر) رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے کہ یقین کے لیے انھیں کی شخصیتیں کافی ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ یقیناً، ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں سب

وَمَا أَذْهَبَ مَا مَرَّ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ  
 ۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنْتَلِ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَقَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا مَذْهَبٌ وَلَا تَفْتَحْهُ وَقَالَ مَرَّةً تَقْفُلُ فَقَالَ عِنْدُ ذَا عَالِي الْقَبَالِ فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَعْبَهُمْ فَضَجَّكَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرُ كَلَهُ

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ سَوْرَ حِصْنِ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ إِذْ عَمِيَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ يَكْتُمُ فَالْحِجَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ هَذَا مَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبِي عُثْمَانَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَتْ لَقَدْ شَعَعْنَا عِنْدَكَ رَجُلَيْنِ حَسْبُكَ بِهِمَا كُلُّ أَحَدٍ آ مَا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآ مَا الْآخَرُ فَذَرَلْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ

سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو بائیں افراد کو ساتھ لے کر طائف کے قتل پر چڑھے اور اس طرح اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ  
وَ عِشْرِينَ رَهْطَ  
الطَّائِفِ:

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا وَحَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْرَانَةِ مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَنْجُرُنِي مَا وَعَدَ نَبِيُّ  
فَقَالَ لَهُ أَتَشِيرُ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَى مِنَ الشَّيْرِ  
فَأَتَبَلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي مُوسَى وَبِلَالَ كَهْفَيْنِ الْغَضِيَّانِ  
فَقَالَ زِدْ الْبُشْرَى فَأَتَبَلَ أَتَمًّا قَالَ فَبَلْنَا  
شَعْرًا دَعَا بِقِدْحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ بِهِ يَدَيْهِ  
وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمِجَّةً فِيهِ شَعْرًا قَالَ  
اشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِعَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَ  
خُورِيكُمَا وَاشْبِرَا مَا خَذَا الْقُفُوعُ  
فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ

وَأَمَّا السَّيْرَانِ أَفْضِلَا  
لَكُمْ مَا أَفْضَلَا لَهَا  
مِنْهُ طَائِفَةٌ:

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرْدِجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ  
أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْلَى  
كَانَ يَقُولُ لَيْسَتْ بِي إِسْرَافِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مُنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَ فَنَبِيَّا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ  
ثَوْبٌ قَدْ أُظْلِمَ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ  
أَنْصَارِهِ إِذْ حَامَاكَ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ حَبَّةٌ مُتَصِمَةٌ  
بِطَبِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ

۱۲۵۹۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے ان سے ابورودہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے اتر رہے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں آل حضور کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے! آل حضور نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے! پھر آل حضور نے چہرہ مبارک ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے، آپ نے فرمایا، اس نے بشارت والیں کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کرو ورنہ دونوں حضرات نے عرض کی کہ ہم نے قبول کر لیا پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور ابوموسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہر ایک کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے نیچے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی مال کے لیے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لیے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۲۶۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی، انھیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھ سکتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے لیے ایک کمرے سے ساکرو دیا گیا تھا اور اس میں چند صحابہ بھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آئے وہ ایک جوتہ پہنے ہوئے تھے، خوشبو میں لبا ہوا انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو اپنے جوتہ میں خوشبو لگانے کے بعد عرکہ الحرام باندھے؟ فوراً ہی عمر رضی اللہ عنہ نے

اَحَدُكُمْ بِعَمْرٍو فِي حَبْشَةٍ بَعْدَ مَا نَضَمْتُمْ بِالطَّيِّبِ فَاَشَارَ  
عُمَرُ اِلَى بَيْتِي بِبَيْدَةٍ اَنْ تَقَالَ نَجَاءٌ بَيْتِي فَاَذْهَبَ  
رَأْسَهُ فَاَذَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ  
الْوَحْدَ يَحْطُّ كُنَالِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ اَيُّنَ الَّذِي  
يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمَرَةِ اِنَّمَا فَاَتَمَسَّ الرَّجُلُ فَاَنِي فِيهَا فَقَالَ اَمَّا  
الطَّيِّبُ الَّذِي بَيْتُكَ فَاَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجَبَّةُ فَاَنْزِلْ  
فَهَذَا مِنْكُمْ فِي عُمَرَ تِلْكَ كَمَا نَضَمْتُمْ فِي حَبْشَةٍ ۝

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
حَدَّثَنَا عَنْ رُوَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ  
عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا آتَاَ اللهُ عَلَى  
رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُبَيْنَ قَتَلَ  
النَّاسُ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبَهُمْ وَلَمْ يَحْطِ الْأَنْصَارُ بِشَيْئٍ  
فَكَرَهُهُمْ وَهَدَوْا اِذْ لَمْ يَفِيهِمْ مَا آمَاةَ النَّاسِ  
فَنَظَرَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لِمَ أَحَدُكُمْ  
صَدَّقَ لَكُمْ هَذَا اَكْرَهُ اللهُ فِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّجِينَ  
فَاتَّفَقُوا اللهُ فِي دَعَاةٍ فَاَعْنَاكُمْ اللهُ فِي كُلِّمَا  
قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ  
اَنْ تُحِبُّوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كُلُّكُمْ قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا قَالَ  
لَوْ شِئْتُمْ لَقَدْ لَحِقْتُمْ بِحَبْشَتِنَا كَذًا وَكَذًا اَلَا  
تَذُنُّونَ اَنْ تَبْذُحَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ  
وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِلَى رِحَالِكُمْ تَذُنُّونَ اَلَا تَهْجُرُونَ  
لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَ  
تَذُنُّونَ النَّاسَ وَادِيًا وَشُعْبًا  
لَسَلَكْتُ وَادِي الْأَنْصَارِ

وَشُعْبًا اَلَا أَنْصَارُ شُعَاوُ

وَالنَّاسُ دَنَاءُ

اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

یعنی رضی اللہ عنہ کو آنے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعنی رضی اللہ عنہ حاضر ہو گئے  
اور آپ سر اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے اُتر کر کیا۔ آنحضرتؐ کا چہرہ  
مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ اور زرد زرد سے سانس چل رہا تھا۔ (تعلیل دینی کی وجہ سے)  
تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی، پھر ختم ہو گئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ ابھی  
عمرہ کے متعلق جس نے مجھ سے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ انھیں تلاش کر کے لایا  
گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو خوشنہم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لو اور تحریر لکھ  
دو، اور پھر عمرہ میں یہی اعمال کرو و طواف سعی حجاج میں کرتے ہو۔

۱۴۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو بن عبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے، ان سے  
عبداللہ بن زید بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ  
نے اپنے رسولؐ کو جو غنیمت دی تھی، آپؐ نے اس کی تقسیم مولفہ۔ القلوب (کنز و ایمان)  
کے لوگ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے، اس میں کر دی اور انصار کو اس میں سے  
کچھ نہیں دیا۔ غالباً اس کا انھیں ملال ہوا کہ وہ مال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دوسرے کو دیا انھیں نہیں دیا۔ آنحضرتؐ نے اس کے بعد انھیں خطاب کیا اور فرمایا  
اے معشر انصار! کیا میں نے تمہیں گراہ نہیں پایا تھا، پھر تمہاری اللہ تعالیٰ نے  
میرے ذریعہ ہدایت کی، اور تم میں باہم دشمنی اور نا انافی تھی تو اللہ تعالیٰ نے  
میرے ذریعہ تم میں باہم محبت و الفت پیدا کی اور تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے  
میرے ذریعہ تمہیں غنی اور بے نیاز کیا۔ آنحضرتؐ کے ایک ایک جملہ پر انصار  
کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہم سب سب سے زیادہ احسان مند  
ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کوئی  
چیز مانع رہی، بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے ہر ارشاد پر انصار عرض کرتے جاتے کہ اللہ  
اور رسولؐ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے تھے کہ آپؐ اُسے تو لوگ  
آپؐ کو تھک رہے تھے۔ لیکن ہم نے آپؐ کی تصدیق کی وغیرہ کیا تم اس پر راضی ہو  
خوش نہیں ہو کہ جب لوگ اذیت اور بکریاں لے کر جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی  
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت  
مذہبوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد بن جاتا، لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں جیسے میں  
تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار ہم اس پہلے کی طرح ہیں جو بہتہ رحم  
سے نیکار بنائے اور دوسرے لوگ آپؐ کے کپڑے کی طرح ہیں، تم لوگ انصار لڑکھو

نَبِيٍّ اُتِيَ فَاصْبِرْ وَاحْتِمْ تَلْقَوْنِي

عَلَى الْحَوْضِ

۱۴۶۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَيْثَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ

النَّبَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ فَأَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا فَاءَ مِنْ سَوَالِ هَؤُلَاءِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالَهُ النَّبَاةَ مِنَ الْجِبَلِ

فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي

قَرْنِيًا وَيَتْرُكُنَا وَسُئِلُوا تَقْطُرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ

قَالَ أَسَدٌ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...

بِمَقَالَتِهِمْ نَارِئًا إِلَى النَّبَا رَجَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ

أُدْمٍ وَلَمْ يَدْعُ مِنْهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَسِبُ يَتُ

تَلْعَجُنِي عَنْكُمْ فَقَالَ قُفَّهَاءُ أَلَا نَفَارُ أَمَا رَأَيْتُمْ دَسَاءُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَلِمَةً يَفْتَرُونَ شَيْئًا وَءَا مَا نَاسٌ مِنْ

حَدِيثِهِ أَتَسْمَانُهُمْ فَقَالُوا يُغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قَرْنِيًا وَيَتْرُكُنَا وَ

سُئِلُوا تَقْطُرُ مِنْ وَمَا تَهْجُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِي أُمْلِي رِجَالًا حَدِيثِي عَقْدَ بَيْكُفٍ

أَنَا كَفُهُمْ أَمَا تَرَوْنَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِأَلَا مَوَالٍ

وَكُنَّا هُمُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رِجَالِكُمْ فَوَاللَّهِ لَمَا تَقْلِبُونَ بِهِ فَوَيْدًا مِنْ يَنْقَلِبُونَ

بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرْهُمْ نَبَا فَقَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدُوتَ أُتْرَا شَبَابَةً

فَاصْبِرْ وَاحْتِمْ تَلْقَوْنِي فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَسَدٌ

فَلَعَنَ يَصْبِرُوا -

۱۴۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لگے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تم اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آلو۔

۱۴۶۲- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ جب فقیہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو وجود دیا تھا وہ دیا تو انصار کے چند افراد کو رنج و ملال ہوا کیونکہ ان حضرات

صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افراد (مؤلفۃ القلوب) کو سوسوداٹ، دے دیئے تھے۔

کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، قریش تو آپ حمایت فرما رہے ہیں اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی یہ بات

حضروا کر مصلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقل ہوئی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور چرے کے ایک خیمے میں انھیں جمع کیا، ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ نے نہیں

بلا دیا تھا۔ جب سب حضرات جمع ہو گئے تو ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا، تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار کے جو سمجھ دار

افراد تھے انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے، البتہ ہمارے کچھ افراد جو ابھی نوعر ہیں

انھوں نے کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے قریش کو آپ دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے

ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، میں ایسے لوگوں کو تیار ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح میں ان کی

تالیف قلب کرتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو آل و دولت ساتھ لے جائیں اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ، خدا کا وہ ہے کہ جو چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں انصار

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، اس کے بعد ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اسی وقت

صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آلو، میں حوض پر

ملوں گا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن انصار نے صبر نہیں کیا ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد۔

۱۴۶۳- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شاذ بنے حدیث بیان

جلد دوم

کی، ان سے ابوالقیح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں جنین کی انجمن کی تفسیر کر دی۔ انصار رضی اللہ عنہم اس سے اور رنجیدہ ہوئے۔ آنحضور نے فرمایا کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم اپنے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ انصار نے عرض کی کہ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، آنحضور نے فرمایا کہ دوسرے کسی داوی یا گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی داوی اور گھاٹی میں پھیل گا۔

۱۴۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے انھیں بشام بن زید بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ جہنم میں جبہ قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار فوج تھی (صحابہ کی اور) قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنھیں فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے ہٹ کر، انھوں نے کہا، اے معشر انصار! انھوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے، ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں، پھر آنحضور اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر مشرکین کو شکست ہو گئی، جن لوگوں کو آنحضور نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ اور وہاں جن لوگوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے اپنے مال کا اظہار کیا تو آنحضور نے انھیں بلایا اور ایک خمیر میں جمع کیا، پھر فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ، انھوں نے فرمایا، اگر لوگ کسی داوی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو ہمیں انصار کی گھاٹی میں چلنا پسند کر دیں گا۔

۱۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفار و مصائب کا دور ابھی ختم ہوا ہے میرا مقصد صرف ان کی دلوں کو اور تالیفِ قلب تھا، کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر اپنے ساتھ جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

آپ التبیان عن انس بن مالك قال لما كان يوم فتح مكة  
 قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم  
 بين قريش فخصيت الانصار قال النبي صلى الله  
 عليه وسلم اما تريدون ان يذهب الناس بالدينار  
 تذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى  
 قال كذبتك الناس واديا او شعبا فسكتك وادى  
 الانصار او شعبهم

۱۴۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا اذهر  
 عن ابن عون ان بشام بن زيد بن انس  
 عن انس رضي الله عنه قال لما كان يوم حنين  
 الشقي هوازن و مع النبي صلى الله عليه وسلم  
 عشرة الارب و الظلفاء فاذ بدوا قال يا معشر  
 الانصار قالوا لبيك يا رسول الله وسعد بك  
 لبيك عن بئير يديك ف نزل النبي صلى  
 الله عليه وسلم فقال انا عبد الله ورسوله  
 فاهزم المشركون فاعطى الظلفاء و  
 المهاجرين و لم يعط الانصار شيئا فقالوا  
 فذعناهم فاذ خافهم في قبة فقال اما  
 تريدون ان يذهب الناس بالدينار و  
 تذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال  
 النبي صلى الله عليه وسلم كذبتك الناس  
 واديا و سكتك الانصار شعبا فخرت  
 شعب الانصار

۱۴۶۵۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر  
 حدثنا شعبه قال سمعت قتادة عن انس بن  
 مالك رضي الله عنه قال جمع النبي صلى الله  
 عليه وسلم ناسا من الانصار فقال ان قد نيت  
 حديثك عن مجاهليتي و مصيبيتي و افي اسدت  
 ان اجبرهم و انا لافهم اما تريدون ان يذهب

گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے کہ میں نہیں (ہم اس پر راضی ہیں) اُن حضوروں نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا،

۱۲۶۶- ہم سے قتیبر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنین کے آل غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے جو منافق تھا، کہا کہ میں تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی تھی اور انھوں نے صبر کیا تھا۔

۱۲۶۷- ہم سے قتیبر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ جنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کے ساتھ ترجمہ کیا، چنانچہ اقرع بن حابس کو جو بنو خزاعہ کے غلوؤں میں سے تھے، ان کو اوث دے دیے۔ عبید بن حصن فراری کو بھی اتنے ہی دے دیے اور اسی طرح دوسرے شراف عرب کو دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ہے (ان سے) مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دوں گا۔ (جب آل حضورؐ نے یہ کہہ سنا تو) فرمایا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انھیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی، لیکن انھوں نے صبر کیا۔

۱۲۶۸- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن السن بن مالک نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قتیبر ہوازن اور غطفان اپنے مویشی اور مال بچوں کو ساتھ لے کر جنگ کے لیے نکلے اس وقت آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لشکر تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھیں آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے بعد معاف کر دیا تھا۔ پھر سب نے پیچھے پھرتی اور حضورؐ اگر تم تیار نہ ہو گئے، اس دن آل حضورؐ نے دو مرتبہ لپکارا، دونوں لپکار ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں، آپؐ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر لپکارا، اے معشر انصار!

النَّاسُ بِاللَّهِ ثَمَّاءَ تَرْجِعُونَ يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوَاطِنِهِمْ، قَالُوا بَلَى مَا لَكَ لَنَا وَأَدْيَا وَسَكَتَ الْأَنْصَارُ شَيْخًا تَسَلَّكَ وَأَدْيَا الْأَنْصَارُ أَوْ شَيْخًا الْأَنْصَارِ:

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا حَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسُمُّ حُنَيْنٍ قَالَ رَحِبٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَحِبَّهُ اللَّهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَغِيضَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ:

۱۲۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثْفُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْحُتَيْنِ أَشْرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَنْصَارَ مَاشَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَمِيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَحِبٌ مَّا أُرِيدُ هَلْ هِيَ الْفَيْسِمَةُ وَحِبُّهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ لَا خُبْرَنَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ:

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْوَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي بَالِغٍ عَنْ أَبِي بَالِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْحُتَيْنِ أَفْزَلْتُ هَوَازِنَ وَغُطَفَانَ وَعَلِيْرَهُمْ بِنَعْمِهِمْ وَذَرَارِيْعِهِمْ وَهَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَلْفٍ وَفِي الْفَلَاحِ فَاذْكَرُوا عَمَلَهُ حَتَّى بَقِيَ وَحَدَا فَنَادَى نِيْمِيْدُ نِيْدًا يَنْ لَحْمٍ يَحْلُطُ بَيْنَهُمَا النَّفْتُ



انھوں نے جواب دیا، ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی، اے معشر انصار! انھوں نے دوسرے بھی جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، انھوں نے اس وقت ایک سفید چتر پر سوار تھے پھر آپ ان کے اور فرمایا، میں اللہ کا بندہ اور

اس کا رسول ہوں، انجام کار بشر کہیں کو شکست ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ اُن حضوٰر نے اسے مہاجرین میں اور ان قریشیوں میں تقسیم فتح مکہ کے موقوفہ پر آپ نے معاف کر دیا تھا تقسیم کر دیا انصار کو اس میں سے کچھ نہیں عطا فرمایا۔ انصار کے بعض زوہران قسم کے افراد نے کہا کہ جب سخت وقت آتا ہے تو ہمیں بلا یا جاتا ہے اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت پہنچی تو آپ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا، اے معشر انصار! کیا وہ بات صحیح ہے جو تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر انھوں نے فرمایا، اے معشر انصار! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ؟ انصار نے عرض کی، ہم اسی پر راضی اور خوش ہیں۔ اس کے بعد اُن حضوٰر نے فرمایا کہ اگر لوگ کسی داوی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں چلنا پسند کر دوں گا۔ اس پر ہشام نے پوچھا، اے ابو ہریرہ! کیا آپ دال موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں اُن حضوٰر سے جدا ہی کب ہوتا تھا۔

۵۲۵۔ نجد کی طرف ہم کی روانگی

۱۴۶۹۔ ہم سے ابوالخنفان نے حدیث بیان کی، ان سے عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابودب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک ہم راہ کی۔ یہی بھی اس میں شریک تھا۔ اس میں ہمارا حصہ مال غنیمت میں، بارہ بارہ اونٹ کاٹرا اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ اس طرح ہم تیرہ اونٹ ساتھ لے کر واپس ہوئے۔

۵۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

بنی حذیمہ کی طرف بھیجا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی۔ اور مجھ سے نعیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی حذیمہ کی طرف بھیجا خالد

عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كَلَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَبَشُرُ عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ انْتَفَتَ عَنْ بَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا الْبَيْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَشُرُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ عَلَى بَعْضَةِ بَنِيصَاءَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَنْهَرَمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ كَوْمَ مَيْمَنٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَفَتَسَمُّ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْطَّلَفَاءِ وَكَمْ يُعْطَى الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالَ لَا أَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ سُدَّةً بَيْنَكَ وَمَنْحَنٌ نَدْعَى وَيُعْطَى الْعَبِيدُ غَنِيمًا فَلَمَّا ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبَةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ مَلَعْنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْمَضُونَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ وَتَذْهَبُونَ يَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشُرُونَ دُنْهُ إِلَى مَبُوتٍ كُهُ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَتَسَلَّتِ الْأَنْصَارُ رُشْعًا لَأَخَذَتْ شُعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامُ يَا أَبَا حَمْرَةَ كَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَلِكَ قَالَ وَابْنُ أَحْنَبٍ عَنْهُ :

باب ۵۲۵ السَّرِيَّةُ النَّبَوِيَّةُ قَبْلَ خَيْبَرِ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْتَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَبْلَ خَيْبَرٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَلَمَّا كُنْتُ سَمِعًا مَنَا شَيْءٌ عَشْرَ بَعِيرَاتٍ وَفَلَمَّا بَعِيرَاتٍ بَعِيرَاتٍ فَجَعَلْنَا بَيْنَهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرَاتٍ :

باب ۵۲۶ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

بَنِي الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي حَذِيمَةَ

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

إِلَى بَيْتِ حَذِيثَةَ فَذَكَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يَجْسِدُوا  
أَنْ يَقْرَأُوا أَسْلَمْنَا فَعَلُوا بِقَوْلِ صَنَاءَ نَاهِبًا نَاجِلًا  
خَالِدًا يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِثْلًا  
أَسِيرًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ صَرْخَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ  
رَجُلٍ مِثْلًا أَسِيرًا قُلْتُ وَاللَّهِ لَأَقْتُلَنَّ أَسِيرًا  
وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِثْلًا مِثْلًا فِي أَسِيرَةٍ حَقَرٍ  
فَدَفَعْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَاهُمْ  
فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلًا  
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ  
خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

باب ۵۲ سَوِيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَّةٍ أَتَتْهُ  
وَعَلْفَمَةُ بِنْتُ مُجَرِّدٍ الْمَذَلِجِيَّةِ وَيُقَالُ  
إِنَّمَا سَوِيَّةُ الْإِنْفَارِ

۱۴۷۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْمَدُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرِّيَّةً  
فَأَسْتَمَعُوا رَجُلًا مِنَ الْإِنْفَارِ دَامَرَهُمْ أَنْ  
يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ  
قَالَ فَاَجْمَعُوا إِلَيَّ حَطَبًا فَاجْمَعُوا فَقَالَ أَوْ قَدْ ذَا  
نَارًا فَاذْ ذَهَانًا قَالَ أَوْ خُلُوهَا فَهَمُّوا  
جَمَعَ بَعْضُهُمْ يَسِيكَ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَزْنَا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا  
ذَلُّوا حَتَّى حَمَلَتِ النَّارُ فُسُكَنَ عَضْبُهُ فَسَبَّحَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَوُذِّخُولُهَا  
مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى تَوْبِهِمْ أَيْتِيَا مِمَّا الطَّاعَةُ  
فِي الْمَعْرُوفِ

باب ۵۲ بَعَثَ أَبِي مُؤَسَّي وَمَعَادٍ إِلَى الْيَمَنِ

بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی لیکن انھیں "اسلمن" اور اسلام  
لائے کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ "صباٹا، صباٹا،" (مہم بے دین ہو گئے)  
یعنی اپنے آبائی دین سے کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور  
قتل کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں جو اس مہم میں شریک تھے، اسے ہر شخص کو  
اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انھوں نے ہم سب کو حکم دیا  
کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں  
کر دوں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب  
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت  
حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے  
برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ دہرایا۔

۵۲۷ عبداللہ بن حذافہ سمعی اور علفمہ بن مجزہ مدنی رضی اللہ عنہما  
کی مہم پر روانگی سے سیرۃ الانصار دامنصار کی مہم، کہا  
جاتا تھا۔

۱۴۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابی رہا کہ  
بنایا اور ہم کے شر کا حکم دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ پھر امیر کسی  
بات پر غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ ہاں، انھوں نے کہا، تم  
سب کڑیاں جمع کرو، انھوں نے کڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں آگ لگاؤ  
انھوں نے آگ لگا دی۔ اب انھوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، مہم میں  
شریک صحابہ رحمہم کو دیکھا جیسا کہ چاہتے تھے کہ انھیں اس سے بعض نے بعض کو دھوکہ  
کودنا چاہتے تھے، روکا اور کہا کہ تم تو اس آگ ہی کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی پناہ میں آئے ہو، ان باتوں میں وقت نہ گزر گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے  
بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنی  
تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر قیامت تک اس میں سے نہ  
نکلے، اطاعت و فرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کے لیے ہے۔

۵۲۸۔ حجة الوداع سے پہلے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو مین بھیجا

۱۲۷۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جریز نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو مین (محل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صحابہ میں بھیجا۔ بیان کیا کہ مین کے دو صوبے تھے پھر اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، ان کے لیے آسائیاں پیدا کرنا، دشواریاں نہ پیدا کرنا، انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، برائی نہ کرنے کی باتیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود و عمل کی طرف رواں دوا ہو گئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی آرائشی کی دیکھ بھال کے لیے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدود عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید عہد ملاقات کے لیے آتے اور سلام کرتے۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی آرائشی میں اپنے صاحب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور حسب معمول اپنے پھر پران سے ملاقات کے لیے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی شکل گمنامی ہوئی ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اے عبد اللہ بن قیس! یہ کیا اجرا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لیے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اترا بیٹھے، لیکن انھوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تب آپ اپنی سواری سے اترے اور پوچھا، عبد اللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن کا پڑھتا ہوں۔ پھر انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدس رکھا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيزٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ثَلَاثَ وَبَعَثَ كُلًّا وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى خِلَافٍ قَالَ وَلِیَمْنٍ خِلَافٍ فَإِنْ ثَمَّ قَالَ یَسِّرًا وَلَا تَعْسِرًا وَبَشِيرًا وَلَا تَنْفِرًا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِمْ كَانَ قَرِيبًا مِّنْ مَّحَابِبِهِمُ أَحَدٌ حَدَّثَنَا بِمِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَنَسَرَ مَعَاذٌ فِي أَرْضِهِمْ قَرِيبًا مِّنْ مَّحَابِبِهِ أَفِي مُوسَى خِجَاءً یَسِيرٌ عَلَى بَعْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَهَذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِندَهُ مَتَدَّ جُمِعَتْ سِدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لِمَا مَعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ تَلَسَّسَ أَجَبًا هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أُنْزِلُ حَتَّى یُقْتَلَ. قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِيَذِلَّ فَإِنِ نَزَلَ قَالَ مَا أَنْزَلُ حَتَّى یُقْتَلَ فَأَمَرَهُمْ فُقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَقْرَأُهُ تَفْوُتًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مَعَاذُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ السَّيْلِ فَأَتَمُّهُمْ وَقَدْ قَضَيْتُ حُبِّي مِنَ الشَّوْمِ فَأَقْرَأُ

مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي

فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا

أَحْسِبُ

نَوْمِي ۝

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ  
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الرَّضِيِّ عَنْ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ فَنَالَهُ عَنْ أَشْرَبِ  
نَضْمٍ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبَيْتُ  
وَالْمِزْنُ فَقُلْتُ يَا بُرْدَةَ مَا الْبَيْتُ؟  
كَانَ بَيْتُ الْعُصْلِ وَالْمِزْنُ حَبِيبُ  
الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ حَرَامٌ۔ رَوَاهُ  
حَبْرِيٌّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ۝

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَبْشًا أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَيْسَ  
وَلَا تَبْسِرًا وَبَشِيرًا وَلَا تُفْعِرًا وَلَا تُفْعَلًا فَقَالَ أَبُو  
مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِرْزِ  
وَشَرَابٌ مِنَ الْعُصْلِ الْبَيْتُ فَقَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ  
حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِي فِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَكَائِمًا وَقَاعِيًا وَعَلَى رَأْسِي  
وَأَنْفُوقَهُ تَقُوقًا قَالَ أَنَا قَائِمٌ وَأَقُومُ  
فَأَحْسِبُ نَوْمِي كَمَا أَحْسِبُ قَوْمِي وَضَرَبَ  
فُسْطَاطًا فَجَعَلَ يَنْزِلُ وَإِنْ نَزَلَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى  
فَإِذَا رَجَلَ مُؤْتَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ  
أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ  
لَا ضَرِبَ عَنْقَهُ تَابَعَهُ ...  
الْعَقْدِيُّ وَ هَبَّ عَنْ  
شُعْبَةَ وَقَالَ وَكَيْفُ  
وَالنَّصْرُ وَابْنُ دَاوُدَ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۴۷۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی،  
ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے ان سے ان کے  
والد سے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
انھیں یمن بھیجا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات  
کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، ان حضور نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ”الْبَيْتُ“ اور ”الْمِزْنُ“ (سعید بن ابی بردہ نے بیان  
کیا کہ میں نے ابو بردہ (پنپے والد) سے پوچھا، البیت کیا چیز ہے؟ انھوں نے  
بتایا کہ خمر سے تیار کی ہوئی شراب۔ اور المیزن، جو سے تیار کی ہوئی شراب، اس  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔ اس کی  
روایت جریر اور عبد الواحد نے شیبانی کے واسطے سے کی اور انھوں نے ابو بردہ  
کے واسطے سے۔

۱۴۷۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان کے دادا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا  
عامل بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا، دشواریوں میں نہ ڈالنا، لوگوں کو خوش  
اور راضی رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور طول دہنا، اور نہ دونوں آپس میں  
مراافت رکھنا۔ اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہم اے  
ملک میں جو سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام ”المرز“ ہے۔ اور شہر سے ایک  
شراب تیار ہوتی ہے جو ”الْبَيْتُ“ کہلاتی ہے۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ ہر نشہ آور (مخمر) حرام ہے۔ پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ  
نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے بتایا  
کہ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی اور اپنی سواری پر بھی۔ اور میں حقوڑے حقوڑے  
دھنکے کے ساتھ چھٹا ہوں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میرا معمول یہ ہے  
کہ (ابتداءً) شب میں، میں سو جاتا ہوں اور پھر بیدار ہو جاتا ہوں، اسی طرح میں اپنی نیند  
پر بھی خواب کے لیے متوقف ہوں جس طرح میدان پر (عبادت کرنے پر) خواب کی  
مجھے توقع ہے۔ اور انھوں نے ایک خیر نصیب کر دیا، اور ایک دوسرے سے  
لاقات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے  
لیے آئے، دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ ابو موسیٰ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک یہودی ہے، پہلے خود اسلام لایا اور اب پھر مرتد ہو گیا۔

معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے قتل کیے بغیر رہوں گا۔ اس روایت کی علت عقوی اور دینی شہید کے واسطے سے کی ان سے حدیث نے ان سے ان کے والدین ان کے دادا کے واسطے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اس کی روایت تیر بن عبد الحمید نے شیبانی کے واسطے سے کی انھوں نے ابو بردہ کے واسطے سے۔

۱۴۷۵۔ مجھ سے عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عازن نے، ان سے قیس بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے طارق بن شہاب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے وطن زمین میں بھیجا پھر میں آیا حضور اکرم (مکہ کی) داؤدی ابطح میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا، عبد اللہ بن قیس، تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے میں نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کھات احرام کس طرح کئے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ لوگوں کھات ادا کئے ہیں اسے اللہ میں حاضر ہوں، اور جس طرح اُن حضورؐ نے احرام باندھا ہے میں نے اسی طرح باندھا ہے۔ دریافت فرمایا تم اپنے ساتھ قرآنی کا جانور بھی لاتے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی جانور تو میں اپنے ساتھ نہیں لایا، فرمایا، پھر تم اپنے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مردہ کی سعی کرو، ان افعال کی ادائیگی کے بعد حلال ہو جانا، میں نے اسی طرح کیا اور بن قیس کی ایک خاتون نے میرے سر میں انگلی کیا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک ہم اسی طرح عمل کرتے رہے۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ ۵. عَنْ الشَّيْبَانِيِّ مَوْلَى ابْنِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ ۶۔

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبَّةٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ بِطَيْمٍ فَقَالَ أَحْبَبْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةً قُلْتُ كَلِمَتِكَ أَهْلًا لَكَ أَهْلًا لَكَ قَالَ فَهَلْ سَفَقَ مَعَكَ هَذَا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْمِعْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطْتُ فِي امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ - وَ مَكُنَّا بِبَيْتِكَ حَتَّى اسْتَخْلَفَ عُمَرُ ۶

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنِي جَابَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْحَانَ عَنْ عِيْنِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفِيٍّ عَنْ أَبِي مُعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَاذِهِمْ جَبَلٍ حِينَ تَجِدُوا إِلَى النَّمِيمِ - إِنَّكُمْ سَنَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَذْعُمُهُمْ إِلَى أَنْ تَشْهَدُوا وَإِنْ لَمْ يَلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَإِنْ هُمَا أَرَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمَا طَعُوا إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَعَلَ عَلَيْهِمْ خُصْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْلَ ذَلِكَ فَإِنْ هُمَا طَعُوا إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ مَدَقَةً تَوْحَدٌ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتَرَدُّ عَلَى فَقَرَاءَتِهِمْ فَإِنْ هُمَا طَعُوا إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ فَأَيَّاكَ وَكَوَلَايَتِهِمْ أَمَّا إِلَيْهِمْ وَأَتَى دَعْوَةَ

۱۴۷۶۔ مجھ سے جابان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں زکریا بن اسحاق نے، انھیں عیینہ بن عبد اللہ صیفی نے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بن (عامل بنا کر) بھیجے وقت انھیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب میں سے ہیں، اسی لیے جب تم ان کے بیان پہنچو تو انھیں اس کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر اس میں دقت داری ماں میں تو پھر انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ بھی فرض کیا ہے، جو ان کے مالدار افراد سے لیا جائے گا اور انھیں کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب یہ بھی ماں جائیں تو پھر صدقہ رسول کرتے وقت ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا اگر اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا

طوعت، طاعت اور اطاعت ایک لغت ہے اسی سے طاعت، طعت اور اطاعت مشتق ہے۔

۱۴۷۷۔ ہم سے سلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے عمرو بن مہیون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ یمن پہنچے اور یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نمازیں آیت واتخذنا اللہ ابراہیم خلیلاً، کی قرات کی تو ان میں سے ایک صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہو لی معاذ نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ان سے حبیب نے، ان سے سعید نے، ان سے عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نمازیں سورہ نساء پڑھی، جب اس آیت پر پہنچے ”واتخذنا اللہ ابراہیم خلیلاً“ تو آیا۔ صاحب نے جو ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے کہا کہ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

۵۲۹۔ حجة الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن

ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۴۷۸۔ محمد سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن اسحاق نے اور انھوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان حضروں نے انھیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اوقیے ملے تھے۔

۱۴۷۹۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسعود بن مخوف نے حدیث بیان کی، ان سے

۱۵۔ یعنی ابھی یمن کے لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نمازیں بات کرنے سے نماز خاسر ہو جاتی ہے۔ اس لیے انھوں نے نماز پڑھتے ہی میں جب ابراہیم علیہ السلام کا وصف قرآن مجید سے سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

الْمُظْلَمُونَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ طَوَعَتْ طَاعَتْ. وَاطَاعَتْ لَعَنَ طِعَتْ وَطَعَتْ وَاطَعَتْ. ۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سَلْمَانَ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَادَّ الْأَمَنَ مَتَى بِهِمُ الصَّبْرَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَحِبٌ مِّنَ الْعَرَمِ لَمَّا قَرَأَتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ رَادُ مَعَاذُ عَنْ مُنْعَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي النَّثِيِّ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْأَمَنِ فَقَرَأَ مَعَاذًا فِي صَلَاةِ الصَّبْرِ سُورَةَ النَّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَأَتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ اِبْرَاهِيمَ

باب ۵۲۹ بَعَثَ عَيْنُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُورِيُّ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ رَعُولُ اللَّهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْأَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا تَبِعَهُ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مَدَّ صَبْرَ خَالِدٍ مِّنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعْقِبَ مَعَهُ فَلْيُعْقِبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ حَبِيبُ عَقَبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رُوْمُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَخْوَفٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
ثَابِتُ الْمَدَنِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهَا إِذَا خَلَّيَا لِيَقْبِضَ الْخُفَّيْنِ وَكَانَتْ  
أُتْبَعُضُ عَيْنٌ وَفَدَا غُشْلُ فَقُلْتُ لِمَا لِي  
أَلَا تَدْرِي إِنِّي هَذَا خَلَّيَا قَدَامَنَا عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ ذَلِكَ كَمَا  
فَقَالَ يَا مَرْثَدَةُ أَتُبْعُضُ عَيْنًا فَقُلْتُ  
نَعَمْ قَالَ لَا تُبْعِضُهُ فَإِنَّ لَهَا  
فِي خَمْسٍ أَكْثَرَ مِنْ  
ذَلِكَ

عبداللہ بن مریدہ نے اور ان سے ان کے والد مریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ علی رضی  
اللہ عنہ کو زمین چھینا تاکہ غنیمت کے خمس رپا بخول حصہ کرانی بخول میں  
لے لیں۔ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بہت بُد تھا اور میں نے انھیں غسل کرتے  
دیکھا تھا۔ میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان صاحب کو نہیں دیکھتے  
(اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) پھر جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ اس حضور نے  
درایت فرمایا، مریدہ کیا تھیں علی کی طرف سے کبیدگی ہے؟ میں نے عرض کی  
کہ جی ہاں۔ فرمایا، اس کی طرف سے کبیدگی نہ کرو، کیونکہ خمس غنیمت کے  
پانچویں حصہ میں اس کا اس سے بھی زیادہ حق ہے۔

۱۲۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان  
کی، ان سے عمارہ بن الفضل ابن شبرمۃ حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن  
ابی نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ  
نے بیان کیا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس بری کے تپوں سے دانت دیئے، ہوتے چڑھے کے ایک تھپے میں  
سوئے کے چند ڈبے بھیجے، ان سے (کان کی ہٹی بھی ابھی صاف نہیں کی  
گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا حارہ افراد میں تقسیم  
کر دیا عبید بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور جو تھے غلقر تھے یا عامر  
بن طفیل۔ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ  
ہم اس مال کے مستحق تھے۔ بیان کیا کہ جب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو  
آپ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اطمینان نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا بنایا  
ہے اور اس کی وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس  
کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، جسراٹھے ہڑتے تھے، پیشانی کی بھی بھری ہوئی تھی،  
گھٹی ڈاڑھی اور سر منڈا ہوا، تہنہ نہ اٹھانے ہوئے تھا، کھڑا ہوا، اور کہنے لگا۔  
یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے، اس حضور نے فرمایا، انھوں کیا میں اس  
روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ  
پھر وہ شخص چلا گیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں کیوں  
اس شخص کی گردن مار دوں؟ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، ممکن ہے،

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْفَضْلِ ابْنِ شَبْرَمَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
الْخَدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
الْيَمَنِ بِيْذِ هَيْبَةٍ فِيْ أَدِيمٍ مَّقْدُورٍ لَمْ يَخْصَلْ  
مِنْ ثَرَاهِمَا قَالَ فَتَسَمَّيَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرَيْنِ  
عُمَيْنَةَ بْنِ مَدِيرٍ وَأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَزَيْدَ الْخَيْلِ  
وَالرَّابِعُ إِمَامًا عَلَقَمَةً وَإِمَامًا مَوْلَى الْوَحْشِيِّ  
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِمْ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ  
هَؤُلَاءِ وَقَالَ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا نَأْمَنُوكَ وَأَنَا أَمِينٌ مِّنْ  
فِي السَّمَاءِ يَا بَنِيَّ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً  
قَالَ قَتَادُ رَجُلٌ غَائِرٌ لَّعِينٌ مِّنْ مَّوْتِ الْوَحْشِيِّ  
نَاشِرُ الْجَبَلَةِ كَثُ الدَّخِيلِ يَخْلُقُ الْوَرَاثِ مُشْتَرِ  
الْبَاءِ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ وَنَبِيَّكَ  
أَوَلَسْتَ أَحَقَّ أَهْلَ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ تُوْ  
وَقَالَ الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لے مجھے یہ خبر ہوئی تھی کہ اللہ عنہ نے ناجائز طریقہ پر جس میں سے ایک باغی لے اور اس سے ہم بستر ہوئے ہیں اسی دجہ سے غسل کیا ہے۔

أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ  
يُصْنَعِي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَهْمٌ مِمَّنْ يَقُولُ  
بَلَسَا بِهِ مَا كَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَمْرُؤٌ مُزَانٌ أَخَفُّ  
قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بَطُونَهُمْ قَالَ  
ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقْبٍ فَقَالَ إِنَّهُ  
يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِي هَذَا أَتَوْمْ يَتَلَوْنَ كِتَابَ  
اللَّهِ رُطْبًا لَا يُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ كَيْدُ قُتُونٍ  
مِنَ السَّيِّئِينَ كَمَا كَيْدُ قُتُونٍ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ  
وَأُظْهِرَهُ قَالَ لَيْتَ آدَمَ كُنْهُمُ لَكَ فَتَلَمَّحُوا  
مَثَلُ ضَمُودٍ

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْفُكَيْيُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ  
جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاؤُ قَالَ جَابِرٌ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقْبِلَهُ عَلَى أَحْرَامِهِ زَادَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مَكْرَمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاؤُ قَالَ  
جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
بِسَعَايَتِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا أَهْلَكَ يَا عَلِيُّ قَالَ يَا أَهْلَ بَيْتِي صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْلًا وَامْلِكْ حَرَامًا كَمَا  
أَنْتَ قَالَ وَأَهْدِي لِي عَلِيًّا هَذَا يَا

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ  
عَنْ حُسَيْنِ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّ ذَكَرَ  
لِي مِنْ عُمَرَ أَنَّ أَسْنَا حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ يَعْصَرَةَ وَحَبَّةٍ فَقَالَ  
أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ  
أَهْلَكُنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ  
لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَ  
كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِي  
فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا

نماز پڑھتا ہوا اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے  
ایسے ہیں جو زبان سے اسلام و ایمان کا کلمہ کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں  
ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں پڑا ہے کہ لوگوں  
کے دل کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم پڑا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کر دوں  
پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ چہرہ دوسری طرف کئے  
ہوئے تھا، ان حضور نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلا گی جو  
کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق  
سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے  
تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور میر خیل ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دود میں پڑا تو ان کا اس طرح استیصال کر دوں گا جیسا  
قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

۱۲۸۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہ  
عطاؤ نے بیان کیا اور ان سے جابر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی  
رضی اللہ عنہ سے مدح و ثناء میں سے مکررات فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر اتاری ہیں  
محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے اس کا ذکر کیا ہے کہ ان سے عطاؤ نے بیان کیا کہ  
جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (بیت) سے آئے تو ان حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، علیؑ! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟  
عرض کی کہ جس طرح احرام آل حضور نے باندھا ہوا، فرمایا پھر قربانی کا جانور بھیج  
وہ دو اس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ بیان کیا کہ علی رضی  
اللہ عنہ نے ایک قربانی کا جانور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

۱۲۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے مشر بن مفضل نے حدیث  
بیان کی، ان سے حمید طویل نے، ان سے بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر  
رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ  
حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر جب ہم مکہ آئے تو آل حضور نے فرمایا کہ جس کے  
ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور عمرہ کے بعد حج کرے)  
اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی (قربانی) کا جانور تھا۔ پھر علی بن ابی طالب  
رضی اللہ عنہ میں سے حج کا احرام باندھ کر آئے ان حضور نے ان سے دریافت فرمایا



کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری اہل (غافر رضی اللہ عنہما) بھی ہیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے یہی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آنحضرتؐ نے باندھا ہو، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو۔ کیونکہ ہمارے ساتھ ہدی ہے۔

۵۳۔ غزوہ ذوالخلفہ۔

۱۲۸۳۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں ایک بنگلہ تھا اور اس کے ست کا نام ذوالخلفہ تھا، اسے کعبہ مایمہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ذوالخلفہ کے وجود کا ذہن سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ چنانچہ میں نے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ کوچ کیا، پھر ہم نے اس بت کدہ کو مسمار کر دیا اور اس میں ہم نے حسین کو پایا قتل کر دیا۔ پھر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے ہمارے اور قبیلہ احس کے لیے دعا کی۔

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلفہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ یہ ربت اقبید ختم کے ایک بنگلہ کا تھا، اسے کعبہ بانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلہ احس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب شہسوار تھے میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہار، پس نے آپؐ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بنگلہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے اگر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور دیران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احس کے سواروں اور سادات

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَهْلَكْتَ ذَاتَ مَعْنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَكْتَ مِمَّا أَهَلَّ حِوَالَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاْمُيْلُ ذَاتَ مَعْنَا هَذَا يَا -

بَابُ ۵ غَزْوَةُ ذِي الْخَلْفَةِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْفَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ فَتَقَرَّرْتُ فِي بَانَةِ وَخُسَيْنٍ رَاكِبًا فَكَسَرْنَا كَاهِدًا قَتَلْنَا مَنْ وَحَدًا نَاعِنْدَ كَا فَاحْتَبَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَرْتُهُ فَمَا عَالَتْ وَلَا حَسَنَ -

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُثْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ثَنِيٌّ قَالَ قَالَ لِيَ جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيدُنِي مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَتْمِ قَبِيلَةِ الْيَمَانِيَّةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خُسَيْنٍ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَدَا حَبْتٍ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبْتُ فِي مَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَ أَصَابِعِهِ فِي مَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ شَتِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا قَهْدِيًّا فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَدَرْتُهَا ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حِثُّكَ حَتَّى تَذَكُّنَا كَأَنَّهُمَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرِجَالٍهَا خُسَنَ

## مَرَاتِبُ :

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ  
 فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرَوُنَّ حَيْثُ مَنَ  
 فِي الْخَلْقَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَإِنْ تَطَلَّعْتُ فِي حَمْسِينَ وَمِائَةٍ  
 فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا  
 أَتَمُتُّ عَلَى الْخَيْلِ فَنَزَلْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ بَيْنَهُ عَلَى صَدْرِي  
 حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَكِيذَ فِي مَهْدِي وَقَالَ اللَّهُمَّ  
 شَيْتَانُ وَاجْهَلْ هَذَا بِمَا هُوَ بِأَيُّهَا وَقَعْتُ  
 عَنْ فَرْسٍ بَعْدُ - قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلْقَةِ نَبِيًّا بِالْبَيْنِ  
 لِحُتْمِهِمْ وَجَبِيلَةٍ فِيهِ نَصَبٌ لِعَبْدٍ يُقَالُ لَهُ  
 الْكُفْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَخَرَّهَا بِالنَّارِ وَكُسْرَاهَا  
 قَالَ وَلَمَّا خَرِبَ جَبْرِ يُوسُفَ كَانَ بِهَا رَحْلٌ  
 لِيَسْتَقِيمَ بِالنَّارِ لَهُمْ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَّرَ عَلَيْكَ  
 فَغَرِّبْ عَنْكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَغْنَبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ  
 عَلَيْهِ جَبْرِ فَقَالَ لَتَكْفُرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنَّ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرِيئَةَ عَنْكَ - قَالَ  
 فَكُسْرَاهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَبْرٌ رَجُلًا  
 مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا رُطَاةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَى  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ  
 نَعَيْتُكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تُرَكِّمَنِي كَمَا كُنْتُ  
 حَبْلٌ أَخْزَبُ - قَالَ فَبَدَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلٍ أَحْمَسَ وَرَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ

## مَرَاتِبُ - :

## باب ۵۳ - غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

وَهِيَ غَزْوَةُ لُحْمٍ وَهَذَا مَا قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ

کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۱۳۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے  
 خبر دی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ  
 عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذوالخلفہ سے  
 مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے: میں نے عرض کی کہ میں حکم کی تعمیل کروں گا، چنانچہ  
 قبیذہ اُس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے  
 سوار تھے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس کے مستحق  
 آلِ حضورؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر  
 مارا جس کا نشان میں نے اپنے سینے پر دیکھا، اور آلِ حضورؐ نے دعا کی،  
 اے اللہ! اسے اچھا سوار بنا دے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پزیر  
 بنا دے۔ بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں کبھی کسی گھوڑے سے نہیں گرایا  
 گیا کہ ذوالخلفہ ایک بتکدہ (کابست) تھا، میں اس میں قبیذہ ختم اور سجیدہ کا۔ اس میں  
 بت تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی، اور اسے کعبہ بھی کہتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر جریر  
 رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اسے آگ لگا دی اور منہدم کر دیا۔ بیان کیا کہ جب جریر  
 رضی اللہ عنہ میں پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا، جو (مشرکین کے طریقے کے مطابق)  
 تیروں سے فال نکال کر لاتا تھا۔ اس سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد  
 یہاں آگئے ہیں، اگر انھوں نے تمھیں پایا تو تمھاری گردن مار دیں گے۔ بیان کیا کہ ابھی  
 وہ تیروں سے فال نکال ہی رہا تھا کہ جریر رضی اللہ عنہ وہ پہنچ گئے۔ آپؐ نے اس  
 سے فرمایا کہ ابھی اسے توڑ کر مٹا لے! اَللّٰهُمَّ پڑھ لو، ورنہ میں تمھاری  
 گردن مار دوں گا۔ بیان کیا کہ اس شخص نے تیر وغیرہ توڑ ڈالے اور کلمہ ایمان کا اقرار  
 کر لیا۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ نے قبیذہ جس کے ایک صحابی، ابورطاط نامی کو  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپؐ کو خوشخبری سنانے کے لیے جب  
 وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم  
 جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں آپؐ کی خدمت میں اس وقت  
 تک نہیں چلا جب تک اس بتکدہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح نہیں کر دیا۔ بیان کیا کہ  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیذہ جس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ  
 برکت کی دعا کی۔

## ۵۳۱ - غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

یہ وہ غزوہ ہے جوقبائل لُحْم وعذابام کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ابن اسحاق نے

یزید کے واسطے سے اور انھوں نے عروہ کے واسطے سے کہ ذات السبکال  
تباہل بلی، عذرہ اور بنی القین کو کہتے ہیں۔

۱۲۸۶۔ ہم سے احاق نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی  
انھیں خالد حذافہ نے، انھیں ابو عثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن  
عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ غزوہ سے واپس آکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ فرمایا  
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے والد میں نے پوچھا۔  
اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس طرح آپ نے کئی اصحاب کے نام لیے اور میں خاموش  
ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے بعد میں نہ آپ کر دیں۔

۵۳۲۔ جریر رضی اللہ عنہ کی من کو روانگی

۱۲۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ عسی نے حدیث بیان کی، ان سے من اور اس  
نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے نفیس نے اور ان سے  
جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زمین سے واپسی میں مدینہ آنے کے لیے میں بحری  
راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت میں کے دو افراد، ذکوان اور ذوعمر سے میری  
 ملاقات ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر  
ذوعمر نے کہا کہ اگر تمھارے صاحب یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی ہیں جن کا  
تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گزر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی  
مدینہ چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی  
دے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور وہ لوگ اب  
بھی خدائرس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب ابو بکر رضی اللہ  
عنہ سے کہنا کہ ہم آئے تھے لیکن ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر  
واپس جا رہے ہیں اور انشاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں میں واپس چلے گئے۔  
پھر میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی باتوں کا اعلان دی تو آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں  
اپنے ساتھ لائے کیوں نہیں؟ بہت دنوں بعد ذوعمر نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ جریر!  
تمھارا مجھ پر احسان ہے اور انھیں میں ایک بات بناؤں گا کہ تم اہل عرب اس وقت  
تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تمھارا طرز عمل یہ ہوگا کہ جب تمھارا کوئی  
امیر وفات پا جائے تو تم راہمی صلاح و مشورہ سے اپنا کوئی درامد منتخب کر لیا

بْنِ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ  
عُرْوَةَ هِيَ بَيْتٌ بِلَيٍّْ وَعَدْنَةُ وَبَنِي النَّفِيعِ  
۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ خَالِدِ الْحَذَافَةِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَلَى  
حَبِيبِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ مَا نَبِيَّهُ فَقُلْتُ أَمَا النَّاسُ  
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ  
قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ  
فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكْتُ حَتَّى أَتَى أَنْ يَجْعَلَ لِي  
فِي الْخَيْرِ هِمَّةً ۝

۵۳۲ بِأَبِي خَالِدٍ جَرِيرٌ إِلَى الْمَنَى

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعُصَيْبِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ  
نَفِيسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقَيْتُ رَجُلَيْنِ  
مِنْ أَهْلِ الْمَنَى إِذَا الْكَلَامِ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ  
أُحَدِّثُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَهُ ذُوعَمْرٍو وَلَكِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُونَ  
أَجْرَ صَاحِبِكُمْ لَقَدْ مَرَّ عَلَيَّ أَحَدُهُمْ مِنْدُ ثَلَاثٍ وَ  
أَقْبَلَهُ مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رَفِيعٌ  
لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ نِسَاءً لَنَا هُمْ فَقَالُوا أَتُبْعُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلِفَ  
أَبُوبَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَ أَخْبِرْ صَاحِبَكِ أَمَا  
فَدَجُنَّا وَلَعَلَّنَا سَنُحَوِّدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا  
إِلَى الْمَنَى. فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا  
حِثَّتْ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُوعَمْرٍو  
يَا جَرِيرُ إِنَّ بَيْتَ عَلِيٍّ كَرَامَةٌ وَإِنِّي  
مُخْبِرُكَ خَبْرًا أَتَاكُمْ مَشْعَرُ الْعَرَبِ لَنْ تَذْأُلُوا  
مَعْنِي مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكْتَ أَمِيرُ تَأْمُرْتُمْ  
فِي الْخَيْرِ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مَلُوكًا

کر دے لیکن جب (مارت کے لیے) تلواریں بات پہنچ جائے گی تو تمہارے امیر بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح غصہ نہ کرے گی اور انہیں کی طرح راضی اور خوش ہو کر رہے گی۔

۵۳۳ - غزوہ سیف البحر

بر دستہ قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں تھا۔ امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۸۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے دسب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو افراد شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا، جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو ہفتے کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا کھجور اسی سے کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم کے قریب پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا بڑا ہو گا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب کھجور بالکل ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو بہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھا رہا دن تک کھاتا رہا بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی سیس کی دو ٹپاں کھڑکی گئیں اور ایک سواری کا وہ سمیت اس کے نیچے سے گزاری گئی وہ سواری نیچے سے گذر گئی اور ٹپوں کو چھڑا تک نہیں۔

۱۲۸۹ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو یاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سوواروں کے ساتھ بھیجا اور بتایا امیر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، تاکہ ہم قریش کے فائدہ تجارت کی گھات میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں اس سفر میں اچھی سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ بیان تک نوبت پہنچی کہ ہم نے بھول کے پتے رخصطہ اٹھا کر وقت گزارا، اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الخبط"۔

يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ  
وَمِنْهُمْ رِضًا  
الْمُلُوكِ:

بَابُ ۵۳۳ عَزَاةُ سَيْفِ الْبَحْرِ  
وَهُمْ يَتْلَقُونَ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَ  
أَمِيرُهُمْ أَبُو عَبِيدَةَ رَضِيَ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ دُهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ السَّاحِلِ وَأَمْرُهُمْ أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجُوا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنَظَرْنَا زَادًا مَرَّ أَبُو عَبِيدَةَ بِأَمْرٍ وَادَّ الْجَيْشُ فَجَمَعُوا فَكَانَ مِرْدَدًا نَسْرُفُكَانَ يَقُولُ تَنَا كَلًا نِيْمَ قَلِيلٌ قَلِيلٌ حَتَّى فَنَظَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ بِصِيْبِنَا إِلَّا ثَمَرَةٌ ثَمَرَةٌ فَقُلْتُ مَا نَحْنُ عَنْكُمْ ثَمَرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَهَدْنَا فَقَدْ هَاجِنُ فَنِيْتُ ثُمَّ انْتَقَيْنَا إِلَى النَّجْرَانِ إِذْ أَحْوَتْ مِثْلُ الطَّرِيقِ فَكُلَّ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عَبِيدَةَ بِصِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِمْ فَصَبَّاهُمَا أَمْرًا بِرَاحِلَةٍ فَرَحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ نَحْنُهَا فَلَمْ نَلْقَ لَهَا:

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ التَّيْمِيُّ حَفِظْنَا مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَرَكِبَ أَمِيرُنَا أَبُو عَبِيدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مِرْدَدًا عِيْرًا قُرَيْشٍ فَأَمَرْنَا بِالسَّاحِلِ فَصَفَّ شَهْرًا فَصَابْنَا حَوْجَ شَبَدِيدٍ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ نَسْبِي ذَلِكَ الْجَيْشُ خَبْطَ الْخَبْطِ فَأَنَعَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ



بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا میرنا کر بھیجا تھا اس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے چند صحابہؓ کے ساتھ قربانی کے دن (مئی میں) یا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشترک در بیت اللہ کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور وہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف نیلے ہو کر کر سکے گا۔

۱۴۹۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اححاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جس کا اکثر حصہ ایک ساتھ نازل ہوا وہ سورۃ برات ہے اور آخری سورۃ جس کا آخری حصہ نازل ہوا وہ سورۃ نساء کی یہ آیت ہے "وَلَا تَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ"۔

### ۵۳۵۔ بنی تمیم کا وفد

۱۴۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یوسف نے، ان سے صفوان بن محرز زانی نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند افراد (کا ایک وفد) بنا کر عیسیٰ بن علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے، کچھ اور دیجئے بھی۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا پھر بنی کے چند افراد پر مشتمل ایک وفد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم قبول کرو، انھوں نے عرض کی، اے رسول اللہ!۔

۵۳۶۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ غزوہ عبیدہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر رضی اللہ عنہ، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کی شاخ بنو العنبر کی طرف بھیجا تھا۔ آپ نے ان پر حمل کیا، ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قیدی کیا۔

۱۴۹۴۔ مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قنقار نے، ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت رکھتا ہوں، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے تین اوصاف کے متعلق میں نے سنا۔

فَلْيَعِزُّ عَنِ الدُّهُبِ عَنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ الْفُجْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ لِيُحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَرَأَى يَكُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَكَايَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْرَجُ سُورَةَ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَدَاؤُهُ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةٍ النَّبِيِّ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

### باب ۵۳۵ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ حَرْبٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى نَقْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْبِلُوا النَّبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَبَشْرُنَا فَأَعْطَيْنَا فَرَدَّ فِي ذَلِكِ فِي وَجْهِهِمْ فَجَاءَ نَقْرًا مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا النَّبَشْرَى إِنْ لَمْ يَمْلِكْهَا حَبْرُؤُ تَمِيمٍ قَالُوا أَفَدَّ فَبَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

### باب ۵۳۶ قَالَ ابْنُ اسْحَاقَ غَزَوْهُ عُبَيْدَةُ

بَنِي حَضْرَةَ بْنِ حَدَّادٍ بَنِي يَدْرِ بْنِ الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارُوا أَهْلَ مَدَنِهِمْ نَارًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَدَا نَالَ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ كَجَدِّ ثَلَاثٍ سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اُن حضورؐ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبوت تمہیں مجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت افراد میں ہوں گے، اور نبوت تمہی کی ایک فیزی خاتون عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور ان کے یہاں سے صدقہ وصول ہو کہ آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک قوم کا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ میری قوم کا صدقہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ لَهَا فِيْمِمْ هُمْ أَشَدُّ  
أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ وَكَأَنَّ فِيْمِمْ سَبِيَّةٌ  
عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقِيَهَا فَإِنَّهَا مِنْ  
وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَحَبَاةٌ مِمَّا قَاتَهُمْ  
فَقَالَ هَذِهِ مِمَّا قَاتَ قَوْمِي  
أَوْ كُنُوْا بِحِي

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
هَيْثَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ  
عَنْ ابْنِ أَبِي هَكِيكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ  
أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدِيمَ رَكْبٍ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ مِّمَّا انْقَعَا عَنَّا بَنُو مَعْبُدٍ زُرَّارَةٌ  
قَالَ عُمَرُ بَلْ أُمِرَ الزُّبَيْرُ بَنُو حَارِيسٍ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ مَا أَمَرْتُ إِلَّا خَلْدًا فِيْهِ قَالَ هُمُ  
مَا أَرَدْتُ خَلْدًا فَكَأَنَّمَا رَأَيْتُهَا انْقَعَتْ أَصَوَاتُهَا  
فَنَزَلَ فِيْ ذَلِكَ لَيْلَهَا السَّيِّئِينَ آمَنُوا الْقَهْرُ  
حَتَّى انْقَضَتْ

باب ۵۳۷ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ  
۱۲۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ  
الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قُلْتُ  
لِإِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنْتُ فِيْ جَرَّةٍ  
يُمْتَدُّ فِيْ بَيْتِيْ فَأَشْرَبُهُ حُلُودًا فِيْ حَبْرٍ  
إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَقَالَتْ الْقَوْمُ فَأَطْلُ  
أَلْحَبُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَتَنْصَحَهُ فَقَالَ تَرَامُ  
وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَكَأَنَّ  
الْمَدَائِحِيْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَ  
بَيْنِكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مَّصْنَدٍ وَإِنَّا لَا نَقْبَلُ  
إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحَرَمِ حَتَّى تَأْتِيَ بِحَمَلٍ مِّنْ

۱۲۹۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے اور انھیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبوت تمہیں کے چند سوار میں کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کر دیجئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بلکہ آپ اقرب بن حارِس کو امیر منتخب فرما دیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھیں کبھی میرا مقصد صرف تمھاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور کڑوا لہذا ہو گئی، اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا“ آخر آیت تک۔

۵۳۷۔ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

۱۲۹۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر عقدي نے خبر دی، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجبرہ نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے، میں وہ میٹھی نبیذ انجور سے پیتا ہوں۔ (اس میں معمولی سا نشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے) چنانچہ اگر میں اسے زیادہ پی لوں، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھوں اور دیر تک بیٹھا ہوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں رسولؐ نہ اٹھانی پڑ جائے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تنبیذ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُن حضورؐ نے فرمایا خوش آمدید اس قوم کے لیے جو رسولؐ کی خدمت میں اٹھانے بغیر آئی ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے (مدینہ کے) درمیان میں مشرکین مفسد کے قبائل پڑتے ہیں۔ اس لیے ہم آپ کی خدمت میں صرف باج و تہمت مہینوں میں ہی حاضر

ہو سکتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گمراہی پر عمل کرتے دیکھ کر  
جنت میں داخل ہوں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے ہیں، انھیں بھی وہاں  
پہنچا دیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں  
اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمھیں حکم دیتا ہوں، اللہ پر ایمان لانے کا،  
تمھیں معلوم ہے، اللہ پر ایمان لانا کہ جسے کہتے ہیں؟ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا  
کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکات دینے اور رمضان کے روزے رکھنا اور  
مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور میں  
تمھیں چار چیزوں سے روکتا ہوں، یعنی دبا، نفیر، حنتم اور مرفت (منہیں دھنسنے  
کے برتن) سے جس میں بھینڈ بانی جاتی ہے۔

الْمَدِينَةِ مِنْ عَمَلِنَا بِهِ وَخَلَقْنَا الْجَنَّةَ وَنَدَعُو  
بِهِ مَنْ وَرَأَاهُ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ  
أَنْفَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاعْتِقَادُ وَاحِدَةٍ وَإِتِمَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ  
الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُقَطَّعُوا  
مِنَ الْغَنَائِمِ الْخُمْسَ وَأَنْفَاكُمْ عَنِ  
الدَّبَائِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْفَتِ ۖ

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
يَقُولُ قَدِمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
هَذَا النَّحْيَ مِنْ تَبِيعَةٍ وَتَدَا حَالَتْ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَى فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي  
شَهْرٍ حَرَامٍ فَمَرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَ  
نَدَعُو الْآخِيَا مَنْ وَرَأَاهُ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ  
أَنْفَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَاعْتِقَادُ وَاحِدَةٍ وَإِتِمَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ  
الزَّكَاةِ وَأَنْ تُقَطَّعُوا مِنَ الْخُمْسِ مَا غَنِمْتُمْ  
وَأَنْفَاكُمْ عَنِ الدَّبَائِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْفَتِ ۖ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكِّي بْنِ كَرْنِيَا  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ أَنَسٍ وَالْمُسَوِّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ أَدْرَسُوا إِلَى  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا أَفَرَأَيْتَ عَلَيْهَا السَّلَامَ  
مِنْ أَجْمَعٍ وَأَسْأَلُكَ عَنْ النَّكْعَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا

۱۲۹۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو جبرہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا  
آپ بیان کرتے تھے کہ جب عبید بن العقیس کا دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا تو انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم لوگ تمہیں رعبہ سے نکلنے رکھتے  
ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے قبائل پر تھے ہیں، ہم آپ حضور  
کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، اس لیے آپ چند  
ایسی چیزوں کا حکم دیجئے کہ ہم بھی ان پر عمل کریں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے  
میں انھیں بھی اس کی دعوت دیں۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں  
چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں، (میں تمھیں حکم دیتا ہوں)  
اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، پھر آپ  
نے (اپنی انگلی سے) ایک کا اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنے کا، زکات دینے کا اور اس  
کا مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کو ادا کرتے دینا۔ اور میں تمھیں دبا،  
نفیر، مرفت اور حنتم کے استعمال سے روکتا ہوں۔

۱۲۹۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان  
کی، انھیں عمرو بن خبری اور یحییٰ بن مضر نے بیان کیا، ان سے عمرو بن حارث نے  
ان سے بکیر نے اور ان سے کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا نے بیان کی کہ ابن  
عباس، عبدالرحمن بن ازہر و مسور بن محرز رضی اللہ عنہم نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا  
کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ اے ام المومنین سے ہمارا سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو  
رکعتوں کے متعلق ان سے پوچھنا اور یہ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں ادا  
میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پڑھنے سے روکا تھا ان



أَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَهْلِيئَهُمَا وَقَدْ مَلَفْنَا أَنَّ الْبَيْتِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَصُوبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا -  
قَالَ كَرِيْبٌ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِمَا وَبَلَغَتْهُمَا مَا أُرْسَلُوْنِي  
مَقَالَتْ سَلِّ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُمَا كَرْدُوْنِي  
إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْتَلِ مَا أُرْسَلُوْنِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ  
أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
عَنْهُمَا وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِندِي  
نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا  
فَأُرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمُ فَقُلْتُ قَوْنِي إِلَى جَنَاحِهِ  
فَقَوْنِي - فَقَوْلُ أُمِّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَسْمَعْكَ  
سَمِعْتِي عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فَأَذَاكَ تَصَلَّيْتُمَا  
فَأَبْنِ أَشَارَ بَيْدٍ ۖ فَاسْتَأْذَنِي ۖ فَفَعَلْتُ  
الْحَابِرِيَّةُ فَأَشَارَ بَيْدٍ ۖ فَاسْتَأْذَنِي ۖ فَفَعَلْتُ  
عَنْهُمَا مَكَلَّمًا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ  
سَأَلْتُ عَنْهُ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ  
أَتَانِي أُنَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ  
قَوْمِهِمْ فَتَخَلَّوْنِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ  
بَعْدَ الظُّهْرِ فَمِمَّا هَاكُنَا ۖ

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ  
ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِنَا جُمُعَةٍ جُمِعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِحِوَالِي كَعْبِيٍّ

بَابُ ۵۳۸ وَفَدَّ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا شَائِبُ بْنُ أَبِي

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَبَرًا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ فَقَالَ

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر عمر رضی اللہ عنہ کے  
ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا (ان کے دو خلاف میں) اگر میرے بیان کیا کہ پھر  
میں ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا یا بشارت رضی  
اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں نے ان حضرات  
کو اگر اس کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں  
بھیجا، وہ باتیں پوچھنے کے لیے جو عمر رضی اللہ عنہا سے انھوں نے پچھوائی تھیں۔  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
کہ آپ عصر بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی  
پھر میرے بیان پر تشریف لائے، میرے پاس اس وقت انصار کے قبیلہ بنو تميم  
کے کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، یہ دیکھ کر میں نے غلام  
کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کر دی کہ ان حضرات کے پیلوں میں کھڑی ہو جاتا  
اور عرض کرنا کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے، یا رسول اللہ! میں نے تو آپ سے ہی سنا تھا اور  
آپ نے عصر بعد ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا، لیکن آج میں خود آپ کو دو  
رکعت پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر  
یہ بھیجے بٹ جانا، غلام نے میری ہدایت کے مطابق کیا اور ان حضرات نے ہاتھ سے  
اشارہ کیا تو وہ بھیجے بٹ گئی، پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اسے سنت الی امیر!  
عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ  
عبد القیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے  
ظہر کے بعد کی دو رکعتیں میں نہیں پڑھ سکتا تھا، یہ انھیں رکعتوں کی قضا ہے۔

۱۴۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعامر عبد الملک

نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، یہ طہان کے صاحبزادے ہیں۔

ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسجد نبوی صلی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے پہلی تہجد جو ان کی مسجد عبد القیس میں

منعقد ہوا، بحرین کی ایک بستی ہے۔

۵۳۸۔ وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ

۱۵۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کثرت

کچھ سواری بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سربراہوں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن

لَمْ تَأْمَرْهُ بِأَنْ تَأْتِيَ فَدَعَاكَ بِسَارِيَةٍ مِنْ  
سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي  
خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ تَقَشُّبِي تَقَشُّدَ ذَا دِمٍ وَإِنْ  
تُنْعَمُ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ  
فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ نَحْوَهُ قَالَ  
لَهُ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ  
تُنْعَمُ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ  
الْعَدُوِّ فَقَالَ مَا عَيْنُكَ يَا ثَمَامَةُ فَقَالَ عَيْنِي  
مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَأُطْلِقَ إِلَى  
مَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ نَا غَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ  
الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ  
مَا كَانَ عَلَى الْإِلَهِ رِضٍ وَحُبٌّ إِلَّا بَخَصَ إِلَى مَنْ  
وَجْهَكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ  
إِلَى اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دُونِ أَنْ بَخَصَ إِلَى مَنْ  
وَجْهَكَ فَاصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ  
وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ بَدَلٍ أَنْ بَخَصَ إِلَى مَنْ بَدَلَكَ  
فَأَصْبَحَ بَدَلَكَ أَحَبَّ الْبَدَلِ إِلَى اللَّهِ وَارْتَبَتْ  
خَيْلُكَ أَخَذَتْ شَيْئًا وَأَنَا رِيْدُ الْعُسْرَةِ  
فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَصِمَ فَلَمَّا قَدِمَ  
مَكَّةَ قَالَ لَهُ فَاسْبُلْ صَبُوتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ  
أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حَبْطَةً  
حَتَّى يَأْتِيَنَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :-

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا فَوْحُ بْنُ جُبَيْرٍ

آمال نامی کو کچھ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا، محمد! میرے پاس خیر ہے (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کر دے گا جو احسان کرنے والے کا شکر ادا کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کا مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے آئے دوسرے دن آپ نے پھر فرمایا، اب کیا خیال ہے ثمامہ! انھوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کیا کرتا ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انھوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ درستی کھول دی گئی تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا: "اشھدان لا اله الا الله واشھدان محمد رسول الله"، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،۔ اُسے محمد خدا گواہ ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مغفون مجھے نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھ سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے زیادہ مغفون نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ کے سوا دل نے جب مجھے پکارتا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا اے دین ہو گئے! انھوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارا رے یہاں پیامہ سے گھول کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دے دیں۔ رضی اللہ عنہ،

۱۵۰۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی حنین نے، انھیں نافع بن حمر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّبِيُّ ابْنُ عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلَ يَقُولُ ابْنُ جَدِّ لِي فَحَسَدْتُ بَيْنَ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ  
وَقَدِمْتُ فِي بَشِيرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَتْبَلْتُ إِلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبُهُ تَابَتْ  
بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ وَفِي جَدِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلَةٍ  
فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ كُنْتُ لَنَفْسِي هَذِهِ الْقِطْعَةُ مَا  
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعُدَّ وَأَمَّا اللَّهُ فَبِكَذَاكَ وَلَنْ أَدْبُرَتْ  
لَتَعْفِرَنَّكَ اللَّهُ وَبِإِيَّائِي لَا سَأَلَكَ الْبَدَى أَرَيْتُ فِيهِ مَا دَاكَ  
وَهَذَا نَأَيْتُ عَيْبِكَ عَنِّي تَعَدَّ أَنْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَسَى الْبَدَى أَرَيْتُ فِيهِ مَا دَاكَ فَخَبَّرَنِي  
أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
نَبِيًّا أَنَا نَأْيُهُ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَيْتُ  
شَأْنَهُمَا فَأَوْدَحِي إِلَى فِي الْمَنَامِ أَنْ أُنْفِخَهُمَا فَنُفِخَ قَوْمًا  
مَطْلًا فَأَوْدَحْتُهُمَا كَتَا ابْنَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا  
الْعَشِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَتُهُ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ نَصْرَةَ تَابِعَهُ الدَّرَافِي  
عَنْ مَعْبَرٍ عَنْ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا أَنَا نَأْيُهُ رَأَيْتُ بَيْنَ ابْنِ الدَّرَمِ  
فَوْضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ عَنِّي فَأَوْدَحِي  
إِلَى أَنْ أُنْفِخَهُمَا فَنُفِخَ قَوْمًا فَذَهَبَا فَأَوْدَحْتُهُمَا  
النَّبِيُّ ابْنُ الدَّرَمِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ  
الْمَيْمَنَةِ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ  
ابْنَ مَهْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ  
يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَادَّادَ وَحَدَّثَنَا حَجَرًا

عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں مسیلہ کذاب آیا، اس دعوے کے  
ساتھ کہ اگر مجھ کو اپنے بعد اپنا نائب و خلیفہ سنا دیں تو میں ان کی اتباع کروں  
اس کے ساتھ اس کی قوم (مذہب) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ اس حضورؐ اس کی قوم  
تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے  
آپ کے ہاتھ کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسیلہ اپنی فوج کے ساتھ بڑا ڈکٹے  
ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ  
ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے اس فیصلے سے  
آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے، تم نے اگر یہی  
اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ انھیں ہلاک کر دے گا، میرا تو خیال ہے  
کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھانے گئے تھے، اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت  
دیے گئے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ "میرا تو  
خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، تو ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو یا پڑا تھا کہ میں  
نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کلنگ رکھے، مجھے انھیں دیکھ کر بڑا رنج ہوا پھر  
خواب میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں انھیں چھو نہ دوں، چنانچہ میں نے انھیں چھونے کا  
توہ اور ڈکٹے میں نے اس کی تعمیر دو چھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک  
اسود عسی تھا اور دوسرا مسیلہ کذاب۔

۱۵۰۲۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث  
بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خواب میں میرے  
پاس زمین کے نزلے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کلنگ رکھ  
دیئے گئے، یہ مجھ پر طریشان گزارا، اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انھیں چھو نہ  
دوں۔ میں نے چھو نہ کیا تو وہ ڈکٹے میں نے اس کی تعمیر دو چھوٹوں سے لی جن کے  
درمیان میں میں ہوں یعنی صاحب صنعاء (اسود عسی) اور صاحب میامہ  
(مسیلہ کذاب)

۱۵۰۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مہدی بن حمیر  
سے سنا، کہا کہ میں نے ابو رجاء عطار دی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ  
ہم پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا تو ہمیں کی ہم

پوچھا کہ رہے ہوتے تو اسے چھینک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر جمع کر لیتے اور بکری لاکر اس پر دوہتے اور اس کے گرد چکر لگاتے۔ پھر حرب کا مہینہ آجاتا تو ہم کہتے کہ یہ مہینہ نیزول کو دور رکھنے کا ہے، چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیرے ہوتے ہم حرب کے مہینے میں انھیں اپنے سے دور رکھتے اور انھیں کسی طرف چھینک دیتے۔ اور میں نے ابوجہاد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ پھر جب ہم نے آپ کی دفینش پر چڑھائی اور فتح مکہ کی خبر سنی تو آگ میں جا کر ہم نے پناہ لے لی، یعنی مسیلہ کذاب کے یہاں۔

۵۳۹۔ اسود غسانی کا واقعہ

هُوَ أَخْبَرَنَا مِنْهُ الْفَيْيَاةُ وَاحِدًا نَا الْاُخْرَ فَاذَا  
لَهُ عَجَبًا حَضَرًا جَمَعًا حُتُوَةً مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ حُتْنَا  
بِالنَّاسَةِ فَحَلَبْنَا لَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طَفْنَا بِهِ فَاذَا  
دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْصِلُ الْأَسْبَةِ فَلَا  
سَدَامَ رُفْحَانِيهِ حَبَابِيَّةً أَرَا نَزَعْنَا لَهُ وَ  
الْفَيْيَاةُ شَهْرُ رَجَبٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا رَحْبَاءٍ  
يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ تَبْعَثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَا مَا أَدْعَى إِلَيْهِ عَلَى أَخِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِمُحَمَّدٍ  
فَرَرْنَا إِلَى النَّبَارِ إِلَى مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ

### باب ۵۳۹ قصۃ الاسود الغسانی

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَزَنَدِيُّ  
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ أَهْلِيمٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسَةَ ابْنِ نَعِيْلٍ وَكَانَ فِي مَوْجِعٍ  
أَخْرَأَ سَمْعَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ بَلَعْنَا أَنَّ مَسِيلَةَ الْكَذَّابِ  
فَدَامَ الْمَدِيْنَةُ فَتَزَلُّ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ  
تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ ابْنُ بَكْرِ بْنِ وَهْبٍ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَامِرٍ فَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
مَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَسَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ  
لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي  
يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيْبٌ  
فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَلَكَمَهُ فَقَالَ لَهُ مَسِيلَةُ إِذْ شِئْتَ  
حَلَبْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ تَحْ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَا لِي هَذَا  
الْفَضِيْبُ مَا أَعْطَيْتُكَ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الشَّيْءَ  
أُتَيْتُ فِيهِ مَا أُرَيْتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ  
سَمِعْتُكَ عَمِي فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا لَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن محمد حرجی نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن عبیدہ ابن نشیط نے، دوسرے موقوف پر (ابن عبیدہ) کے نام کی تفریق ہے یعنی عبداللہ۔ اور ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن علی نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیلہ کذاب مدینہ آیا تو بنت حارث کے گھر اس نے قیام کیا، کیونکہ بنت حارث بن کزاس کی بیوی تھی۔ یہی عبداللہ بن عامر کی اولاد کی بھی مال ہے۔ پھر حضور اکرم اس کے یہاں تشریف لائے (تبلیغ کے لیے) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، ثابت رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کے نام سے مشہور تھے حضور اکرم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آل حضور اس کے پاس آکر ٹھہر گئے اور اس سے گفتگو کی، مسیلہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہمارے اور نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں اور اپنے بعد میں اسے سوئپ دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے ریچھڑی مانگو گے تو میں انھیں یہ بھی نہیں دے سکتا میرا خیال تو یہ ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں اور میری طرف سے تمہاری باتوں کا جواب یہی دیں گے پھر آل حضور واپس تشریف لائے۔ عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ نے کیا تھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں پر سونے کے دو مسکن

دلو دے دئے گئے ہیں میں اس سے بہت گھرا یا اور ان کنکڑوں سے مجھے تشویش ہوئی، پھر مجھے حکم پڑا اور میں نے انھیں چھوڑ دیا تو یہ دونوں کنکڑے اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعمیر دو جھوٹوں سے لی جو خرچ کرنے والے ہیں، عیبیٰ رائے نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسودد عسبی تھا جسے فیروز نے عین میں قتل کیا اور دوسرا مسلمان کذاب تھا۔

۵۴۰۔ اہل نجران کا واقعہ

بَابُ ٥٢ قِصَّةُ أَهْلِ نَجْرَانَ

٥٥٠. حَدَّثَنَا عِيَّاسُ بْنُ الصَّيْنِ حَدَّثَنَا  
عِيَّاسُ بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَانَ عَنْ حِلَّةِ  
بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ حَمَّاهُ الْعَاقِبُ وَالْأَسَدُ  
صَاحِبًا نَجْرَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَئِذٍ إِنْ بَلَغَ عَنَّا قَالَ فَقَالَ أَحَدُ هَٰلِكَ صَاحِبِ كَذَا  
فَقَعَلَ فَوَدَّ اللَّهُ لَيْتَ كَانَ بَيْنَنَا فَلَا عَنَانَا فَقُلْتُ مَخْنُوعًا  
عَقِبْنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَ إِنَّا نَعْتَبُكَ مَا سَأَلْنَا وَدَابَعْتُ  
مَعَنَا رَحْبَةً أَمِينًا وَكَانَتْ تَبْعُ مَعَنَا إِنْ أَمِينًا  
فَقَالَ لَا تَبْعُثْ مَعَكُمْ رَحْبَةً أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ  
فَاسْتَشْفَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ بَنِي الْحَرَّاحِ  
فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَٰذَا أَمِينٌ هَٰذَا مَتَّى .

١٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
حُفَيْرٍ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ صَيْدِ بْنِ دُرَيْدٍ  
عَنْ حُدَّادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءُوا أَهْلَ بَجْرَانَ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْبَيْتُ لَنَا وَرَجُلٌ  
أَمِينٌ فَقَالَ لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا  
حَقَّ أَمِينٍ مَا سَنَشْرَفُ لَهُ النَّاسُ فَبُعِثَ أَمِي  
عَبِيدَةُ بْنُ الْحُرَّاجِ-

٥٠١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُنْ أُمَةً أَمِينًا وَابْنُ هَالِدٍ

۱۵۰۵۔ محمد سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن ابی اسحاق نے، ان سے مسلم بن زفر نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نجران کے دوسرے دارقائب اور سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مبارک کرنے کے لیے آئے تھے لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم، اگر یہ نبی ہوئے اور پھر بھی ہم نے ان سے مبارک کیا تو نہ ہم پھنس سکتے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہماری نسلیں۔ پھر ان دونوں نے اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہے، ہم اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہیں، آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجئے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور بننا چاہیے۔ اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجو گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا صحابہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضیل کے منتظر تھے۔ اہل حضور نے فرمایا۔ ابو عبیدہ بن الجراح، انھو جب وہ کھڑے ہوئے تو اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

۱۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث

بیان کی، ان سے شیعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابواسحاق سے سنا، انھوں نے صلہ بن زفر سے اور ان سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل نجران، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آدمی بھیجئے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہو گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، آخر ان حضور نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۱۵۰۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، انس سے ابوتلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کعبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت

الْمَثَرَةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ :

کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

۵۴۱۔ عمان و بحرین کا واقعہ

باب ۵۳۱ فِصَّةُ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

سَعِيدٌ ابْنُ الْمُشَكِّدِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا

حَدَّ حَمَاءَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ لَعَلَّكُمْ أَعْطَيْتُكُمْ هَذَا

وَهَذَا أَثْلًا ثَانًا فَلَمْ يَفْعَلُوا مَالِ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى يُبَيِّنَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي

بَكْرٍ أَمَرَهُمْ بِمَا دِيْنَا ذِي مَنْ كَانَ لَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ أَوْ عِدَّةً فَلَمَّا بَيَّنَّ قَالَ

جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ حَمَاءَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكُمْ هَذَا

وَهَذَا أَثْلًا ثَانًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا بَيَّنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ

ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَكْبَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ

أَكْبَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ

فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ

أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَمَاذَا أَنْ تُعْطِنِي وَإِنَّمَا

أَنْ تُبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تُبْخَلُ عَنِّي

وَأَنَا ذَا أَبِ وَأَمِنْ الْبُخْلِ فَالَهَا ثَلَاثًا مَا

مَنْعْتُكَ مِنْ مَتَرَةٍ إِنَّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ وَعَنْ عُمَرَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِلْيَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُ

فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عَدَا هَا فَعَدَا وَتَهَا فَوَحَلَ تَهَا خَمْسَى

مِائَتَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ :

باب ۵۳۲ قُدُورُ الرَّاشِعِيِّينَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هُمْ مَوْتِي وَأَنَا مِنْهُمْ

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ النَّسَوِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى

۱۵۰۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی کہ ابن المنکدر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا، اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا

تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا لیکن بحرین سے جس وقت مال آیا تو حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تھی، اس لیے وہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا

اور آپ نے اعلان کر دیا کہ اگر کسی کا حضور اکرمؐ پر فرض یا کسی سے حضور اکرمؐ

کا کوئی وعدہ ہو تو وہ میرے پاس آئے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان

کے یہاں گیا اور انھیں بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر

میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ جابر رضی اللہ

عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق کہا

لیکن انھوں نے اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا میں پھر ان کے یہاں گیا، لیکن اس مرتبہ

بھی انھوں نے مال دیا میں تیسری مرتبہ گیا۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے مال دیا۔ اس لیے

میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک مرتبہ آیا، آپ نے نہیں دیا، پھر باور آپ

نے نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا ہوں اور آپ اس مرتبہ بھی مال دے رہے ہیں، اگر آپ کو مجھے

دینا ہے تو دے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے۔ اس پر ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے کہا ہے کہ میرے معاملے میں بخل کرو، بھلا بخل سے بڑھ

کر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے تب میں نے انھوں نے یہ جملہ دہرایا، اور کہا میں نے تمہیں جب

بھی ملا تو میرا ارادہ یہی تھا کہ تمہیں ہر حال دینا ہے۔ اور عروسے روایت ہے ان

سے محمد بن علی نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان

کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے گن لو میں نے گنا

تو پانچ سو تھا فرمایا کہ دو مرتبہ اتنا ہی اور دے لو۔

۵۴۲۔ قبیلہ اشعر اور اہل مین کی آمد

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا

کہ اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم

سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے

ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ نے کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو ہم (اہل بیت) میں بہت دُور تک یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما اہل بیت سے ہیں، کیونکہ یہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کثرت آیا جاتا کرتے تھے اور ہر وقت ان حضور کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد السلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے ان سے ابو ظاہر نے اور ان سے نہم نے بیان کیا کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ (کوڑے امیر بن کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) آئے تو اس قبیلہ حرم کا انھوں نے بہت اعزاز کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے حاضرین میں ایک اور صاحب بھی بیٹھ ہوئے تھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انھیں کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا کہ جب سے میں نے مرغیوں کو کچھ (گندے) چیزیں کھاتے دیکھا ہے اسی وقت سے مجھے اس کے گوشت سے گھن آنے لگی ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھانے دیکھا ہے۔ ان صاحب نے کہا لیکن میں نے اس کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم آؤ جاؤ، میں تمہیں تمہاری قسم کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے (غزوہ تبوک کے لیے)۔ آل حضور نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی، ہم نے پھر آپ سے مانگا تو آپ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ لوٹ آئے اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دینے جانے کا حکم عنایت فرمایا جب ہم نے انھیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے، آل حضور اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں دیں گے اور پھر آپ نے عنایت فرمائی ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھیک ہے لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے سوا دوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کڑا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

۱۵۱۱۔ مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو محرزہ جامع بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن محرزہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدِمْتُ اَنَا وَاجْتِ مِنْ الْيَمَنِ فَكُنْتُ جَيْشًا مَا نَزَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَ اُمِّهِ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اسْلَامَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي زَكَاةَ عَنْ نَهْمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى اَكْرَمَ هَذَا الْيَمَنُ مِنْ جَدِيمٍ وَاَنَا لِحُلُوسِ عُنْدَهُ وَهُوَ يَتَخَذِي دُجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ حَالِسٌ فَدَعَا إِلَى الْغَدَا وَقَالَ اِنِّي دَرَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدَرْتُه فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّي لَأَنْتَ الْبَيْتُ مَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ اِنِّي حَلَفْتُ لَدَا كُلُّهُ فَقَالَ هَلُمَّ اخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ اِنَّا اَتَيْنَا الشَّيْءَ مَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَرُ مِنَ الشَّعَرِ بَيْنَ فَاَسْتَحَمَلْنَا مَا جَا اَنْ يَحْمِلَنَا فَاَسْتَحَمَلْنَا فَخَفْتُ اَنْ مَلَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ الْبَيْتُ مَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُقِي بِهَيْبِ اِبِلٍ فَاَمَرْنَا بِخَيْسِ ذُوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَا هَا ثَلَاثًا تَغَفَّلْنَا الْبَيْتُ مَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ لَدَا فُلُجٍ نَعَدَ هَا اَمْدًا فَاَمْتَنَتْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا نَحْمِلَهَا وَقَدْ حَمَلْنَا قَالَ اَحِلٌّ وَ لَيْسَ لَهَا اَحْلَفُ عَلَى يَمِينٍ فَاَرَى عَزِيْزًا خَيْرًا مِنْهَا رَسُوْلًا اَكْبَرُ الشَّيْءِ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْرَدَةَ حَدَّثَنَا شَدَادٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحَرَّزٍ اَنْصَارِيٌّ حَدَّثَنَا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبوتہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، اے نبوتہم بشارت قبول کرو انہوں نے کہا کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو کچھ عنایت بھی فرمائیے۔ اس پر آل حضورؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر مین کے کچھ لوگ آئے، ان حضروؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نبوتہم نے بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی یا رسول اللہ!

۱۵۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے دہب بن ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان تو اچھا ہے اور آپؐ نے اپنے ائمہ سے مین کی طرف اشارہ کیا۔ اور بے رحمی اور سخت دلی اوٹ کی دم کے پیچھے پیچھے رہنے والوں میں سے ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں (یعنی مشرق) ، قنبر ربیعہ اور مصر ہیں۔

۱۵۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل مین آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب، نرم دل ہوتے ہیں، ایمان مین کا ہے اور حکمت بھی مین کی ہے اور غرور و تکبر اوٹ والوں میں بڑا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے اور غرور نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انہوں نے ذکوان سے سنا، انہوں نے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے ثورابن زید نے، ان سے ابو الغیث نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان مین کا ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کے سینک نکلتے ہیں۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابوالانزاد نے حدیث بیان کی، ان سے عرج نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل مین آگئے ہیں، نرم دل، رقیق القلب سمجھ مین کی ہے اور حکمت مین کی ہے۔

۱۵۱۶۔ ہم سے عمران نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجزہ نے، ان سے عمار نے، ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

عمران بن حصین قال جاءت بنو تميم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبيهم قاتلوا امّا اذ نبشرتنا ما عطينا فنغمد وحمية رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ناس من اهل اليمن فقالوا النبي صلى الله عليه وسلم فقلوا انفسوا انفسوا اذ لكم يغلبكم بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَبْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الإيمان ههنا والآفة ههنا إلى اليمن والنجلاء وغلظ القلوب في الفتنة أدنين عند رسول آذاب النبل من حيث يطعم قذرا الشيطان ربيعة ومصر

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَأْكُلُهُمُ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقَى أَفْئِدَةً وَالْيَمَنُ قُلُوبُ الْيَمَانِ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَضْرُ وَالْخِلْدَاءُ فِي أَهْمَابِ الْيَمِيلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَمَانُ يَمَانٌ وَالْفِتْنَةُ ههنا، ههنا يطعم قذرا الشيطان

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَأْكُلُهُمُ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقَى أَفْئِدَةً أَفْئِدَةُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ



اپس بیٹھ ہوئے تھے۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور کہا، ابو عبد الرحمن! کیا یہ نوجوان اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لیے کہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور! اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علقمہ! تم پڑھیں، زید بن حدریہ زید بن حدریہ کے بھائی بولے آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لیے فرماتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں تمھیں وہ حدیث سنادوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر میں نے سورہ مہریم کی پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رائے ہے؟ خواب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہت خوب پڑھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آیت بھی میں جس طرح پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتا ہوں۔ پھر آپ خواب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے فرمایا، کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی پھینک دی جائے؟ خواب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار دی۔ اس کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

۵۴۳۔ قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

کا واقعہ

۱۵۱۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن عرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس نوتاہ ہوا۔ نافرمانی اور انکار کیا (اللہ کے حکم سے) آپ اللہ سے ان کے لیے بد دعا کیجئے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہریت دے اور انھیں میان سپین دے۔

۱۵۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونے کے لیے چلا تو راستے میں، میں نے پیشتر پڑھا ترجمہ اسے رات تو نے اپنی دوازی اور مسافت کے باوجود مجھے علاقر کفر سے نجات تو دی۔

خَبَابٌ خَبَابٌ فَقَالَ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيَسْطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَأُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَمِعْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَحَبُّ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدْرَةَ يَبْنِي أَخُو بَنِي يَدِ بْنِ حُدْرَةَ تَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَكِنْ يَا قَرْنِي قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ سَمِعْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ فَمَا أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ لَا شُعْبَةَ انْتَفَتَ إِلَى خَبَابٍ وَعَلَيْهِ خَاشِعٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتَمَّ يَا ابْنُ لَهْزَانَ الْخَاشِعُ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَى تَعْدِ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ۔

باب ۵۴۳ قِصَّةُ دَوْسٍ وَالتُّفَيْلِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ دَسِيْدٍ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُرْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ التُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَسِيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَمَتْ وَابْنُ قَادِمٍ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِمْ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ فِي الطَّرِيقِ يَأْتِي سِلَّةٌ مِنْ مَوَاطِنَهَا وَعَنْهَا ثِيَابٌ عَلَى أَهْلِهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ فَخَبَّتْ

اور میرا غلام بھاگ گیا تھا۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔ اچھی آپ کے پاس میں بیٹھا بھی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، ابومریم! یہ ہے تمہارا غلام! میں نے کہا، وہ لوط رحمہ اللہ ہے، میں نے اسے آزاد کر دیا۔

۵۴۴۔ قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

۱۵۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن ہاماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حرب نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے دو خلافت میں) ایک وفد کی صورت میں آئے۔ آپ ایک ایک شخص کو نام لے کر بلاتے جاتے تھے میں نے آپ سے کہا، کیا آپ مجھے بھیجتے نہیں؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا، تمہیں بھی نہیں بھیجوں گا، تم اس وقت اسلام لائے تھے جب یہ سب کفر پر قائم تھے، تم نے اس وقت کوجہ کی جب یہ سب اعراض کر رہے تھے، اس وقت وفا کی، جب یہ سب غدار کر رہے تھے اور اس وقت بھیجا جب ان سب نے انکار کیا تھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عجوبہ مجھے کوئی پروا نہیں۔

وَأَبَىٰ غُلَامٌ لِّىَ فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا نِدِمْتُ عَلَىٰ ابْنَتِي صَنَعَتِ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيَّعْنَا أَنَا وَعُنْدَا إِذَا هَلُمُّ  
 الْغُلَامُ فَقَالَ لِي الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَرِيرُ  
 هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لَوْجِدَهُ اللَّهُ فَأَعْتَقْتُهُ ۖ

باب ۵۲۲ قِصَّةُ وَخِطْبَتِي وَحَدِيثِ  
عُمَيْدِي بْنِ حَاتِمٍ

١٥١٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ  
عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَحْبَةً  
وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى اسَلَّمْتُ إِذْ  
كَفَرْتُ وَأَقْبَلْتُ إِذَا دَبَرْتُ وَأَدْبَرْتُ  
وَقَبِلْتُ إِذَا غَدَرْتُ وَأَعْرِفُنِي إِذَا  
أَسْلَمْتُ وَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا  
أُبَالِي إِذَا قَامَ

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم نورا يهدينا إلى صراط مستقيم

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اٹھارواں پارہ

## باب ۵۵ حَجَّةُ الْوُدَّاعِ

## ۵۴۵۔ حجۃ الوداع

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ  
هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَجِزْ  
حَقَّ عَجَلٍ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا  
خَائِفٌ وَلَوْ أَطُفَ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَ  
الْمُدَّةِ فَشَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ الْقَضَى رَأْسُكَ وَامْتِصِطِي وَاهْجِي بِالْحَجِّ وَ  
دَعِي الْعُمْرَةَ فَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ  
هَذِهِ مَكَانٌ عُمَرَتِكَ قَالَتْ فَطَأْتُ التَّنْعِيمَ أَهْلُوا  
بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمُدَّةِ ثُمَّ حَلُّوا  
ثُمَّ حَلُّوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى  
وَأَمَّا الَّذِينَ يَجْمَعُونَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا  
طَوَافًا وَاحِدًا ۝

۱۵۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے امدان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہری ہوا سے پابندی کے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور جب تک دونوں کے افعال ادا نہ کر لے احرام سے نہ نکلے۔ پھر میں آپ کے ساتھ جب مکہ آئی تو میں حائفہ ہو گئی۔ اس لیے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی امد نہ صفا و مدوہ کی سہی میں نے اس کی شکایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ سرکھول لٹاؤ اور لنگھا کر لو۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج ادا کر چکے تو آنحضرتؐ نے مجھے دیرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم سے (عمرہ کرنے کے لیے) بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کی قضا ہے جو تم نے چھوڑ دیا تھا۔ بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مدوہ کی سہی کے بعد حلال ہو گئے۔ پھر منی سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (حج کا) کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا ۝

۱۵۲۱۔ مجھ سے عروہ بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطا نے حدیث بیان کی امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہو سکتا ہے (ابن جریج نے کہا) میں نے عطار سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیا فرمایا، انھوں نے

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مَنِ ابْنُ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ يَحْلِلُ إِلَى الْبَيْتِ الْغَيْثِيِّ - وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْلُوسُوا فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ  
قُلْتُ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرُوفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يُرَاهُ قَبْلُ دَبْعًا ۝

بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فَلْتَجِدُوا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" سے، اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وجہ سے جو آپ نے اپنے اصحاب کے  
حجۃ الوداع میں احرام کھول دیجے کے لیے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو  
وقوف عرفہ کے بعد کے لیے ہے۔ انھوں نے بیان کیا، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے وقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں کے لیے  
سمجھتے تھے ۝

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَّانُ حَدَّثَنَا التَّحَوُّمِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ  
فَقَالَ أَجَبْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهَلَّتْ قُلْتُ  
كَبَيْتُكَ يَا هَلَالُ كَا هَلَالُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ طَلَفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْقَصْعِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ  
جِئْتُ فَطَقْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْقَصْعِ وَالْمَرْوَةِ وَأَنْتَبْتُ  
امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَكَلَّمْتُ دَارِجِي ۝

۱۵۲۲۔ مجھ سے بیان نے حدیث بیان کی ۱۰ ان سے نضر نے حدیث بیان  
کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قیس نے بیان کیا، انھوں نے طارق  
سے سنا اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ دادی  
بطحاء میں قیام کیے ہوئے تھے حضور اکرم نے دریافت فرمایا تم نے حج  
کا احرام باندھا یا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! دریافت فرمایا احرام کس طرح  
باندھا ہے؟ عرض کی اس طرح (طرح) لبیک کا ہلال کا ہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یعنی میں بھی اسی طرح احرام باندھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
باندھا ہے! آنحضورؐ نے فرمایا پہلے (عمرہ کے لیے) بیت اللہ کا طواف کرو۔ پھر صفا اور مردہ کی سعی اور حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف  
اور صفا اور مردہ کی سعی کے قبیلہ قیس کی ایک خاتون کے یہاں آیا اور انھوں نے میرے سرے جو میں نکالیں ۝

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا  
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ  
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ أَوْدَةَ بْنَ الْحُجَلِّ لَمَّا حَامَ حَجَّةَ الْوَدَّاعِ فَقَالَتْ  
حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ بَدَدْتُ دَارِجِي وَقُلْتُ  
هَدَيْتِي فَلَسْتُ أَجِلُ حَتَّى أَنْحَرَهُ هَدِيحَ ۝

۱۵۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن عیاض  
نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے  
انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ  
حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے  
موقع پر اپنی ازواج کو حکم دیا کہ (عمرہ کے اخلاص ادا کرنے کے بعد) حلال  
ہو جائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (یا رسول اللہ!) پھر آپ کیوں  
نہیں حلال ہوتے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو  
جمایا ہے اور اپنی ہری کوتلاہ پہنا دیا ہے اس لیے میں جب تک ہری کی قربانی نہ کروں حلال نہیں ہو سکتا ۝

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَشَمٍ اسْتَفْتَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ وَ  
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور امام بخاری نے اسے روایت کیا، اور  
مجھ سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی  
کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سلیمان بن یسار نے اور انھیں  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ قبیلہ حشم کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے  
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فضیل بن عباس

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَرِيضَةَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ  
أَذْرَكْتُ ابْنِي تَيْمِيًّا لَيْسَ لِي وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى  
السَّاجِدَةِ قَهْلٌ يَفْضَحُ أَنْ أَحْجَرَ عَنْهُ قَالَ لَعَدَّ  
برہا کے لیے وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ سواری پر بھی سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں۔ آپ نے  
فرمایا کہ ہاں!۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا سُريجُ بْنُ التَّمِيمِ  
حَدَّثَنَا تَيْمِيَّةٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرَوِّفٌ  
أُسَامَةُ عَلَى الْقَصَادِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ  
حَتَّى آتَاكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ يُعْثَمَانُ ابْنَتَا بِلَالٍ فَفَتَحَ  
لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ اغْلَقُوا  
عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ هَهُنَا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَأَ  
الْحَامِسُ التَّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِّنْ  
دَوَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعُودَيْنِ الْمُفْتَدَيْنِ  
وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتْرٍ أَعِيدَ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ  
الْعُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُفْتَدَمِ وَجَعَلَ بَابُ الْبَيْتِ  
خَلْفَ طَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ  
حِينَ تَدْخُلُ الْبَيْتَ بَيْتَهُ فَمِنَ الْحَدَاثِ قَالَ وَلَيْسَتْ  
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ  
مَعْرُوءٌ حَدَّثَنَا

تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی، جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں  
نہایت نفیس اعلیٰ درجے کا سرخ پتھر جڑا ہوا تھا۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْمُزَنَرِيِّ حَدَّثَنَا عُذُودَةُ بْنُ الرَّيْمِ وَأَبُو سَمَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بَذَتْ حَبِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِصَتْ فِي حَبَّةِ الْوَدَّاجِ فَقَالَ

ابھی میں ان کی وجہ سے رکتا پڑے گا؛ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ مکہ آنے کے بعد طواف زیارت کر چکی ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ بھر چلنا چاہیئے۔

۱۵۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن سیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع (وداعی حج) کہا کرتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باحیات تھے اور ہم نہیں سمجھتے تھے کہ حجۃ الوداع کا منہم کیا ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التذکرہ اور اس کی شتا بیان کی اور صبح دجال کا ذکر پوری تفصیل کے ساتھ کیا، آپ نے فرمایا کہ جتنے بھی انبیاء اللہ نے بھیجے سب نے دجال سے اپنی امت کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور دوسرے انبیاء نے بھی جو آپ کے بعد مبعوث ہوئے اور وہ تھیں (امت مسلمہ) میں سے نکلے گا (اور خلائی کا دعویٰ کرے گا) پس اگر کسی وجہ سے تمہیں اس کے متعلق اشتباہ ہو تو یاد رکھنا کہ تم اپنے رب کی ان تین صفات کو پوری طرح جانتے ہو، ایک تو یہ کہ تمہارا رب کا نا نہیں ہے۔ اور صبح دجال دائیں آنکھ سے کا نا ہوگا، اس کی آنکھ ایسی معلوم ہوگی، جیسے انگور کا دانہ، خوب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے باہم خون اور اموال اسی طرح حرام کیے ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس جیسے میں ہے۔ ہاں زنا، لواط، رہناتین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ڈرایا۔ افسوس! آپ نے ولیم فرمایا یا ہے کی گردن مارنے لگے جاؤ۔

۲۸ھ میں سے عروین خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، اس کے حج کے بعد پھر آپ نے کوئی حج نہیں کیا تھا یہ حج حجة الوداع تھا۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ دوسرا حج آپ نے ہجرت سے پہلے، مگر میں کیا تھا۔

۱۵۲۹۔ ہم سے سفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مدیک نے، ان سے ابوذرہ بن عمر بن جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَابِسَتَاهَا فَقُلْتُ إِنَّمَا  
قَدْ آتَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ

٥٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَحْدِثُ حِجَّةَ الْوُدَاعِ وَالَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حِجَّةُ الْوُدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَآتَىٰ عَلَيْهِمُ ثَوْدَ كَرِّ الْمُسْلِمِ الدِّجَالِ فَاطْنَبَ فِي وَكْرِهِمْ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْزَلَ أُمَّتَهُ أُنْدَرَهُ نَوْمُ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ نَكَرَتْهُ يَحْرُجُهُمْ فَبُكُوا عَلَىٰ عَيْنِهِمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَىٰ عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَىٰ مَا يَخْفَىٰ عَلَيْكُمْ ثَلَاثَانَ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَرَأَيْتُ أَعْوَرَ عَيْنَيَّ أَيْمَنَىٰ كَأَنَّهُ عَلَيْهِ عَيْبُهُ طَافِيَهُ إِلَّا لَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ لِحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا هَلْ بَلَغْتُ فَأَوَّلُ نَعْمٍ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ أَنْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِ الْأَيْصَرِ بِعَيْنِكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ \*

کیا میں نے پہنچا دیا، صحابہؓ نے عرض کی کہ آپؐ نے پہنچا دیا۔ فرمایا اے  
 وحیکم (راوی کو حکم ہے) ادھر دیکھو میرے بعد کا فرزند بن جانا کہ ایک

١٥٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ الشَّيْخَ صَاحِبَ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَا تِسْعَ مِائَةٍ عَزَا وَأَنَّهُ حَبِطَ  
بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَبِطَةً قَدْ جَدَّ لَهُ يَحْتَجُّ بِبَدَنِهِ حَبِطَةً  
أَوْدَاجَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَهَكَذَا أُخْرَى :

٥٢٩. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ مَدْيَنٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَدْرٍ  
عَنْ جَدْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

موقعہ پر جبرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر فرمایا میرے بعد کا فرزند بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۵۳۰۔ مجھے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ اپنی اصل بیست پر آگیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) جب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں؟ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں دیکھ ہی ہے؟ پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا پس تمہارا خون اور تمہارا مال، محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے

اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم کراچی میں مبتلا ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو جہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن میر بن جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر انھوں نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ نے دہرہ یہ جملہ فرمایا:

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفَيْنُ ۱۵۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ لِيَجْزِيَ اسْتَنْصِبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَارِ اسْتَنْصِبَ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۝ ۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قِيَامُ اسْتِئْذَانٍ لِكَهَيْبَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُمْتَلِئَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمِ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَشَعْبَانَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بَعْدَ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ بَلَدَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بَعْدَ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ يَوْمَهُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بَعْدَ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَآخِيَةُ قَالَ دَا عَمَّا صَلُّوا عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا أَيْ بَلَدِكُمْ هَذَا أَيْ فِي شَهْرِ كُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَسَبِّحُوا لَهُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ إِلَّا فَلَ تَرْجِعُوا بَعْدِي مُلًّا لَا تَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَدْنَى لَهُ مِنْ بَعْدٍ مِنْ سَمْعَةٍ كَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ مَدَنِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ۝

تے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی آیت؟ انھوں نے کہا ”الیدوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی“ آج میں تم پر اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت پوری کر دی، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خراب معلوم ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفہ میں کھڑے تھے۔

۱۵۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ریح کے لیے نکلے تو کچھ لوگ ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھ ہوئے تھے، کچھ حج کا اور کچھ عمرہ اور حج دونوں کا۔ حضور اکرمؐ نے بھی حج کا احرام باندھا تھا۔ جو لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یوم نحر میں حلال ہوئے تھے۔

۱۵۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی اور انھوں نے اپنی روایت اس تفریع کے ساتھ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجتہ الوداع کے لیے ہم نکلے، ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

۱۵۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، آپ سعد کے صاحبزادے ہیں، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے من میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، وارث تنہا میری لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی ادھا کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر تہائی کر دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو صاحب مال چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے

الْقُرْبَىٰ عَنْ قَبِيصِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَا سَامِعِينَ الْيَهُودَ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَبَيْنَا لَا نَخْذَنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ آيَةُ الْيَوْمِ فَقَالُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتَ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتَ عَلَيْنَا نِعْمَتِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ آتَى مَكَانٍ أَنْزَلَتْ أَنْزَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ يَعْرِفُهُ ۝

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسودِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا مِنْ أَهْلِ يَمْعُرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجَّتِهِ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعَجْرَةٍ وَهُمَرِيٍّ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ ۝

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الْوَدَاعِ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَوْلُهُ ۝

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى دَأْدَاءًا وَمَالٍ وَلَا بَيْرُثِي إِلَّا ابْنَةً لِي دَاجِدَةً أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَا لَشَيْءٍ قَالَ وَانْقُلْتُ كَثِيرًا إِنَّكَ أَنْ تَذَرَهُ وَتَتَلَقَّ أَحْبَبَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُونَ النَّاسَ وَكُنْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ



بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑا اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود رہی تو تمہیں اس پر اجر ملے گا۔ اس فقرہ پر بھی تمہیں اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے متہ میں رکھو گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (دیہاری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جا سکوں گا؟ فرمایا اگر تم نہیں جا سکتے تب بھی اگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوئی عمل کرو تو تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان! (میرے ساتھیوں (صحابہ) کی ہجرت کو کامل فرادے اور انھیں پیچھے نہ بٹھا لیکن محتاج و ضرورت مند تو سعد بن خولہ (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ هِزْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَائِبِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ تَائِبِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَامَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى يَسِيرَ عَلَى حِمَارٍ دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بِيَدِي فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَمْلَأُ يَدَايَا فَنَارَ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الْقَوْمِ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ دَاكَا شَاهِدَةً عَنْ

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ تَائِبِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَامَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ

سَيِّدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ لَعَنَ قَائِدًا وَجَدَ فَجْوَ لَفَ.

کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (سوزیں) رفتار کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح چلتے تھے کہ سواری کا کجاوہ حرکت کرتا رہتا تھا اور جب کشادہ جگہ ملتی تو اس سے تیز چلتے تھے۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ تَالِثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

۱۵۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عدی بن ثابت نے، ابن یزید الخطیبی نے، ابویوب نے اور انھیں ابوالرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی تھیں۔

باب ۵۲۶ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ.

۵۲۶۔ غزوة تبوک، اس کا نام غزوة عسرت (تنگی کا غزوة) بھی ہے۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْمُحْرَكِينَ لَهْرًا ذَهُمَ مَعَهُ فِي جَبَشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ ذَا أَتَقْتَهُ دَهْرَ غَضَبَانٍ وَلَا أَهْجُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِّنْ مَّنْعِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ تَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَى مَا رَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا أَلَبَتْ إِلَّا مُرُوبِعَةً لَّذِ سَمِعْتُ بِلَالًا يُبَادِرُنِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ قَيْسٍ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ عُرْوَةَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِيبَيْنِ وَهَذَيْنِ الْبُعِيدَيْنِ لِيَسْتَوِيَ أَلْبَعِيرُ بَيْنَهُمَا فَخِذْنِي مِّنْ سَعْدٍ فَأَطْلُقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ

۱۵۴۰۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے بريد بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لیے سواری کے جانوروں کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ حبشہ عسرت میں شریک ہونا چاہتے تھے، یہی غزوة تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لیے سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں انھیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی دامگیر تھا کہ کہیں آپ میری وجہ سے مکہ نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انھیں حضور اکرمؐ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ بیکار رہے تھے اے عبد اللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ حضور اکرمؐ تمھیں بلا رہے ہیں۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے اودیہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ غایت فطرتے ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خرید لیا تھا اور فرمایا کہ انھیں اپنے ساتھیوں کو دیدو۔ اور انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا

مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا آفِي حَدَّثْتُمْ شَيْئًا تَدْرِيْعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِيَّاكَ عِنْدَنَا الْمَصَدَّقُ وَلَنْفَعَكَ مَا أَجَبْتُ مَا نَطْلُقُ أَبُو مُوسَى يَنْفَعُ مِنْهُمْ حَتَّى أَتُوا الْإِسْلَامَ بَنِي سَعْدٍ أَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ إِيَّاهُمْ فَمَنْ عَطَاءٌ هُوَ بَعْدَ حَدَّثٍ تَوْهُمُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثْتُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى :

آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد دیا تھا کہ آنحضرت نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتَخْلِفُنِي فِي الْقَبِيلَيْنِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هُزْدَنَ مِنْ مُوسَى إِذَا أَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيٍّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا :

کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور ابو داؤد نے بیان کیا، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، اور انہوں نے مصعب سے سنا۔ ۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا جَبْرِ اللَّهُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَتْ كَيْفِي يُقُولُ يَلُوكَ الْعَزْمَةُ أَوْ تَقِي أَحْمَانِي حُنْدِي قَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَحْيَى فَكَانَ لِي أَجْرٌ فَقَاتَلَ نِسَاءً فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَدَ الْأُخْرَى قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَنَّهُمَا عَصَى الْأُخْرَى فَلَمَّ يَتِيَهُ قَالَ فَا تَنْتَزِعُ الْعَصَا مِنْ يَدِهِ مَنْ فِي الْعَاقِبِ فَا تَنْتَزِعُ إِحْدَى ثَوْبَيْتِيهِ فَا تَبَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَرَ ثَوْبَيْتِيهِ مَا لَ عَطَاءُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری سواری کے لیے انھیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان آدمیوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری سواری کے لیے عنایت فرمائی ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمھیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دج میں نے ادنیٰ آپ سے مانگے تھے سنا تھا کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انھوں نے کہا، کہ

آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہ کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد دیا تھا کہ آنحضرت نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی :

۱۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے جا رہے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہر جیسے مرثیٰ عبد السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے لیکن فرق یہ ہے

۱۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ مجھے صفوان بن یحییٰ بن امیہ نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ عسرت میں شریک تھا، بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام اعمال میں اعلیٰ پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ عطاء نے بیان کیا، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ایک مرد دو سبب اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک غصی سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کاٹا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے

وَحَبِطَتْ آتَاهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفِيدَ عِيْدُهُ فِي فَيْتِكَ تَقْضِيهَا كَمَا هِيَ فِي فَيْتِكَ  
تَقْضِيهَا ۝

اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کا آگے کا ایک  
دانت بھی ساتھ چلا آیا۔ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے تو آنکھوں نے دانت کے ٹوٹنے پر کوئی مواخذہ نہیں  
کیا، عطار نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا۔ پھر کیا وہ تمہارے منہ میں اپنا ہاتھ دیتا تاکہ

تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے ۝

باب ۵۳۱ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِينَ  
خُلِقُوا ۝

۵۳۱۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔  
اور اللہ عزوجل کا ارشاد "وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الْكَذِبِينَ  
خُلِقُوا"

۵۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے  
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے، ان سے عبد اللہ بن کعب بن  
مالک نے کہ جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کے حاضر اولاد  
میں سے آپ ہی کعب رضی اللہ عنہ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے، انھوں  
نے بیان کیا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک میں شریک  
نہ ہو سکے کا واقعہ سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ  
میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ  
ہوا ہوں۔ البتہ غزوہ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوہ  
بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرم نے کسی قسم کی ناگواری  
کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقع پر قریش کے قافلے کی تلاش میں  
نکلے تھے (جنگ کا ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی سابقہ  
تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے ٹھیکڑ ہو گئی اور میں لیلۃ عقبہ میں  
دافنہ کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ وہی رات ہے  
جس میں ہم نے دکن میں، اسلام کے لیے عہد کیا تھا اور مجھے تو یہ غزوہ بدر  
سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا بہت  
ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحب  
مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر۔ جبکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس سے  
پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقع پر  
میرے پاس دو اونٹ تھے۔ حضور اکرم جب کبھی کسی غزوے کے لیے تشریف

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ  
ابْنَ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِي حِمْيَرَ عَمِي  
قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ  
قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَّمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ  
تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةٍ بَدْرَ وَلَمْ  
يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا رَأْسًا سَدَّ رَجْمَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَيْرَ مُرَئِي حَتَّى جَمَعَ  
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عُدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مَنَاعٍ وَلَقَدْ  
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ  
الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَلَّيْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبَبْتُ أَنْ  
يُنَاجِيَهَا مَشْهُدٌ بَدْرٍ قُلَانِ كَأَنْتَ بَدْرٌ أَذْكَرُ فِي  
النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَيْرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى  
وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَ  
اللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِيْدِي تَبْلُهُ رَاجِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى  
جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَوْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَدَرِي بِغَيْرِهَا  
حَقٌّ كَأَنْتَ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيِّ شَيْدٍ وَاسْتَقِيلَ سَفَرًا

ے جاتے تو آپ اس کے لیے ذمہ داری اٹھانے لگے۔ یہی وہی شخص تھا جو بعد ازاں معاملہ راز میں رہا۔ لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو میری مرضی شریعتی، سفری، ہیبت طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی کثرت تعداد تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لیے حضور اکرم نے مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت مزاحمت کے ساتھ بتا دیا تھا تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیار ہو کر اس جہاد پر آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی کر دی۔ جس سے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ ہیبت تھے۔ اتنے کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا اندراج بھی مشکل تھا۔ کعب بنی النضر نے بیان کیا کہ کوئی شخص اگر اس غزوہ میں شریک نہ بنا چا سنا تو وہ یہ خیال کرے کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ دشمن کی کثرت کی وجہ سے (الایہ کہ اس کے متعلق وہی مادل ہو) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس غزوہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو بھل چکے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز ہوتے تھے۔ حضور اکرم بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ اس میں بھی تیاری کروں گا۔ اور اس طرح ہر روز اسے مانتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ یہی تیاری کروں گا۔ مجھے ذرائع میسر ہیں۔ اپنی دقت گزرتا رہا۔ اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کر لیں اور حضور اکرم مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔ اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پیر سون تک تیاری کروں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا۔ کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لیے سوچا لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا غزوہ میں شرکت میرے لیے بہت دور کی بات ہو گئی اور میں بھی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انھیں پاؤں گا۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جس کے پیروں سے نفاق چمکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ حضور اکرم نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے یہ دلیافت فرمایا کہ کعب نے

بَعِيدًا وَمَعَارًا وَعَدُّ الْكَيْفَ الْخَلِيٍّ لِلْسَّالِمِينَ أَمْرَهُمْ  
لَيْتًا حَبْرًا أُمْبَةً عَزِيدَهُمْ مَا خَبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي  
يُرِيدُ وَالسَّالِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ لَيْتًا بِحَافِظٍ يُرِيدُ الدَّيُّوَانِ نَالَ  
كَمَيْتٍ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ يَبْغِي  
لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحَى اللَّهُ وَهَرَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغُرَّةَ حِينَ طَابَتِ الشَّامُ  
وَالظَّلَالُ رَتَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالسَّالِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقَتْ أَغْدُ وَبَكَى أَتَجَهَّرَ مَعَهُ  
فَارْجِعْ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا خَادِمٌ  
عَلَيْهِ نَعْمُ يَزِلُّ يَمَادِي فِي حَتَّى اسْتَدَّ بِالنَّاسِ الْحِدُّ  
فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّالِمُونَ  
مَعَهُ وَلَمْ أَفِضْ مِنْ جَهَارِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّرُ  
بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَدَدْتُ بَعْدًا  
أَنْ نَصَلُوا إِلَّا تَجَهَّرَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا ثُمَّ  
عَدَدْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَفِضْ شَيْئًا نَعْمُ يَزِلُّ فِي  
حَتَّى اسْرَحُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَسْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ  
فَأَدْرِكُهُمْ وَلَيْتَنِي قَعَلْتُ فَلَمْ يَقْدِرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ  
إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفْتُ بِيَهْرًا حَزَنِي إِنْ لَأَأَرَى إِلَّا  
رَجُلًا مَعَهُ مَا عَلَيْهِ الْيَقَانُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَدَدَ اللَّهُ  
وَمِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَنْزِلْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ ثَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ  
يَتَبَوَّكُ مَا تَعَلَّ لَعَبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا وَنَظَرَهُ فِي عَظْمِهِ فَقَالَ  
مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ مِمَّنْ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي آتُهُ  
تَوَجَّهَ تَائِلًا حَضَرَنِي هَيْبَتِي وَتَقَفْتُ أَتَدَّكُرُ الْكَذِبَ

وَأَقُولُ بِمَا ذَا أَخْرَجَ مِنْ سَخَطِهِ عَدَاؤًا سَتَعَنَّتْ عَلَى  
ذَلِكَ يَكُلُّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِ قَلْبًا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظْلَمَ قَارِئًا زَا عَمِي أَبَا طَلٍّ  
دَعَرْتُ أَيْ لَنْ أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا يَشِيءُ فِيهِ كَذِبٌ  
فَاجْتَمَعَتْ رِجَالُهُ وَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَارِئًا مَا كَانَ إِذَا أَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالتَّسْبِيحِ فَيُرَكِّعُ  
فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلتَّائِي قَلْبًا فَعَلَّ ذَلِكَ جَاءَهُ  
الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْذِرُونَ أَبِيهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَ  
كَأَنَّا يُضَعَّةٌ وَتَمَانَيْنِ رَجُلًا قَبِيلٍ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَا بَيْنَهُمْ وَبَالِعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ  
لَهُمْ وَوَكَّلَ سَارِيَهُمْ إِلَى اللَّهِ فُجِئَتْهُ قَلْبًا سَلَّمَتْ  
عَلَيْهِ تَبَسُّمًا تَبَسُّمُ الْمُتَقَبِّبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى جِئْتُ  
أَمْسِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ  
تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ طَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِي وَ اللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ

عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ التَّنْبِيهِ لَرَأَيْتُ أَنْ سَاخُرُجَ مِنْ  
سَخَطِهِ يَعْذِرُ قَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا ذَلِكُنِي وَ اللَّهِ لَقَدْ  
عَمِلْتُ لَكِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ  
عَمِي يُؤْمِنُكَ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَى ذَلِكُنِي حَدَّثْتُكَ  
حَدِيثَ صَدَقَ عَمِي فِيهِ إِي لَارْجُو فِيهِ عَفْوُ اللَّهِ  
لَا وَ اللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُدْرَةٍ وَ اللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى  
وَلَا أَلَسَرُ مَتْنِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقَطُّ حَتَّى  
يَقْضَى اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَكَانَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي سُلَيْمَةَ  
فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ  
ذَنْبًا قَبِيلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونُ أَهْدَرْتَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَّ رَأْيِيهِ  
الْمُخَلَّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتِيُونِي  
حَتَّى أَزِدَّ أَنْ أَرْجِعَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ

کیا کیا۔ جو سلسلہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے کہو غزوہ  
نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بڑی  
بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے میں ان کے متعلق خیر کے سوا اور  
کچھ معلوم نہیں، آنحضرتؐ نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ واپس تشریف لا رہے ہیں، تو اب  
مجھ پر ٹکرو ترمود سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا  
جب سے میں کل آنحضرتؐ کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی راہ  
سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ  
مدینہ سے بالکل قریب آچکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے  
اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح  
محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح  
کے وقت حضور اکرمؐ تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف  
لائے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت  
نماز پڑھتے۔ پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جیسا کہ  
فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں شریک نہیں  
ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے لوگوں کی  
تعداد تقریباً اتنی تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے ظاہر کو قبول فرمایا، ان سے  
عذر لیا، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا  
اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے۔ آپ کی  
مسکراہٹ میں نئی تھی۔ پھر فرمایا آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ  
گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے  
کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی میرے پاس سواری  
موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے  
آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھر کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔  
مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ  
ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان  
کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر  
دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آنحضرتؐ  
کو میری طرف سے کسب کی ہوگی لیکن اللہ سے مجھے عفو و درگزر کی پوری امید ہے۔

نہیں، خدا گواہ ہے مجھے کوئی خدشہ نہیں تھا، خدا گواہ ہے اس وقت سے پہلے کبھی میں اتنا قوی اور فاسخ ابال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتادی ہے۔ اچھا اب جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے جو سہلہ کے کچھ افراد بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمھارے متعلق یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمھارے گناہ کے لیے تمھارے لیے حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرمؐ سے کوئی جھوٹا عذر کراؤں، پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انھیں جواب بھی دی ملا جو تمھیں ملا۔ میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مرہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو ایسے صحابہؓ کا نام انھوں نے لے دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے ان کا طرز عمل میرے لیے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انھوں نے جب ان حضرات کا نام لیا تو میں اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات حیت کرنے کی ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے صرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے میرے دوستا ہیوں (یعنی مرہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلا ہی چھوڑ دیا بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر بہت وجہات تھیں۔ میں باہر نکلتا تھا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا اور بازاروں میں گھوما کرتا تھا۔ لیکن مجھ سے بولنا کوئی نہ تھا۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا تھا، آپؐ کو سلام کرتا۔ جب آپؐ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے تھے۔ میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرمؐ

ہل تَقْبَلُ هَذَا مَعِيَ أَحَدًا قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِغَلَّ مَا قُلْتَ قَبِلْتُمَا مِثْلَ مَا قَبِلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا امْلَاكُ بْنُ التَّمِيمِ الْعَمْرِيُّ وَدِهْلَانُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَقَيْقِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا ابْدَا فِيهِمَا سُوءًا فَمَضَيْتُ مِنْ ذِكْرِهِمَا لِي وَتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامَتَا إِلَيْهَا الشُّكَّةُ مِنْ بَيْنِي مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَا جَنَّبْنَا النَّاسَ وَكَتَبُوا لَنَا حَتَّى تَنْكَرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ إِلَّا أَنْتِ أَغْرَبْتُ فَبَيَّنَّا عَلَى ذَلِكَ تَحْسِينِ كَيْلَةٍ فَأَمَّا صَاحِبَايَا فَاسْتَكَنَّا وَفَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا بِبُكْيَيْنِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبُّ الْقَوْمِ وَأَجْدَدُ هُمْ فَكُنْتُ أَحَدِهِمْ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَخُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ دَائِرِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلِمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَعْثِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي لَفْظِي هَلْ حَزَنَ مَقْتَدِي بِرَدِّ الْإِسْلَامِ عَلَى أَمْرٍ لَا تُعْزَأُ مَعِي قَوْمِيَا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ أَنْظُرُ فَإِذَا أَتَيْتُ عَلَى صَلَافِي أَتَيْتُ إِلَى وَرَاقَا انْتَفَعْتُ نَحْوَهُ أَغْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَى ذَلِكَ مِنْ جَنُودِ النَّاسِ مَقْبِيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ كَائِطٍ إِلَى قِتَادَةٍ وَهُوَ ابْنُ عَيْبِي وَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَا لَكَ مَا رَدَّ عَنِّي السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قِتَادَةٍ أَشَدُّكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ نَسَكْتُ فَعَدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُ لَهُ فَسَلَّمْتُ فَعَدْتُ لَهُ فَتَقَدَّسَ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَمَا مَنَ هُنَاكَ وَ تَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ قَبِيْنَا أَنَا أُمَيَّةُ بْنُ سُوَيْقٍ الْمَدِينِيُّ إِذَا تَبَطَّيْ مِنْ أَتَابِطِ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ قَدِيمٍ يَا تَلْعَامُ بَيْعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَكُلِّفَ النَّاسُ كَيْشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَهُ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ تِلْكَ عَسَانَ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ

کے مبارک منٹ بٹے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو نکلیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے مگر کبھی جوں ہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انھوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابوقتادہ! انھیں اللہ کا واسطہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انھوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ واسطہ کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غلہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط میں یہ تحریر تھا۔

”ابا بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب (یعنی حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم) تمھارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ

نے تمھیں کوئی ذیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمھارا حق ضائع کیا جائے۔ تم

ہمارے یہاں آ جاؤ، ہم تمھارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔“

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آگئی۔ میں نے اس خط کو تنویر میں جلادیا، ان پچاس دونوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا، میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو دجنھوں نے میری طرح معذرت کی تھی، بھی میری حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے سیکے چلی جاؤ۔ اور اس وقت تک دیں رہو

فَاتَتْهُ قَدْ بَلَغَتْ أَنْ صَاحِبَكَ قَدْ جَنَّاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ  
اللَّهُ يَدَارِهُوَ لَنَا مَضِيحَةً فَأَلْحَنَ بِنَا لَوَاسِكَ فَقُلْتُ  
لَنَا قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَرَكَاتِ فَنَمَتُ بِهَا التَّنَوُّ  
فَجَعَلَتْهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَدْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخُسَيْنِ  
إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ فَقَالَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْكَ أَنْ تَعْتَرِلَ  
أَمْرًا تَكُ فَقُلْتُ أَطْلَعَهَا أَمْ مَا خَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ  
اعْتَرِلْهَا وَلَا تَعْرِجْهَا دَارِئِلَ لِي صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ  
فَقُلْتُ لَا مَرَأِي أَنَحِيَّ يَا هَلِكُ فَقُلْتُ فِي عَيْنِهِمْ حَتَّى  
يَقْضِي اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبُ نَجَافَتِ امْرَأَةً  
هَلَكُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَلَكُ بْنُ أُمَيَّةَ شَيْخٌ  
صَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَعَلْتُ تَكْرَةً أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ  
وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ مَا بِهِ حَرْكَهُ  
إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَنْبِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِ مَا  
كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَوْزَنَ  
لِامْرَأَةِ هَلَكُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْذُمَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا  
اسْتَأْذَنْ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي  
مَا يَقُولُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ  
فِيهَا دَارِئِلُ شَابٌ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ كَيَالٍ  
حَتَّى كَسَلْتُ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حَيْثُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مَنَّا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ  
الْفَجْرِ صُبَّحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ مَنْ  
بِيُوتِي قَبِينَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الْيَتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ  
صَانَتْ عَلَى نَفْسِي وَصَانَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا وَجَبَتْ  
تَبَعْتُ صَوْتِ صَارِيحِ أَدْنَى عَلَى جَبَلٍ سَلِيمٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ  
يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبْشُرْ قَالَ خَرَفْتُ سَاحِدًا وَقَعَرْتُ  
أَنْ قَدْ جَاءَ قَرْجٌ وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ دجن کا مقابلہ ہوا تھا، کی بڑی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہلال بن امیر بہت ہی بوڑھے اور ناتوان ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صرف ان سے صحبت نہ کرو، انھوں نے عرض کی خدا گواہ ہے وہ تو کسی چیز کے لیے حرکت بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عقاب ان پر ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا دن، ان کے آنسو تھکنے کو نہیں آتے میرے گھر کے بعض افراد نے کہا کہ جس طرح ہلال بن امیر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت آنحضرتؐ نے دے دی ہے آپ بھی اسی طرح کی اجازت آنحضرتؐ سے لے لیجیے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس کے لیے آنحضرتؐ سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں معلوم نہیں جب اجازت لینے جاؤں تو آنحضرتؐ کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے اور جب سے آنحضرتؐ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی سح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ میرا دم کھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود میرے لیے تنگ ہوتی جا رہی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی جہاں سے میرے چہرے پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن لک: تمہیں بشارت ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب کشافش ہو جائے گی۔ فجر کی رات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توفیق و قبولیت کا عہد کر دیا تھا۔ لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لیے آئے لگے۔ درمیرے دو ساتھیوں کو بھی جا کر بشارت دی۔ ایک صاحب (نہیر بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے اور قلیلہ اسم کے ایک ساتھی نے پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابی نے (سلسلہ پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں نے جنھیں دیدیے خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا دھبے نہ باقی اور میری ملکیت

وَسَلَّمَ تَتَوَكَّلُ اللَّهُ عَلَيْنَا جِئْنَا عَلَى مَلَأَةِ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يَتَشَرُّونَنَا وَذَهَبَ بَنُو صَاحِبِي مَبْتَحِرُونَ وَرَكَعَ إِلَى رَجُلٍ قَرِيبًا وَسَعَى سَاعِي مِّنْ أَسْكَرٍ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ تَوْبَةً فَنَسَوْتُهُ إِنَّمَا هُمَا بَشِيرَاهُ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يُؤْمِنُ وَأَشْعَرْتُ تَوْبَتَيْنِ فَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يَهْتَفُونَ يَا تَوْبَةً يَقُولُونَ لَهْتَنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَى ظِلْحَةِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرَوُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا أُنْسَا هَا يَطْلِحَةُ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْوُ بَرْقِي وَجْهَهُ مِنَ السُّودِ رَابِشِي بَعْدَ يَوْمٍ مَمَرٍ عَلَيْكَ مِنْذُ وَكَدَدْتُكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ آمِنٌ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مَنِي عِنْدَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مَنِي عِنْدَ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَوَّاهُ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ تَطْعَمُهُ قَمَرٌ وَكَانَتْ تُعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مَنِي تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ عَالِي صَدَقَةٍ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلِكُ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْلِكُ سَهْمِي الَّذِي عَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا تَجَافَى بِالْقِدَافِ لَرَأَى مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَمَا لِلَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مِنْذُ ذُكُرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِثْقًا

میں کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (البرقۃ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو درجہ لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہ رہا جمع تھا۔ طلحہ بن عبید اللہ درود کریم کی طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجود) ہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کمی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: چہو مبارک خوشی اور سرت سے دھک اٹھا تھا۔ اس عمارک دن کے لیے تمہیں بشارت ہو۔ جو بھاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات پر خوش ہوتے تو جبرہ مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی سرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا لیکن کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات و انعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں مجھ اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی، ہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی“ (اس کے ارشاد ”وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ“ تک۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد، میری نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے کے لیے نہیں نوائی ہوگی۔ فرمایا ہے سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُلِّ آخٍ أَن قَلْبُهُمْ ”ارشاد“ ”فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ“ تک۔ کعب

أَيُّهَا فِي مَا تَعَمَّدَتْ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ هَذَا أَكُنْ يَا وَاقِي لَأَرْجُو أَنَّ تَحْفَظَنِي اللَّهُ فَمَا كَيْفَتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدِيبَاتِ اللَّهِ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ - قَوْلًا لِلَّهِ مَا أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَعْصِي قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْلَمَ فِي نَفْسِي مِنْ مَدَنِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَمَا كُنْتُ فَاهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كُنْتُ بِمِثْلِهِمْ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحِبِّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُلِّ آخٍ أَن قَلْبُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَفَبْتُ وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أَيْهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيَاكَ الَّذِينَ تَبَيَّنَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ تَبَايَعُهُمْ وَاسْتَفْقَرُ لَهُمْ وَارْتَجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا حَتَّى قَضَى اللَّهُ رِيْبَهُ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ حَلَفُوا أَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ وَمِمَّا حَلَفْنَا عَنِ الْغُرِّ لَمَّا هُوَ تَحْلِفُهُ إِيَّاَنَا وَارْتَجَاءُ أَمْرَنَا حَتَّى حَلَفْتُ لَهُ دَاْعَتُهُ إِلَى إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ ۝

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم میں ان لوگوں کے معاملے سے جدا رہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لیے طلبِ مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرم نے جھوٹ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَوْا“ میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہوسکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرم نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا، بخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے غدر میان کیے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کے غدر قبول کر لیے تھے۔

**باب ۵۲۸** نَزُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَحْدَرِ

۵۲۸۔ مقامِ حُجْر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام

۱۵۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن زید، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ حُجْر سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی آبادیوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا جب گزرنا ہے تو روتے ہوئے ہی گزرو، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپؐ نے سرسارک پر چڑھا ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آئے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاحُجْرَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا آمَأَ بِهِمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ تَعْرِقَنَّهُمْ نَارُهُ فَاسْرِعُوا السَّيْرَ حَتَّى آجَا زِ الْوَادِي

۱۵۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ حُجْر کو متفق فرمایا، اس معذب قوم کی بستی سے جب تمہیں گزرنا ہی ہے تو تم روتے ہوئے گزرو، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْجَحْدَرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُعَذِّبَكُمْ مِثْلُ مَا آمَأَ بِهِمْ

۱۵۲۶۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے۔ ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے سعد بن ابی سلمہ نے، ان سے نافع بن جبر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر جب آپؐ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو آپؐ کے دھوکے لیے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے انہوں نے یہی بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک دھویا اور جب کہیں تک ہاتھ دھوئے گا ارادہ کیا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْطِيَ حَاجَتَهُ فَقَدْتُ أَشْكِبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ إِذَا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَفَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يُفْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فُضَاً عَلَيْهِ كَقَوْلِ الْجَنَّةِ مَا خَرَجَ مِنْ تَحْتِ جُبَّتَيْهِ فَفَسَلَ مَا تَرَاهُمْ عَلَى حَقَائِقِهِ

لہ ”حُجْر“ حضرت صلح علیہ السلام کی قوم ثود کی بستی کا نام ہے یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ، شدید صاعوں اور بجلی کی کڑک کی صورت میں نازل ہوا تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی۔

توجہ کی آستین تنگ نکلی۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جپے کے نیچے سے نکال لیا اور انھیں دھویا پھر خضیں پر مسح کیا ہ

۱۵۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن بکلی نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن ہل ابن سعد نے اور ان سے ابو حیدر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ”طاہر“ ہے اور یہ انہر ہاڑی ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ہ

۱۵۴۸۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں حیدر طویل نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیا وہ (اپنے دل سے) تمھارے ساتھ ساتھ تھے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی رہا ہو یا انھوں نے فرمایا ہاں! وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی اپنے دل سے تمھارے ساتھ تھے وہ کسی غم کی وجہ سے رک گئے تھے ہ

۱۵۴۹۔ کسری اور قیسر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

خطوط ہ

۱۵۴۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ فارسی) کسری کے پاس اپنا گرامی نامہ عبداللہ بن حذافہ بھی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا۔ اور انھیں حکم دیا کہ یہ کتبہ بصرہ کے گورنر کو دیدیں (جو کسری کی طرف سے متین تھا) کسری نے جب آپ کا مکتوب پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بد دعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہو جائیں۔

۱۵۵۰۔ ہم سے عثمان بن عیثم نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقع پر وہ جملہ میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ بَكْلَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَاهِرَةٌ وَهَذَا الْوَادِيُّ يُحِبُّنَا وَنَحْبُهُ ه

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَدْ نَامَ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْدَامًا تَمَاسُؤُهُمْ مَسِيرًا وَلَا تَقْطَعُهُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ هُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ ه

۱۵۴۹۔ يَابُ كَسْرَى وَكَيْسِرٍ كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَسْرَى وَكَيْسِرٍ ه

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كَسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْدُو نَعْمَةً إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَذَعَا عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كَسْرَى فَلَمَّا تَرَاكَ مَرَّقَهُ فَحَسِبَتْ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَذَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمَزُقُوا كُلَّ مُمَرِّقٍ ه

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ لَقَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ

سے سنا تھا میں ارادہ کرچکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہل فاس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارثت تحت وناج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ تو کم کبھی صلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

۱۵۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ اوداع کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، سفیان نے ایک مرتبہ مع الغلمان کے بجائے مع العبیان بیان کیا۔

۱۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے سائب رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے یاد ہے جب میں بچوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

۵۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور آپ کی وفات۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو بھی مرنا ہے اور انھیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں حاضر کرو گے۔“ اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے کہ خیر میں (زہرا) لود لقمہ جو میں نے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا اس کی اذیت آج نبی میں محسوس کرتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ اس زہر کی اذیت کی وجہ سے کٹ جائے گی۔

۱۵۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں والمرسلات عرفا کی قراوت کر رہے تھے، اس کے بعد پھر

بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنِ الْحَقَّ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأَقَابِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَنَا بَلَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ نَارِسٍ قَدْ مَكُّوا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُغْلِبَهُ قَوْمٌ وَكَوْا أَمْرَهُمْ أَمْرًا ۝

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغُلَامَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ فَمَلَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الْعَبْيَانِ ۝

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْعَبْيَانِ فَمَلَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ مُتَمَدِّمَةً مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ۝

يَا نَبِيَّ مَرَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَنْتُمْ مَيِّتُونَ - ثُمَّ أَتَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْدَ رَبِّكُمْ تَحْتَصِفُونَ وَقَالَ يُوسُفُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ غَزْوَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرْجِعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَنَا إِلَّا أَحَدٌ أَلْعَاظِعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ عَجَبِيرَ فُهَذَا أَدَانٌ وَحَدَّثَ الْوَقَاعُ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ الشَّعْرَ ۝

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُؤَسَّلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا

حَقِّ قَبْضَتِهِ اللَّهُ ۖ

آپ نے جس کبھی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد  
قبض کر لی ۖ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ حُضْرُنُ التَّخَطُّبِ يُدْفِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا آبَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ  
مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُوا قَسَا لَ هُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ  
الَّذِي إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَكُمْ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ  
مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ ۖ

۱۵۵۴۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو یسیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کو مجالس میں  
اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعتراض  
کیا کہ اس جیسے تو ہمارے بچے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
یہ طرز عمل جس وجہ سے اختیار کیا وہ آپ کو معلوم بھی ہے، پھر عمر رضی اللہ  
عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی ”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ  
وَالْفَتْحُ“ کے متعلق پوچھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) اسی کی اطلاع دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم نے بتایا میں بھی اس  
آیت کے متعلق جانتا ہوں ۖ

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ  
الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ  
الْخَيْبِ وَمَا يَذُرُّ الْخَيْبِ اسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ اسْتَوْفَى الْكُتُبَ كَكُوتِ بَا  
لَنْ تَعْلَمُوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَارَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ كَيْفٍ  
تَنَارَعُ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا  
يُرَدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَإِنِّي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا  
تَدْعُونِي لِأَنِّي وَأَصَاهُمُ يَخْلِفُ قَالَ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ  
مِنْ حَزِينَةَ الْعَرَبِ وَأَجِزُوا الْوَفْدَ يَنْحَوُّ مَا كُنْتُ  
أَجِزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ النَّبَا لِيَفْعَ أَوْ قَالَ فَتَسِيَتْهَا ۖ

۱۵۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث  
بیان کی، ان سے سلیمان احول نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا۔  
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا معلوم بھی  
ہے جمعرات کے دن کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں  
شدت اسی دن ہوئی تھی۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ لاؤ میں تمہارے  
بے ہدایات لکھ دوں۔ کہ اس کے بعد پھر تم کبھی صحیح راستے کو نہ چھوڑو گے  
لیکن وہاں اختلاف و نزاع ہو گیا کہ کون کونسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شدت  
کی حالت میں لکھوانے کی تکلیف دینی چاہیے یا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا  
نبی کے سامنے اختلاف و نزاع نہ ہونا چاہیے۔ بعض حضرات نے کہا، کیا  
بات ہے شاید آپ کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اس کے متعلق خود آنحضور  
ہی سے پوچھا جائے (کہ آپ کے حکم کی تعمیل کجائے یا آپ کی تکلیف کے پیش نظر اسے ملتوی کر دیا جائے) یہ جملہ صحابہ نے آپ کے سامنے کئی بار  
دہرایا۔ پھر آپ نے خود ہی فرمادیا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں جس احوال و کیفیات میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ کو  
تین چیزوں کی وصیت کی۔ فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ و فود و جو قبائل کے تمہارے پاس آئیں، انھیں اس طرح دیا کرو جس طرح میں  
دیتا آیا ہوں اور سلیمان احول نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے تیسری وصیت کے متعلق سکوت اختیار فرمایا یا انھوں نے یہ کہا کہ میں اسے بھول گیا ہوں ۖ

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۵۵۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عبد اللہ بن  
عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ۔ میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کرب لیے چینی کے عالم میں ہیں۔ تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر اہل بیت میں اس مسئلہ میں اختلاف و نزاع ہونے لگا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز دے دو کہ اس پر آپ دستاویز لکھوادیں۔ اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض حضرات نے اس سے مختلف دوسری رائے پر اصرار کیا جب اختلاف و نزاع زیادہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شُرک کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ دَعَيْنَا لَكُمُ الْقُرْآنَ حَسْبَتْ لَنَا بِلِلَّهِ تَاخَلَّتْ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاحْتَصَمُوا فِيمَهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِئُوا يَكْتُبُ لَكُمُ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ فَلَمَّا اكْتَفُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِئُوا مَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَمَّكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ التَّرْزِيَةَ كُلَّ التَّرْزِيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْلَافِهِمْ وَلَفْطِهِمْ

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبْرِ الدَّخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَأْنِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ فَصَحَّحَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ فَبَكَيتُ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ أَهْلَهُ يَتَّبِعُهُ فَصَحَّحْتُ

۱۵۵۷۔ ہم سے میرے بن صفوان بن جابر نخعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الوفا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب

پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی مٹی

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَمِيعَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَآخَذَتْهُ حُمَّى يُقَالُ مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ .. الْوَيْبَةُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ

۱۵۵۸۔ ہم سے عمر بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عند بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفا میں فرما رہے تھے۔ آپ کی آواز مجھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الخ کی تلاوت کر رہے تھے دینی ان لوگوں کے ساتھ

جس پر اللہ نے انعام کیا ہے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دیدیا گیا ہے (اور آپ نے آخرت کی زندگی پسند فرمائی ہے)

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَّ مَرَضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الْكَرْبِيِّ الْأَعْلَى :

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لَقِيَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يَحْتَأِ أَوْ يَخْبِرُ فَلَمَّا اشْكَلَى وَصَفَرَهُ الْقَبْعُ قَدَّاسُهُ عَلَى فَنَدَى عَائِشَةَ غُضِي عَلَيْهِ نَكَمًا آفَاقَ شَحْصَ بَصَرَهُ نَحْوَ مَنَعٍ أَبْلَبٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَفَفْتُ أَنَّهُ حَيًّا بِشَعْرِ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا دَهْوً مَعِينًا :

چوت کی موت اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ہیں دینی دنیاوی زندگی کو پسند نہیں فرمائیں گے، مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے صمت کے زمانے میں بیان فرمائی تھی :

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَا مُسْنَدُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَوَالِكُ زَلَّطَ بِسُتْرٍ بِمَ قَامْبَدَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذَتْ يَوَالِكُ فَقَصَمَتْهُ وَلَفَضَتْهُ وَطَبَّخَتْهُ ثُمَّ دَفَعَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَرَجَ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَرَجَ ابْنَيْنَا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا حَدَّثَنَا أَنَّ فَرَّخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ مُبَعَّةً ثُمَّ قَالَ فِي الْكَرْبِيِّ الْأَعْلَى لَمَّا قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ

۱۵۶۱۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے عمار نے حدیث بیان کی۔ ان سے صخر بن جویریہ نے۔ ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی۔ حضور اکرم اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے ہاتھوں سے چبا کر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد آنحضرت کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عمو طریقہ سے آنحضرت اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ میں نے آپ کو اتنی اچھی مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ "تین مرتبہ اور



بَيْنَ حَاتِنَتِي وَذَا قَتْنِي : آپ کا انتقال ہو گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

۱۵۶۲۔ مجھ سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر مودتین (سورۃ قلق اور سورۃ اناس) پڑھ کر دم کر لیتے تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر پھاڑتے تھے۔ پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں مودتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

۱۵۶۳۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن عبداللہ بن زہیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ وفات سے کچھ پہلے آنحضرت سے آپ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم کہہ رہے ہیں "اے اللہ! میری مغفرت فرما کیسے مجھ پر رحم کیجیے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجیے۔"

۱۵۶۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال وثمان نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو کبھی سجدہ نہ کیا جائے گا۔

۱۵۶۵۔ ہم سے سمیع بن حفص نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے خدمت اختیار کر لی تو تمام ازواجِ مطہرات سے آپ نے میرے گھر میں ایامِ مرض گزارنے کے لیے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنِي جَبَّانٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَكْبَلَتْ نَفْسٌ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَوْتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَيْهِ فَلَمَّا اسْتَكْبَلَتْ وَجَعَهُ الْكَذِبُ تَوَقَّحَ فِيهِ لَظِيفٌ أَنْفِثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَوْتِ الْكَذِبُ كَانَ يَنْفُثُ وَاسْمُ بَيْدِ الْكَلْبِ مَكِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ : ۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُعْنَى بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَغَتْ إِلَيْهِ قَوْلَ أَنْ يَمُوتَ دَهُوْ مُسْنَدًا إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمْنِي يَا لَتَيْنِي :

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ الْوُثَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الْيَوْمَ لَوْ يَمُوتُ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَا تَخْذُوا مُؤْمِدَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَابْرَزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يَتَّخَذَ مَسْجِدًا :

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَعْمُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَدَّتْ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمُوتَ فِي بَيْتِي :

فَإِنْ لَهُ خَدْرٌ مِمَّنْ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخْطُرُ رَجُلًا  
فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ  
أَخْبَرَهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَلَدِي قَالَتْ  
عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ مِنْ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ  
الرَّجُلُ الْأَخْرَجْتَنِي كَمَا تَسْتَعْرِ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَجِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَوْحَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاسْتَقَرَّ بِهِ وَجَعَهُ قَالَ  
هَرَبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَوَاصٍ كَمَا تَحْدِلُ أَوْ لَيْتَهُمْ لَعَلِّي  
أَعْمَهُ إِلَى النَّاسِ فَأَجَلَسَنَاهُ فِي غُضْبٍ يَحْفَظُهُ رَوْحُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضُبُّ عَلَيْهِ  
مِنْ يَلَدِكَ الْغَرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُبْشِرُ الْبَنَاتِ بِمِيَدِهِ أَنْ قَدْ  
فَعَلْتُمْ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَقَعْلَى لَهُمْ وَ  
خَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ  
أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يُطَرِّمُ خَبِيبَتَهُ لَهَا  
عَلَى وَجْهِهِ قَالَا أَعَنْتُمْ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ  
كَذَلِكَ يَقُولُ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِخْتَدَا  
فُجُورَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَدِّدُوا مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى  
كَفْرَةٍ مَرَّاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ تُحِبَّ  
النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ  
أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدًا مَقَامَهُ إِلَّا تَقَاءَمَ النَّاسُ  
بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يُعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوَيْسَى وَابْنُ جَابِرٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم نہ دیں۔  
اس کی روایت ابن عمر ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

اجازت مانگی۔ سب نے جب اجازت دیدی تو آپ (میدوز رضی اللہ عنہا کے  
گھر سے) نکلے۔ آپ دو حضرات کا سہارا لیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں  
زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ جن دو صحابہ کا آپ سہارا لیے ہوئے تھے ان  
میں ایک عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے اور ایک اور صاحب۔  
عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت  
کی خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دی تو آپ نے فرمایا معلوم ہے وہ  
دوسرے صاحب جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں بیان کیا ہے وہ  
بیان کیا کہ میں نے عرق کی مجھے تو نہیں معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی  
رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ  
عنہا بیان کرتی تھیں کہ حضور اکرم جب میرے گھر میں آگئے اور تکلیف بہت  
بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر  
دھار دو۔ ممکن ہے اس طرح میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرنے کے قابل ہو جاؤں  
چنانچہ ہم نے آپ کو آپ کی زوجہ مطہرہ حضور رضی اللہ عنہا کے ایک گن میں  
بٹھایا اور انھیں مشکیزوں سے آپ پر پانی دھارنے لگے۔ آخر آنحضرت  
نے اپنے اٹھ کے اشارہ سے روکا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آپ لوگوں  
کے جمع میں گئے اور نماز پڑھا لی اور لوگوں کو خطاب کیا اور مجھے عبید اللہ بن  
عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہما نے بیان کیا کہ شدت مرض کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
چادر کھینچ کر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے تھے پھر جب دم گھسنے لگا تو میرے  
سے ہٹا دیتے، آپ اسی شدت کے عالم میں فرماتے تھے، یہود و نصاریٰ اللہ  
کی رحمت سے دور ہوئے۔ کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قزوں کو سجدہ گاہ  
بنالیا تھا، اس طرح آپ (اپنی امت کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے  
رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ مجھے عبید اللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے فرمایا۔ میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام  
بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا میں بار بار  
آپ سے صرف اس لیے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت  
نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔  
اس کی روایت ابن عمر ابو موسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ۝

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَلْبَسُ كِبِينَ حَاقِنَتِي وَذَا قَتْنِي فَلَوْ أَنَّكَ شِدَّةُ الْمَوْتِ لَأَحْدِ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ أَبِي حَسَنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كُوفِيٌّ عَنْ أَبِيهِ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ حَدَّثَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِئًا مَا حَدَّثَ يَسِيدُ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ حُدُودِ الْعَصَا قَرَأَ وَاللَّهُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوفَ يَتَوَفَّى مِنْ وَجْهِهِ هَذِهِ الْأَيُّ لَا عُرْفَ وَجْهَهُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسْنَا لَهُ فَبَيْنَ هَذَا الْأَمْرِ لَنْ كَانَ فَبَيْنَا عَلَيْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلَيْنَا مَا وَضَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللَّهِ لَبَيْنَ سَأَلْنَا هَارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا هَا لَا يُعْطِينَا هَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَرَفَى وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

تو پھر لوگ ہیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضرتؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا ۝

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ

۱۵۶۶۔ ہم سے عبد الرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن البہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان میں دس رکعے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

۱۵۶۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی توثیق قبول ہوئی تھی (غزوہ تبوک میں شرکت کرنے کی) انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا ابراہیم بن الحنفیہ اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انھوں نے بتایا کہ محمد اللہ اب آپ کو فاقہ ہے پھر عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد مجھ کو مائتہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آتا نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے فاقہ نہیں پاسکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبد المطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم کے پاس چلنا چاہیے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہیے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا امداد کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا امداد! آنحضرتؐ ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا

۱۵۶۸۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھ رہے تھے۔ صحابہ نماز میں مصبستہ کھڑے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آجائیں آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھیں ہوئی تھی۔ اپنی نماز کے واسطے میں آرائش میں پڑ جاتے لیکن آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کر دو۔ پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا ۛ

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کیا انھیں ابی ملیک نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ابو عمر ذکوان نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں آیاتِ نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی وفات کے وقت میرے اور آنحضرت کے شکوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا، کہ جبرائیل رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ آنحضرت مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میں نے آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ آنحضرت اسے چبانے لگے۔ میں نے پوچھا آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی، آپ کے سامنے ایک بڑا بال تھا، چڑھے کا یا مکڑی کا (درادی حدیث) عمر کو

اس سلسلے میں ٹیک تھا۔ اس کے اندر پانی تھا۔ آنحضرت بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انھیں اپنے چہرے پر پھیرنے۔ اور فرماتے لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، موت کے وقت شدت ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے۔ فی الرزق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آگیا ۛ

فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَاوُدُ بْنُ كَيْسَانَ يُصَلِّي لَهُمْ كَعَرَفَاجَهُمْ لَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُتِفَ سِتْرُ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ دَهُمُ فِي مَقُوعِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَنَبَّهَ يَصْحَاكَ فَتَنَكَّصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّمْتَ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَسَى وَهَمَ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِحُوا فِي صَلَاتِهِمْ نَرَجَاءُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آمِنُوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ دَاوُدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذُكِرَ أَنَّ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنْ مِنْ تَعَمَّرَ اللَّهُ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ صَعْرِي وَنَحْوِي وَإِنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَ دَرِيْقِهِمْ حِينَ مَوْتِهِمْ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيْدِكَ التَّوَالُفَ وَأَنَا مُسْتَبِدَّةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُهَا فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّكَ يُحِبُّ السَّوَالُ فَقُلْتُ اخْذْهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَشْفَتَ عَلَيْهِ وَقُلْتُ الْيَتْمَةُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيْتَنَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَلُوكًا أَوْ حُلِيَّةً يَشْكُ حَمْرُ فِيهَا مَا رَجُلٌ يَدْخُلُ يَدًا فِيهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّكَ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّقِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى تُفْنِنَ وَمَالَتْ يَدُهُ ۛ

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ  
يِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي  
مَوْصِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ آيِنَ أَنَا عَدَا آيِنَ  
أَنَا عَدَا يُبْرِئُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ  
حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا  
قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدْعُو عَلَى  
فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَارِثَ رَأْسِهِ لَبِيبٌ سَحْرِي  
وَسَحْرِي وَمَخَاطِرُ رَيْفِهِ رَيْفِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَالُكُ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ  
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ  
أَعْطَيْتَ هَذَا السِّوَالُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَصْتُهُ  
ثُمَّ مَضَعْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْتَنْتُ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنَدٌ إِلَى صَدْرِي ۝

۱۵۷۰۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن یلال  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ اسمعیل بن  
کے والد نے جردی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرضی الوفا میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہوگا، کل میرا قیام  
کہاں ہوگا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج  
مطہرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی  
وفات انھیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی  
وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی  
باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا خنجر آپ  
کے حقوک کے ساتھ ملا تھا انھوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ  
عنه داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی، آنحضرت  
نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔  
انھوں نے مسواک مجھے دے دی میں نے اسے اچھی طرح چھایا اور جھاڑ  
کر آنحضرت کو دی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی، اس وقت آپ میرے سینے  
سے ٹیک لگائے ہوئے تھے ۝

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَ  
فِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ  
بِدُعَاءٍ إِذَا مَرَّ مِنْ مَدَّ حَبَّتْ أَعُوذُهُ مَوْفَعُ رَأْسِهِ  
إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى  
وَمَعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدَيْهِ جَرِيدَةٌ  
رَطْبَةٌ فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ  
أَنَّهُ لَهَا بِهَا حَاجَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَصَعَقْتُ رَأْسَهَا وَ  
لَفَضْتُهَا مَدَّ فَعَبَّهَا إِلَيْهِ فَأَسْتَنْتُ بِهَا كَمَا حَسَنَ مَا  
كَانَ مُسْتَنَدًا ثُمَّ نَادَى لِي بِهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ  
مِنْ يَدِهِ فَحَسَمَ اللَّهُ بَيْنَ رِيفِي وَرِيفِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ  
مِنَ الدُّنْيَا دَاوِلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ ۝

۱۵۷۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی مریمہ نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی، آپ اس وقت میرے سینے سے  
ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑتے تو ہم آپ کی سمت کے لیے  
دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس بیماری میں بھی آپ کے لیے دعا کرنے لگیں، لیکن  
آپ فرما رہے تھے: ”فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ“ اور عبدالرحمن بن  
ابی بکر رضی اللہ عنه آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آنحضرت  
نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ  
وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چھایا۔ پھر جھاڑ کر آپ کو  
دے دی۔ آنحضرت نے اس سے مسواک کی۔ جس طرح پہلے آپ مسواک  
کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے۔ پھر آنحضرت نے وہ مسواک مجھے  
عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا یا وہاں سے یہ بیان کیا کہ مسواک آپ کے  
ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آنحضرت کے حقوک کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور

آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا :

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى مَدِينٍ مِنْ مَسْجِدِهِ بِالشُّبْحِ حَتَّى نَزَلَ مِنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمِلٌ بِثَوْبٍ حَبْرَةٍ فَكَثَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَ عَلَيْهِ فَعَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي آدَمَ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ إِنَّمَا الْمَوْتَةُ الَّتِي تَبِيتَ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ النَّوْهَرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ دَعَمَرُ بْنُ كَلْبٍ النَّاسَ فَقَالَ اجْلُوسْ يَا عُمَرُ فَإِنِّي عُمَرَانُ تَجْلِسُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ سَحَى لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ النَّاسُ كَرِهُوا وَقَالَ وَاللَّهِ كَرِهُوا أَنَّا نَسْأَلُ لَوْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَّهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِمَّا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَن سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَرَفْتُ حَتَّى مَا تُعَلِّمُنِي رِجَالِي وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ :

۱۵۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ منہ سے گھوڑے پر آئے۔ اور اگر اتارے۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ نعش مبارک ایک مٹی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرہ مبارک کا بوسہ لیا اور دھونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر تران ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دومر تہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدس میں تھی وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔ زہری نے بیان کیا۔ اور ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! بیٹھ جائیے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ اما بعد! تم میں جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہے والا ہے اور اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں! ارشاد ”الناکیرین“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، خدا گواہ ہے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا گواہ ہے مجھے اس وقت محسوس آیا جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ جس وقت میں نے انھیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے تو میں کہتا ہوں اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا :

۱۵۷۳۔ محمد سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ابن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔

۱۵۴۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی (عبد اللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح) لیکن انھوں نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضرتؐ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مرین کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جونا گوارا ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صوف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ تمھارے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۵۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ازہر نے خبر دی، انھیں ابن عون نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (دھام) وصیت کی تھی تو آپ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی۔ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا۔ پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ احساس نہیں ہوا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے کس طرح وصیت کی تھی؟

۱۵۴۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی ادنیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی دعی رضی اللہ عنہ کو، یا اپنے ترکہ وغیرہ کے متعلق؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کو کس طرح (موت کے وقت) وصیت کرنی چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق۔

۱۵۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالاحوص نے حدیث

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ قَالَ عَائِشَةُ لَدُنَّا فِي مَرَجٍ فَجَعَلَ يُعْبِرُ لَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُو دِيْقَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً السَّرِيضِ لِلدَّاءِ وَآوُ فَلَمَّا آفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَتَهُمْ أَنْ تَلْدُو دِيْقَ قُلْنَا كَرَاهِيَةً السَّرِيضِ لِلدَّاءِ فَقَالَ لَا يُبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدُنَّا أَنْظُرُوا إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ تَدْرِيْهُمْ كَوَرْدًا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ كَسْبَتَهُ إِلَى مَدْرِيْ قَدْ عَايَا لَطَمْتُ فَأَخَذْتُ فَمَاتَ مِمَّا فَتَعْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمْرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ

بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم چھوڑے تھے نہ دینار نہ کوئی غلام نہ باندی۔ سوا اپنے سفید چہرے کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کا ہتھیار اور درہ زمین جو آپ نے مجاہدوں اور مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

۱۵۴۸۔ ہم سے یحییٰ بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شدت مرض کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرب بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ علیہا السلام نے کہا: اے والدہ کتنی بے چینی ہے۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کی یکرب وہ بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضورؐ کی وفات ہو گئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کبھی تھیں لمبے ابا جان! آپے اپنے رب کے بلا سے پر چلے گئے۔ لمبے ابا جان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سنا تے ہیں۔ پھر جب آنحضورؐ دفن کر دیے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغض پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے؟

۱۵۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا:

۱۵۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے دہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے کئی اہل علم کی موجودگی میں خبر دی اہل ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے انہیں جنت میں ان کی قیام گاہ دکھادی جاتی ہے پھر اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہیں آخرت کی زندگی پسند کریں اور اگر چاہیں تو دنیا کی زندگی پسند کریں پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری دان پر تھا اس وقت آپ پر غشی طاری ہو گئی جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپنی نظر گھر کی چھت کی طرف اٹھائی اور فرمایا: اللھم الرفیق الاعلیٰ! اے اللہ! مجھے اپنی بارگاہ میں انبیاء اور صدیقین سے ملا دے میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ہیں پسند نہیں کر سکتے اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ حالت صحت میں ہم سے بیان کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آخری کلمہ جو زبان مبارک سے

آئی اسحاق عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا امرأة ولا بخلته البيضاء التي كان يملكها وسلاحه وارضاه جعلها لابن السبيل صدقة.

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَقَرَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْفَعُهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَرِبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِي إِلَّا كَرِبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفُزْدُوسِ مَا دَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَنَّةِ نَعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ أَكَايِبَ أَنْتُمْ أَنْ تَحْضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّرَابَ.

۱۵۵۱۔ اخِرَ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُونسُ قَالَ الرَّهْوِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْوَلَجَاءِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيِهِ لَمْ يُفَضَّ نَبِيٌّ حَقِّي بَرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ دَرَأُ عَنَى فَخِذِي غَشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَانِي فَاشْتَعَلَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَهُوَ عَرُوفٌ أَنَّهُ الْخَدِيفُ الْكَذِبِيُّ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَاحِبُهُ قَالَتْ فَمَا نَتَّ اخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.



نکلا مدینہ منورہ کا "الہم ارفعہ الاعلیٰ"۔

**باب ۵۵۲** وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات

۱۵۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے بعد مکہ میں دس سال تک قیام کیا جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ کا قیام رہا۔

۱۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ گھنٹہ سال تھی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

۵۵۳۔

۱۵۸۲۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے امش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زندہ ایک یہودی کے ہاتھ میں مارا جو کہ بدلے میں گدی رکھی ہوئی تھی۔

۵۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہ کو مرض الوفا میں ایک مہم پر روانہ کرتے

ہیں۔

۱۵۸۳۔ ہم سے ابوعامر ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے اسان کے والد رحمہما اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کا امیر بنایا تو بعض صحابہ نے ان کی امارت پر اعتراض کیا اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالْمَدِينَةُ عَشْرًا۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَرِسْتَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

**باب ۵۵۳**

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْعُهُ مَرْمُومَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ يَتْلُو فِيهَا۔

**باب ۵۵۴** بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرْجِعِهِ الْكُدِّي تُوُفِّيَ فِيهِ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الطَّنَّائِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ فَقَاتَلُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَكْثَرُ قُدْرَتِي فِي أَسَامَةَ ذِيَانَهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

۱۵۸۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہم روانہ کی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا، لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا کہ اکابر مہاجرین و انصار کی موجودگی میں ایک کم عمر کس طرح امیر ہو سکتا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور فرمایا اگر آج تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر اس طرح اعتراض کر چکے ہو اور خدا گواہ ہے کہ اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے اہل اور مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۵۵۔

باب ۵۵

۱۵۸۵۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبری کہا کہ مجھے عمرو بن زید بن خدیج نے ابن ابی حنیبلہ نے ان سے ابو الخیر نے عبدالرحمن بن عیسیٰ مناجی کے حوالہ سے۔ جناب ابو الخیر نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نے کب ہجرت کی تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم ہجرت کے ارادے سے یمن سے چلے ابھی ہم غام جعفر بن پیچھے تھے کہ ایک سوار سے ہماری ملاقات ہوئی ہم نے ان سے مدینہ کی خبر پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ دن گزر چکے ہیں (ابو الخیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے لیلۃ القدر کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں! حضور اکرم کے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کے ساتویں دن ہوتی ہے۔

۵۵۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے؟

۱۵۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہماقی نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے کتنے غزوے کیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ سترہ۔ میں نے پوچھا اور انھوں نے کتنے غزوے کیے تھے؟ فرمایا کہ انیس۔

۱۵۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہماقی نے، ان سے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ غزووں میں شریک رہا ہوں۔

۱۵۸۸۔ مجھ سے احمد بن حسن نے حدیث بیان کی ان سے احمد بن محمد بن

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَاقٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّثَ بَعَثًا وَأَمْرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ تَطْعَمُونَنِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَنِي إِمَارَتِهِ مِنْ قَبْلُ وَآيَهُ اللَّهُ إِنَّ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ بَعْدَهُ :

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ ابْنِ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَنِيبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مِنْ أَلْيَمِينَ مُهَاجِرِينَ فَقَدْ مَنَّا الْخُجْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَيْرُ فَقَالَ دَفَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ تَمَسُّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي بِرَّالْ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ :

بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کے ساتویں دن ہوتی ہے۔

باب ۵۵

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ :

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَسُّ عَشْرَةَ :

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے کہس نے ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد دبریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوں میں شریک رہے تھے :

ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ هَلَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ كَهْشَبِ بْنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَزَامَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ مَنَازِلَ غَزَاَهُ :

## کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ  
وَالْعَالِمُ

**باب ۵۵۵** مَا جَاءَ فِي قَائِمَةِ الْكِتَابِ  
وَسُمِّيَتْ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ بَدَأُ كَيْتَابَتِهَا  
فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي  
الصَّلَاةِ وَالَّذِينَ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَ  
الشَّرِّ كَمَا تَدْرِي تَدَانُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ  
بِالدِّينِ بِالْحِسَابِ مَدِينَتَيْنِ مُحَاسِبَتَيْنِ :

## کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمة" سے مشتق ہیں۔ الرحیمہ اور الرحاحہ دونوں ہم معنی ہیں جیسے اَلْعَلِيمُ اور اَلْعَالِمُ :

**۵۵۷۔** (سورہ فاتحہ) کتاب سے متعلق روایات :

ام کتاب اس سورہ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور غنائم میں بھی قراءت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خبر میں ہو یا شر میں (دبوتے ہیں) "کہا تین تدان" (جیسا کردگے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" :

**۵۸۹۔** اہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے حبیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے البرسید بن معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دھیرے دھیرے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے : "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضرت نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا

**۵۸۹۔** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَاعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ لِي لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ هِيَ آيَةُ السُّورَةِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ يَمِينِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ سُوْرَةٌ هِيَ آيَةُ السُّورَةِ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّنْبُعُ الْمَغَارِيُّ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْثَقَتْهُ :

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتاح الرحمن، دارالعلوم دیوبند
تفسیر مہربانی اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دارالعلوم دیوبند
تاریخ و فن القرآن	مولانا حبیب الرحمن، دارالعلوم دیوبند
قرآن اور تاجوت	امام حسین علیہ السلام، دارالعلوم دیوبند
قرآن تائیس اور تفسیر و تفسیر	امام حسین علیہ السلام، دارالعلوم دیوبند
تفاسیر القرآن	مولانا عبدالحق، دارالعلوم دیوبند
قاموس القرآن	امام حسین علیہ السلام، دارالعلوم دیوبند
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی و فارسی)	امام حسین علیہ السلام، دارالعلوم دیوبند
ملک الیاسی فی مناقب القرآن (عربی و فارسی)	امام حسین علیہ السلام، دارالعلوم دیوبند
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی، دارالعلوم دیوبند
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب، دارالعلوم دیوبند

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر مسلم	۳ جلد
بہار ترمذی	۲ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد، ۳۰۰۰ کتب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	۱ جلد
مناہج فرق بدیع شریف مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب	۱ جلد
تقریر بخاری شریف	۳ جلد
تجربہ بخاری شریف	۱ جلد
تفہیم اللفظیات	۱ جلد
شرح الیوم نووی	۱ جلد

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
ڈی جی ایل کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل کتب کے انتظام کے لیے درخواست کیجئے۔  
ڈی جی ایل کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل کتب کے انتظام کے لیے درخواست کیجئے۔  
ڈی جی ایل کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل کتب کے انتظام کے لیے درخواست کیجئے۔